بسم اللہ الرحمن الرحیم

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء

تاریخ کے آئینے میں

به سلسلہ سلور جوبلی

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء

تاریخ کے آئینے میں

(قوم کے اتحاد اور حفاظتِ وطن کی بے مثال داستان)

مرتّب : زاہد حسین انجم

ناشر

مکتبہ تعمیرِ انسانیت

اُردو بازار

لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

طابع ـــــــــــ محمد سعید اللہ صدیق

ناشر ـــــــــــ مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور

ایڈیشن ـــــــــــ سنہ ۱۹۹۰ء

تعداد ـــــــــــ ایک ہزار

مطبع ـــــــــــ زاہد بشیر پرنٹرز۔ لاہور

قیمت ـــــــــــ ۲۷۵ روپے

انتساب

ان شہیدوں کے نام
جنہوں نے وطن مقدس کے دفاع کے لئے اپنی
جانوں کا نذرانہ پیش کر کے ایک نئی تاریخ رقم کی۔

زاہد حسین انجم

حسن ترتیب

۱۔ اپنی بات ۱۳

باب نمبر ۱ **جہاد** ۱۵

ارشادات ربانی

ارشادات پیغمبر اسلامؐ

فرمان قائداعظم

علماء کرام کا اعلان جہاد

باب نمبر ۲ **ہندوؤں اور مسلمانوں کے معرکے** ۳۱

باب نمبر ۳ **رن کچھ کا تنازعہ اور اس کا تصفیہ** ۴۳

باب نمبر ۴ **بھارت کے مکروہ عزائم** ۵۵

باب نمبر ۵ **مسئلہ کشمیر** ۶۱

باب نمبر ۶ **کشمیری عوام سے بھارتی حکمرانوں کے جھوٹے وعدے** ۷۱

باب نمبر ۷ **آپریشن جبرالٹر کی ضرورت** ۷۵

باب نمبر ۸ **مقبوضہ کشمیر میں انقلابیوں کا اعلان جنگ** ۷۹

۱۔ صدر آزاد کشمیر کی مکمل حمایت کا اعلان ۲۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا اظہار تشویش ۳۔ انقلابی کونسل کا اوتھاں کو جواب ۴۔ بھارتی کابینہ کا ہنگامی اجلاس ۵۔ کشمیر کی صورتحال پر برطانوی اخبارات کے تبصرے ۶۔ سری نگر ریڈیو اسٹیشن اور ہوائی اڈے پر حملہ ۷۔ بھارتی وزیر داخلہ کا دورۂ سری نگر ۸۔ پاکستان کو وزیراعظم بھارت کی دھمکی ۹۔ سری نگر کے قریب مجاہدین کا حملہ ۱۰۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کا قتل عام ۱۱۔ مجاہدین اور بھارتی فوجوں میں زبردست جھڑپ ۱۲۔ کارگل میں آزاد کشمیر کی تین چوکیوں پر بھارت کا قبضہ ۱۳۔ سری نگر کو بچانے کے لئے بھارتی طیاروں کا حملہ ۱۴۔ مجاہدین کی حمایت کا اعلان ۱۵۔ حریت پسندوں کا سری نگر ائرپورٹ پر حملہ ۱۶۔ جنگ بندی کا معاہدہ منسوخ کرنے کا مطالبہ ۱۷۔ بھارتی فوج کی بٹالین کا صفایا ۱۸۔ وزراء خارجہ کی خط و کتابت ۱۹۔ جنگ بندی لائن کی سختی سے پابندی کرنے کا مشورہ ۲۰۔ صدائے کشمیر ریڈیو کی برطانیہ سے فوجی امداد کی اپیل ۲۱۔ کشمیری حریت پسندوں کی حمایت کا سرکاری اعلان ۲۲۔ وزیر خارجہ پاکستان کا بھارت کو انتباہ ۲۳۔ بھارتی وزیراعظم کی دھمکی ۲۴۔

قائد کشمیر چودھری غلام عباس کا پیغام ۲۵۔ مجاہدین کی خونریز جنگ ۲۶۔ مجاہدین کی روس اور امریکہ سے اپیل ۲۷۔ آزاد کشمیر پر فوج کشی کی دھمکی ۲۸۔ پاکستان پر ناجائز پرواز کرنے والے بھارتی طیاروں کو مار گرانے کا حکم ۲۹۔ جنگ بندی لائن پر گھمسان کی جنگ ۳۰۔ ضلع بارہ مولا کی فتح ۳۱۔ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے نائجیریا کی خدمات ۳۲۔ بریگیڈ اور بٹالین ہیڈکوارٹر پر مجاہدین کے حملے ۳۳۔ مجاہدین کی مدد کرنے والوں کو سخت سزا دینے کا اعلان ۳۴۔ شاستری کی پاکستان کو دھمکی ۳۵۔ چھمب کے علاقے پر مجاہدین کا قبضہ ۳۶۔ بھارتی فوج کی اعوان شریف پر گولہ باری ۳۷۔ بھارتی توپ خانے اور دو بٹالین کا صفایا ۳۸۔ پاکستان اور بھارت کے مابین مصالحت کرانے کی روسی پیش کش ۳۹۔ جنگ بندی لائن کو توڑنے کا اعلان ۴۰۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کا ظلم ۴۱۔ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کی تباہ کاریاں ۴۲۔ فضائی حدود کی خلاف ورزیوں پر بھارت سے پاکستان کا احتجاج

۴۳۔ مجاہدین اور بھارتی فوج کی جھڑپیں ۴۴۔ ٹیٹوال سیکٹر میں خوفناک جنگ ۴۵۔ آزاد کشمیر کی فوج کا بھارتی فوج کے خلاف جوابی حملہ ۴۶۔ بھارتی فوج کے بٹالین ہیڈکوارٹر پر مجاہدین کا حملہ ۴۷۔ آزاد کشمیر کی جانب سے بھارت سے پاکستانی چوکیاں خالی کرنے کا مطالبہ ۴۸۔ آزاد کشمیر پر بھارتی فوج کے حملے ۴۹۔ بھارتی فضائیہ اور پاک فضائیہ کے مابین پہلا معرکہ ۵۰۔ افواج پاکستان کا مقبوضہ کشمیر میں داخلہ ۵۱۔ مقبوضہ کشمیر کے چھ علاقوں پر مجاہدین کی حکومت ۵۲۔ بھارتی وزیر اعظم لال بہادر شاستری کی دھمکی ۵۳۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی اپیل ۵۴۔ پونچھ میں بھارتی فوج کی ایک بٹالین ہیڈکوارٹر کا صفایا ۵۵۔ جوڑیاں پر قبضہ اور اکھنور کی جانب پیش قدمی ۵۶۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے پہلے شہید ۵۷۔ انڈونیشی نوجوانوں کی طرف سے جہاد کشمیر میں حصہ لینے کا اعلان ۵۸۔ بھارت کے لڑاکا طیاروں کی تباہی ۵۹۔ جنگ بندی کی اپیل مسترد ۶۰۔ کینیڈا کی جانب سے ثالثی کی پیش کش ۶۱۔ شاستری کی دھمکی ۶۲۔ فوجی کیمپ اور بھارتی فوجی چوکیوں پر پاکستان کے حملے ۶۳۔ مصر کے صدر ناصر کی اپیل ۶۴۔ سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس ۶۵۔ آزاد پاک افواج کا دریائے توی کو عبور کرنا ۶۶۔ چین کی حمایت کا اعلان ۶۷۔ محاذ آزادی کشمیر کا قیام ۶۸۔ مسئلہ کشمیر پر اوتھاں کی رپورٹ ۶۹۔ مجاہدین کی سرگرمیاں ۷۰۔ پاک فوج کی اکھنور کی جانب پیش قدمی ۷۱۔ سلامتی کونسل کی قرارداد ۷۲۔ اقوام متحدہ کی ۶ ستمبر کی قرارداد

باب نمبر ۹ پاک بھارت جنگ ۱۱۳

ا۔ بھارتی منصوبے کی ناکامی ۲۔ صدر پاکستان کی تقریر کا مکمل متن ۳۔ بری فوج کے کمانڈر انچیف کا پیغام امروز ۴۔ پاک فضائیہ کے کمانڈر انچیف کا پیغام امروز ۵۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا دورہ برصغیر ۶۔ انڈونیشیا کی جانب سے پاکستان کی حمایت کا اعلان ۷۔ پاک بحریہ کے کمانڈر انچیف کا بحریہ کو چوکس رہنے کا حکم ۸۔ بھارتی طیاروں کے نہتی آبادیوں پر حملے ۹۔ سرگودھا پر حملہ ۱۰۔ سری نگر پاک فضائیہ کی زد میں ۱۱۔ پاکستان کی فوجی امداد بند کرنے کا امریکی اعلان ۱۲۔ چین کی حمایت کا اعلان ۱۳۔ ۲۴ گھنٹوں میں بھارت کے ۳۱ طیاروں کی تباہی ۱۴۔ میجر جنرل اختر حسین ملک کے لئے ہلال جرات کا اعزاز ۱۵۔ روس کی ایک اور مصالحتی پیش کش ۱۶۔ او تھاں کی اپیل کا جواب ۱۷۔ پاک بحریہ کا کارنامہ ۱۸۔ مجاہدین کے ہاتھوں تین سو فوجیوں کی ہلاکت ۱۹۔ بھارت کی چھاتہ بردار فوج کا اترنا ۲۰۔ چین کی بھارت کو دھمکی ۲۱۔ انڈونیشیا کی جانب سے امداد کا اعلان ۲۲۔ ایران کی تشویش ۲۳۔ شاہ افغانستان اور وزیراعظم افغانستان کے مابین مذاکرات ۲۴۔ دشمن کی فضائی قوت کا خاتمہ ۲۵۔ لاہور کا محاذ ۲۶۔ حیدر آباد پر حملہ ۲۷۔ پاکستان اور بھارت سے جنگ بند کرنے کی اپیل ۲۸۔ گھانا کے صدر کا پیغام ۲۹۔ امریکہ کی تشویش ۳۰۔ جنگ بندی سے متعلق ایتھوپیا کی اپیل ۳۱۔ جکارتہ میں بھارتی سفارت خانے کی تباہی ۳۲۔ لاہور کے محاذ پر پاکستان کی کامیابیاں ۳۳۔ کراچی پر دشمن کے دو فضائی حملے ۳۴۔ امریکہ کی شہ پر بھارت کا حملہ ۳۵۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی پاکستان آمد اور حکام سے مذاکرات ۳۶۔ تیونس، الجزائر اور ترکی کی جانب سے پاکستان کی حمایت کا اعلان ۳۷۔ بھارت کے تین جہازوں کی ضبطگی ۳۸۔ ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت کارروائی ۳۹۔ جنگی خطرے کے بیمے کا آرڈیننس ۴۰۔ اردن اور سعودی عرب کی حمایت کا اعلان ۴۱۔ میجر عزیز بھٹی شہید کا شاندار کارنامہ ۴۲۔ قائداعظم کی برسی پر صدر کا قوم کے نام پیغام ۴۳۔ قومی دفاعی فنڈ کا قیام ۴۴۔ امرتسر اور فیروزپور پاکستانی فوج کی زد میں ۴۵۔ پاک فضائیہ کے چودہ ہوابازوں کے لئے جنگی اعزازات ۴۶۔ پاکستان کی فوج کو صدر سوئیکارنو کا سلام ۴۷۔ بھارتی فوج کا گھٹیا معیار ۴۸۔ بھارتی وزیر دفاع مسٹر چاون کا اعتراف شکست ۴۹۔ تنازعہ کشمیر کے سلسلے میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی تجاویز ۵۰۔ تنازعہ کشمیر کے تصفیہ اور جنگ بندی کے لئے تین نکاتی پاکستانی تجویز ۵۱۔ سیالکوٹ کی شہری آبادی پر بھارتی فضائیہ کا حملہ ۵۲۔ انقرہ میں تین ہزار طلباء کا مظاہرہ ۵۳۔ کھیم کرن پر پاکستان کا قبضہ ۵۴۔ لاہور کے محاذ پر بھارتی افواج کو شکست ۵۵۔ ۳۵۰ بھارتی فوجیوں کا ہتھیار ڈالنا ۵۶۔ مجاہدین کا درہ حاجی پیر پر قبضہ ۵۹۔ عراق کی طرف سے پاکستان کی حمایت کا اعلان ۶۰۔ پاک فوج کا

جیسلمیر میں داخلہ ۶۱۔ سیالکوٹ کے محاذ پر ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی ۶۲۔ سلامتی کونسل میں بھارت کی جنگ بندی کی دہائی ۶۳۔ جکارتہ میں ائر انڈیا کے دفتر کی تباہی ۶۴۔ مجاہدین آزادی کا پٹن پر حملہ ۶۵۔ رام گڑھ جیسلمیر روڈ اور کھیم کرن کی صورت حال ۶۶۔ مونا باؤ ریلوے اسٹیشن پر پاکستان کا قبضہ ۶۷۔ راجوڑی پر مجاہدین کا قبضہ ۶۸۔ لاہور کے محاذ پر بھارت کا ناکام حملہ ۶۹۔ بھارتی طیاروں کی پشاور اور کوہاٹ پر بمباری ۷۰۔ ایک ہزار سال تک جنگ لڑنے کا عہد ۷۱۔ حکومت شام کا اظہار تشویش ۷۲۔ کشمیر میں رائے شماری کرانے کا امریکی موقف ۷۳۔ بھارت سے جنگ کرنے کے لئے ایرانیوں کی خدمات ۷۴۔ ایرانی وزیر اعظم اور ترکی کے وزیر خارجہ کی پاکستان آمد ۷۵۔ صدر سوئیکارنو کا موقف ۷۶۔ آخر دم تک جنگ لڑنے کا عزم ۷۷۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا اعتراف ناکامی ۷۸۔ بھارتی کمانڈر کی ڈائری اور جیپ کی برآمدگی ۷۹۔ بھارت کا جنگی جنون ۸۰۔ سماٹرہ میں انڈونیشی نوجوانوں کا بھارتی قونصل خانے پر قبضہ ۸۱۔ تمام محاذوں پر بھارت کو پسپائی ۸۲۔ سرگودھا اور پشاور کی شہری آبادیوں پر بمباری ۸۳۔ افغانستان کا اظہار تشویش ۸۴۔ بارہ عرب سربراہوں کی جانب سے پاکستان کی حمایت کا اعلان ۸۵۔ سیالکوٹ جموں سیکٹر میں گھمسان کا رن ۸۶۔ پاکستان اور بھارت کو اقتصادی ناکہ بندی کی دھمکی ۸۷۔ جنگ سے متعلق اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی رپورٹ ۸۸۔ فوجی ہیڈ کوارٹرز پر مجاہدین آزادی کا حملہ ۸۹۔ پاکستان اور بھارت اقوام متحدہ میں ۹۰۔ چین کا بھارت کو الٹی میٹم ۹۱۔ انبالہ کے ہوائی اڈے پر پاک فضائیہ کا حملہ ۹۲۔ جنرل نرنجن پرشاد کی جیپ کا جلوس ۹۳۔ صدر ایوب کی پریس کانفرنس ۹۴۔ سیالکوٹ کے محاذ پر گھمسان کی جنگ ۹۵۔ سرگودھا پر دشمن کا پھر بزدلانہ حملہ ۹۶۔ روسی وزیر اعظم کی مصالحتی خدمات ۹۷۔ لاہور میں فضائی جنگ ۹۸۔ جنگ کے دیگر محاذوں کی کیفیت ۹۹۔ سلامتی کونسل کی قرارداد کا مکمل متن ۱۰۰۔ ۴۳ فوجی افسروں اور جوانوں کے لئے شجاعت کے اعزازات ۱۰۱۔ فضائیہ اور پاک فوج کی کامیابیاں ۱۰۲۔ انڈونیشیا میں بھارتی املاک سرکاری تحویل میں ۱۰۳۔ جنگ بندی کے لئے بھارتی وزیر اعظم کی رضامندی ۱۰۴۔ راجوڑی کے قریب مجاہدین کا زبردست حملہ ۱۰۵۔ راجستھان سیکٹر میں ۵۰۰ مربع میل علاقے پر پاکستان کا قبضہ ۱۰۶۔ انقلابی کونسل کا جنگ نہ بند کرنے کا اعلان ۱۰۷۔ پاکستان کی اقوام متحدہ سے علیحدہ ہونے کی دھمکی ۱۰۸۔ سلامتی کونسل میں وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو کی تقریر کا مکمل متن ۱۰۹۔ جنگ بندی سے متعلق صدر ایوب کا اعلان ۱۱۰۔ جنگ بندی کی مدت ۱۱۱۔ بھارتی بحریہ کا پاک بحریہ پر حملہ ۱۱۲۔ مجاہدین آزادی کی سرگرمیاں ۱۱۳۔ یوم تشکر

باب نمبر ۱۰ پاکستان کی مسلح افواج اور عالمی پریس ۱۷۵

باب نمبر ۱۱ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی تاشقند روانگی ۱۸۳
۱۔ معاہدہ تاشقند ۲۔ معاہدہ تاشقند پر عالمی اور قومی رد عمل ۳۔ قومی رہنماؤں کے تبصرے ۴۔ معاہدہ تاشقند کے بارے میں صدر ایوب کا قوم سے خطاب

باب نمبر ۱۲ فوجوں کی واپسی کا معاہدہ ۱۹۵
۱۔ پاک بھارت فوجوں کی واپسی ۲۔ قیدیوں کا تبادلہ

باب نمبر ۱۳ سترہ روزہ جنگ میں کیا کھویا اور کیا پایا ۱۹۹
۱۔ پاکستان کے قبضے میں بھارتی علاقے ۲۔ بھارت کے قبضے میں پاکستانی علاقے

باب نمبر ۱۴ پاک بھارت جنگ کے اثرات ۲۰۳

باب نمبر ۱۵ جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کا تنقیدی جائزہ ۲۱۱

باب نمبر ۱۶ جنگ کوئز ۲۱۷

کتابیات ۲۳۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

اپنی بات

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں امن و آشتی کی زندگی بسر کرنے کے لئے بھیجا ہے تاکہ وہ اس فانی دنیا میں اپنی خوابیدہ صلاحیتوں اور گوہرہائے نمایاں کے ذریعے انقلاب برپا کر سکے لیکن ازل سے یہ سلسلہ چلتا آ رہا ہے کہ جابر حکمران اور قومیں کمزور قوموں پر حاوی ہو کر انہیں اپنی منزل کی تلاش اور حصول کے لئے کی گئی کاوشوں کو بکھرے ہوئے موتیوں کے دانوں کی طرح ریزہ ریزہ کرتی چلی آ رہی ہیں۔ پہلی اور دوسری عالمی جنگیں ظالم قوموں کا کمزور قوموں پر غاصبانہ قبضہ کی منہ بولتی تصویریں پیش کرتی ہیں۔

دنیا میں آج تک جتنی بھی جنگیں لڑی گئیں وہ خالصتاً ذاتی مفادات اور دوسرے کے علاقوں پر طاقت کے بل بوتے پر قابض ہونے پر موقوف رہیں لیکن اس کرۂ ارض پر ایک ایسی جنگ بھی لڑی گئی جو معرکہ حق و باطل کا جیتا جاگتا جذبہ ایمانی کا مظہر تھا اس جنگ میں جس کا آغاز ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ہوا تھا پاکستان کے سرکف مجاہدوں نے دھرتی کے دفاع کے لئے نہ صرف اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کیا بلکہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک درخشندہ روایت قائم کر دی کہ اگر جذبہ ایمانی ہو تو بڑی سے بڑی قوت تو کیا چٹانوں سے ٹکرا کر بھی اسلام کے عالمگیر نظام کو قلب و نظر کی زندہ و جاوید حقیقت بنایا جا سکتا ہے۔

اس جذبہ ایمانی کے تحت پاک فوج کے جیالوں اور پاک فضائیہ کے شاہینوں نے دشمن کو موت کی آغوش میں سلا دیا اور سترہ روزہ جنگ کے دوران دشمن نے جب بھی پاکستان کی مسلح افواج کو نیچا دکھانے کی کوشش کی اس کے جیالوں نے اپنی جانوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے خود کو وطن پر نچھاور کر دیا اور اپنے وطن کی مقدس مٹی پر دشمن کا منحوس سایہ تک نہ پڑنے دیا۔ پاکستان کی مسلح افواج کے جیالوں نے دشمن کو اس قدر مالی اور جانی نقصان پہنچایا کہ وہ چند دنوں کے اندر ہی اقوام متحدہ میں جنگ بند کرانے کی دہائی دینے لگا۔

جنگ میں پاک فوج فضائیہ اور بحریہ کے نہ صرف جوانوں بلکہ افسروں نے بھی اپنے مادر وطن کی مقدس مٹی کا دفاع کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا اور دنیا بھر میں اپنی شجاعت اور طاقت کا لوہا منوا لیا۔

اگرچہ جنگ میں پاکستان کو اقتصادی، فوجی اور معاشی اعتبار سے زبردست نقصان پہنچا، ہم اس جنگ سے پاکستان کو یہ سبق ضرور ملا کہ اس کے سپاہیوں کو دشمن کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالنے

کا حوصلہ ملا۔ عوام میں اتحاد و اتفاق کی طاقت پیدا ہوئی پاکستان کے دوستوں اور دشمنوں کا فرق نمایاں ہو گیا اور حکومت اور عوام کو یہ احساس پیدا ہوا کہ ملک کو اسلحہ سازی میں خود کفیل ہونے کی اشد ضرورت ہے۔

میں نے اس کتاب میں ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے تمام ہنگامہ خیز سلسلوں کی لمحہ بہ لمحہ کہانی پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور میں اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں اس کا فیصلہ تو میرے باذوق قارئین کتاب کے مطالعہ کے بعد کر سکیں گے۔

کتاب کے آخر میں جنگ کوئز کے عنوان سے میں نے ایک الگ باب رقم کیا ہے تاکہ قارئین جنگ کے ان واقعات کو بھی جان سکیں جو اس سے قبل ابواب میں نہیں دیئے گئے۔

میں اپنے پبلشر جناب سعید اللہ صاحب کا ممنون ہوں کہ جن کے ایماء پر میں نے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کی سلور جوبلی کے حوالے سے یہ کتاب لکھی۔

آخر میں قارئین سے گذارش ہے کہ وہ مجھے اپنے مفید مشوروں اور میری کوتاہیوں سے آگاہ فرمائیں۔

احقر العباد

زاہد حسین انجم

باب نمبرا

جہاد

ارشادات ربانی

اسلام میں جارحیت کے عمل میں پہل کرنے کی اجازت نہیں ہے البتہ اگر کسی اسلامی ملک یا نظریئے کے خلاف کوئی دوسرا ملک جارحیت کا مرتکب ہو تو اسلام کے نزدیک صرف جارحیت کو روکنا ہی اسلامی ملک کے فرائض میں شامل نہیں بلکہ جارح کو سزا دینا بھی اس کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے کہ اسلامی ملک جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر قسم کے اسلحہ سے لیس ہو اور اس کے سپاہی جذبہ جہاد سے سرشار ہوں۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ اور حضور ؐ کے واضح احکامات موجود ہیں۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور تم لوگ جہاں تک تمارا بس چلے زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے ان کے مقابلے کے لئے مہیا رکھو تاکہ اس کے ذریعے سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دوسرے اعداء کو خوفزدہ کرو، جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے۔

(سورہ الانفال آیت ٦٠)

☆ ان سے لڑو (اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے) کہ اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں سزا دے گا اور ان کو ذلیل و خوار کرے گا اور تم کو ان پر غالب کرے گا اور بہت سے مسلمانوں کے قلوب کو راحت دے گا۔

(سورہ توبہ آیت ۱۴)

☆ اور ان سے جہاد کرو تاآنکہ فتنہ ختم ہو جائے اور دین فقط اللہ کے لئے ہو پس اگر وہ باز آجائیں تو پھر حملہ فقط ظالموں پر ہو گا۔

(سورہ البقرہ آیت ۱۹۳)

☆ اے پیغمبر! آپ مومنین کو جہاد کی ترغیب دیجئے۔ اگر تم میں سے بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آجاویں گے اور (اسی طرح) اگر تم میں سے سو آدمی بھی ہوں گے تو ایک ہزار کفار پر غالب آجاویں گے اس وجہ سے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو (دین کو) کچھ نہیں سمجھتے۔ اب اللہ تعالیٰ نے تم پر تخفیف کر دی اور معلوم کر لیا کہ تم میں ہمت کی کمی ہے سو اگر تم میں سے سو آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر اور ہزار آدمی ایسے ہوں تو دو ہزار پر غالب آجائیں گے اور اللہ تعالیٰ صابرین کے ساتھ ہیں۔

(سورہ الانفال ٦٥ - ٦٦)

☆ کہا ان لوگوں نے جو اللہ کے حضور میں اپنے پیش ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے کہ کتنے ہی قلیل

المقدار لشکر ہیں جو اللہ کے حکم سے کثیر التعداد لشکروں پر فتح یاب ہوتے ہیں اور اللہ صبر کرنے والے لوگوں کے ساتھ ہے۔

(سورہ البقرہ ۲۴۹)

☆ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان مجاہدوں سے پیار کرتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح ڈٹ کر جہاد کرتے ہیں گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

(سورہ صف آیت ۴)

☆ جو لوگ خدا کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں ان کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم کو ان کی حیات محسوس نہیں ہوتی۔

(سورہ البقرہ)

☆ سو جب تمہارا کافروں (غیر اور دشمن) سے مقابلہ ہو جائے تو ان کی گردنیں اڑا دو اور یہاں تک کہ جب ان کو خوب موت کے گھاٹ اتار چکو (تو جو زندہ گرفتار ہوں ان کو) مضبوطی سے قید کر لو پھر اس کے فتح ہونے کے) بعد یا تو بلا معاوضہ (ان کو چھوڑ دینا) یا معاوضہ لے کر چھوڑ دینا (مگر اس وقت جب کہ (فریق مقابل) لڑائی کے ہتھیار (ہاتھ سے) رکھ دے یہ حکم یاد رکھو اور خدا چاہتا تو (دوسری طرح) ان سے انتقام لے لیتا لیکن اس نے چاہا کہ تمہاری آزمائش ایک دوسرے سے کرے اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے ان کے اعمال ہر گز ضائع نہیں کرے گا ان کو سیدھے راستے پر چلائے گا اور ان کی حالت درست کر دے گا اور ان کو بہشت میں داخل کر دے گا۔

(سورہ محمدؐ آیت ۴ تا ۶)

☆ اے ایمان والو! اگر تم خدا کی مدد (مسلمانوں کی عزت و آبرو اور وطن عزیز کی حفاظت) کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔

(سورہ محمدؐ آیت ۷)

☆ تمہارے لئے نشانی تھی ان دونوں گروہوں میں جو برسرِ پیکار ہوئے ایک گروہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا کافر تھا جن کو وہ اپنی آنکھ سے اپنے سے دوگنا دیکھ رہے تھے اور اللہ جس کی چاہے اپنی مدد سے تائید فرماتا ہے ہمیں آنکھ والوں کے لئے عبرت کا سامان ہے۔

(سورہ آل عمران آیت ۱۳)

☆ جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں انہیں مردہ نہ سمجھو وہ تو حقیقت میں زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں۔

جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اس پر خوش و خرم ہیں اور مطمئن ہیں کہ جو اہل ایمان ان کے پیچھے دنیا میں رہ گئے ہیں اور ابھی وہاں نہیں پہنچے ان کے لئے بھی کسی رنج اور خوف کا

موقع نہیں ہے۔

وہ اللہ کے انعام اور اس کے فضل پر شاداں و فرحاں ہیں اور انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ مومنوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

(اللہ ایسے مومنوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا) جنہوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول ؐ کی پکار پر لبیک کہا ان میں جو اشخاص نیکوکار اور پرہیزگار ہیں ان کے لئے بڑا اجر ہے۔

(سورہ آل عمران آیات ۱۶۹ ـ ۱۷۲)

☆ اے رسول ؐ کفار کے ساتھ اور منافقوں کے ساتھ جہاد کرو اور ان پر سختی کرو ان کا ٹھکانہ تو جہنم میں ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

(سورہ التوبہ ۱۰ آیت ۷۳)

☆ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور جہاد کیا وہی لوگ رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

(سورہ البقرہ آیت ۲۱۸)

☆ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔

(سورہ الحج)

☆ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور جان لو کہ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

(سورہ البقرہ آیت ۲۴۴)

☆ جب وہ لوگ جالوت اور اس کی فوج کے مقابلے کو نکلے تو دعا کی! اے میرے پروردگار ہمیں کامل صبر عطا فرما اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور ہمیں کافروں پر فتح عطا کر پھر ان لوگوں نے خدا کے حکم سے دشمنوں کو شکست دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کیا اور خدا نے ان کو مملکت اور حکمت عطا کی اور جو چاہا وہ علم دیا اگر اللہ بعض لوگوں کے ذریعے بعض لوگوں کے شر کو دفع نہ کرتا تو تمام روئے زمین پر فساد پھیل جاتا مگر اللہ سارے جہانوں پر فضل کرنے والا ہے۔

(سورہ البقرہ آیات ۲۵۰ ـ ۲۵۱)

☆ کافرو! اگر تم یہ چاہتے تھے کہ (جو حق پر ہو اس کی) فتح ہو تو مسلمانوں کی) فتح بھی تمہارے سامنے آ موجود ہوئی اور اگر تم (اب بھی حق کی مخالفت سے) باز رہو تو تمہارے واسطے بہتر ہے اور اگر تمہیں کہیں سے پلٹ پڑے تو یاد رہے کہ ہم بھی پلٹ پڑیں گے اور تمہاری جماعت اگرچہ وہ کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو ہرگز تمہارے کام نہ آئے گی اور خدا تو حقیقتاً مومنین کے ساتھ ہے۔

(سورہ انفال آیت ۱۹)

☆ (مسلمانو! یاد رہے کہ) اگر اللہ نے تمہاری مدد کی تو پھر کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تم کو

چھوڑ دے تو پھر کون ایسا ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کرے اور مومنین کو چاہیئے کہ وہ خدا پر ہی بھروسہ رکھیں۔

(آل عمران آیت ۱۶۰)

ارشادات پیغمبر اعظمؐ

☆ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ ؐ اگر کوئی شخص جنگ میں حصول مال کی خاطر شرکت کرتا ہے تو اسے کچھ ثواب بھی ملے گے آپ ؐ نے فرمایا نہیں وہ ثواب کا مستحق نہیں صرف مال کا مستحق ہو گا خواہ اسے ملے یا نہ ملے۔

(ابو داؤد)

☆ حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ کرنے والے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے لڑتا ہے اپنے امام کی اطاعت کرتا ہے اور جنگ میں مال و جان خرچ کرنے سے بالکل گریز نہیں کرتا اور اپنے ساتھیوں سے اچھا سلوک کرتا اور شرارت و فساد سے بچا رہتا ہے ایسے شخص کا سونا جاگنا سب ثواب لکھا جاتا ہے اور دوسرا شخص وہ جو محض فخر جتانے اور لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لئے جنگ کرتا ہے اپنے امام کی بات نہیں مانتا اور جنگ میں بھی شرارت کرنے پر آمادہ رہتا ہے اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

(مالک 'ابو داؤد' نسائی)

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے جو راہ خدا میں زخمی ہو گا قیامت کے دن اس کا رنگ خون کا رنگ ہو گا اور اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو ہو گی۔

☆ انسانوں میں بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے اس کی پشت پر سوار اڑا جا رہا ہو اور اسے جونہی کسی کی چیخ و پکار سنائی دے وہ اس کی طرف لپک جائے اور شوق شہادت میں ان موقعوں کی تلاش کرے جہاں قتل اور موت کا امکان ہو۔

(مشکوۃ شریف)

☆ حضرت عقبہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ میں قتل ہونے والے تین طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال سے لڑا ' دشمن سے ٹکرایا اور شہید ہو گیا۔ لین دین کے احکام کی زندگی میں پابندی کرتا رہا اور مرا بھی تو صرف اللہ کو خوش کرنے کے لئے۔ ایسے شخص کو عرش کے نیچے ایک خیمہ دیا جائے گا جو انبیاء سے بس ایک درجہ نیچے ہو گا یعنی مرتبہ نبوت کے نیچے ایسے ہی لوگوں کا مرتبہ ہو گا۔

اور دوسرا شخص وہ ہے جو دنیا میں غلط کاریاں کرتا رہا اور اس نے کچھ اچھے کام بھی کئے پھر جب جنگ کا موقع آیا تو اپنے جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، دشمن سے ٹکرایا اور شہید ہو گیا۔ اس شخص کے سب گناہ معاف کئے جاتے ہیں جنت کے جس دروازے چاہے گا اسے داخل کر دیا جائے گا یعنی اس کے گناہ مٹا کر جنت کا مستحق ٹھہرایا جائے گا اگرچہ اس کا مرتبہ پہلے لوگوں کی طرح نہ ہو گا۔

اور تیسرا وہ شخص ہے جو منافق ہے یعنی بظاہر مسلمان ہے لیکن دل میں ایمان موجود نہیں احکام خدا کی پابندی نہیں کرتا، دل میں نفرت اور اسلام کے خلاف سازش کرتا ہے وہ بھی دشمن سے ٹکرایا اور قتل ہو گیا تو اسے آگ میں داخل کر دیا جائے گا کیوں کہ تلوار گناہوں کو مٹاتی ہے نفاق کو نہیں مٹاتی۔

(دارمی)

☆ جو شخص مر گیا اور جہاد نہ کیا اور جہاد کا خیال کبھی دل میں نہ آیا تو اس کی موت ایک قسم کے نفاق پر ہو گی۔

(مسلم)

☆ جہاد کے لئے جو پیسہ خرچ کیا جائے گا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا ثواب سات سو پیسے کے برابر ہو گا۔

(ترمذی۔ ابوداؤد، نسائی)

☆ جس شخص نے کسی غازی کو سامان دے دیا اس نے بھی جہاد کیا اور جس شخص نے غازی کے اہل و عیال اور گھر کی حفاظت کی اس نے جہاد ہی کیا۔

(بخاری و مسلم)

☆ جنگ کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو لیکن جب جنگ چھڑ جائے تو ثابت قدم رہو اور یہ سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔

(بخاری و مسلم)

☆ روز قیامت اللہ تعالیٰ شہیدوں سے پوچھیں گے اے شہیدو! ہم تمہیں کیا انعام دیں، شہید کہیں گے اے اللہ! تو ہمیں ایک بار پھر زندگی دے اور ہم تیری خاطر پھر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کریں کیوں کہ تیری راہ میں مرنے میں جو مزا ہے وہ کسی اور بات میں نہیں۔

☆ شہید کا خون زمین پر گرنے سے پہلے جنت الفردوس میں پہنچ جائے گا۔

☆ مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے۔

☆ اللہ تعالیٰ کو دو قطروں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔ ایک وہ قطرہ اشک جو خوف خدا کی وجہ سے آنکھ سے ٹپکے اور دوسرا وہ قطرہ خون جو اللہ کی راہ میں بہے۔

فرمان قائد اعظمؒ

☆ خدائے عظیم و برتر کی قسم جب تک ہمارے دشمن ہمیں بحیرہ عرب میں نہ پھینک دیں ہم ہار نہ مانیں گے۔ پاکستان کی حفاظت کے لئے میں تنہا لڑوں گا اس وقت تک لڑوں گا جب تک کہ میرے ہاتھوں میں سکت اور میرے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی موجود ہے۔ مجھے اب بھی یہ کہنا ہے کہ اگر کوئی ایسا وقت آ جائے کہ پاکستان کی حفاظت کے لئے جنگ لڑنی پڑے تو کسی صورت میں ہتھیار نہ ڈالیں اور پہاڑوں، جنگلوں، میدانوں اور دریاؤں تک میں جنگ جاری رکھیں۔

(افواج پاکستان کے افسروں سے خطاب۔ ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

☆ آج میرے تمام جذبات ان بہادر مجاہدین کی طرف لگے ہوئے ہیں جنہوں نے خندہ پیشانی اور استقامت سے اپنا گھر بار اور پیاری زندگی تک قربان کر دی میں یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان ان کا ممنون رہے گا اور ان کی یاد ہمارے دلوں میں ہمیشہ تازہ رہے گی جنہوں نے اس مقصد کے لئے اپنی جانیں دے دیں اور وہ اب ہمارے درمیان موجود نہیں۔

(پیغام جمعۃ الوداع ۱۷ اگست ۱۹۴۷ء)

☆ پاکستان کے دفاع کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے میں آپ میں سے ہر ایک کو اپنی جگہ الگ الگ انتہائی اہم کردار ادا کرنا ہے اس کے لئے آپ کا نعرہ یہ ہونا چاہئے ایمان، تنظیم اور ایثار۔ آپ اپنی تعداد کے کم ہونے پر نہ جائیے یہ کمی آپ ہمت و استقلال اور بے لوث فرض شناسی سے پوری کریں گے کیوں کہ اصل چیز زندگی نہیں بلکہ ہمت، صبر، تحمل اور عزم صمیم ہیں جو زندگی کو زندگی بنا دیتے ہیں۔

(جہاز دلاور کے افتتاح کے موقع پر ۲۳ جنوری ۱۹۴۸ء)

علماء کرام کا اعلان جہاد

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کا دن تاریخ پاکستان کے ایک زندۂ جاوید دن کی حیثیت سے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور جب تک یہ دنیا قائم ہے غازیوں اور شہیدوں کے کارناموں پر علماء کرام، مضمون نگار، صحافی اور کتب مغازی کے مصنفین اپنی استطاعت کے مطابق اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالتے رہیں گے۔

یہ وہی دن ہے جس دن بھارت نے اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لئے پاکستان پر حملہ کر دیا اور اس کے نتیجے میں پاکستان کی مسلح افواج کے جانبازوں اور زندہ دل عوام نے مل کر بھارت کو نہ صرف شکست سے دوچار کیا بلکہ وہ جنگ بند کرنے پر مجبور ہو گیا۔

جونہی جنگ چھڑنے کا اعلان ہوا جہاں ہر شخص نے اپنی خدمات حکومت کو پیش کیں وہاں علماء کرام نے بھی اسی جذبے کا اظہار کیا۔

علمائے کرام نے جمعہ کے خطبوں میں جہاد کی فضیلت بیان کی اور کہا کہ یہ جنگ حق و باطل کی لڑائی ہے اور تاریخ اسلام کے اوراق اس بات کے گواہ ہیں کہ فتح ہمیشہ حق کی ہوتی ہے اس موقع پر انہوں نے جنگ بدر، جنگ حنین، فتح مکہ کے علاوہ صلیبی جنگوں کا ذکر کیا اور حضرت علی، حضرت خالد بن ولید، حضرت عمرو بن العاص، موسیٰ ابن نصیر، سلطان صلاح الدین ایوبی، حیدر علی، سلطان ٹیپو اور دیگر مسلمان جرنیلوں کے جنگی کارناموں، قربانیوں، حکمت عملیوں، جنگی محاذوں اور آزمائش کی گھڑیوں میں کامیابی و کامرانی کے پرچم گاڑنے کے سلسلے میں پیش آنے والے حالات و واقعات پر بھرپور روشنی ڈالی۔

علماء کرام نے قرآن پاک، احادیث نبوی اور آئمہ کرام کی تعلیمات کی روشنی میں عوام میں جذبہ جہاد بڑھانے کے لئے مساجد کے علاوہ عوامی اجتماعات میں تقاریر کیں اور اخبارات کو بیانات جاری کئے۔

عوام نے علماء کرام کی تقاریر کا خاطر خواہ اثر قبول کیا اور ان کے اندر چھپا ہوا پاکستانی جاگ اٹھا اور پھر اس نے اپنا سب کچھ پاکستان پر قربان کر دیا۔

علمائے کرام نے عوام کو یہ باور کرایا کہ جنگ ستمبر بھی چونکہ کافروں کی جانب سے مسلط کی گئی ہے اس لئے اس جنگ میں ہر پاکستانی کو تن من اور دھن سے شامل ہونا چاہئے انہوں نے مسلح افواج کے جوانوں سے کہا کہ وہ اگر جنگ میں اپنی جان کی قربانی کا نذرانہ پیش کریں گے تو ان کا شمار مردوں میں نہیں ہو گا بلکہ شہداء میں ہو گا اور شہداء کا صلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ انہیں مردہ مت کہو کیونکہ وہ زندہ ہیں اور رزق حاصل کرتے ہیں۔

علمائے کرام مختلف جنگی محاذوں پر گئے اور وہاں بھی مسلح افواج کے جوانوں اور

افسروں میں جذبہ جہاد کو ابھارا۔

اس جنگ میں علمائے کرام نے حکومت کو اپنی خدمات بھی پیش کیں جماعت اسلامی کے امیر مولانا مودودی اس اعتبار سے پہلے عالم دین تھے جنھوں نے سب سے پہلے صدر ایوب کو غیر مشروط طور پر اپنی خدمات پیش کیں اور انہیں ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

کشمیر کی حکومت پر جب بھارت کے فوجوں کے حملوں میں شدت آگئی اور اس نے ہر قیمت پر کشمیری عوام کے حقوق غصب کرنے کا عزم کر لیا تو اس موقع پر مولانا مودودی کو سخت تشویش ہوئی اور انہوں نے ۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اسلامی دنیا کے تمام علماء قومی راہنماؤں اور ایڈیٹروں سے کہا کہ وہ بھارتی سامراج کے خلاف مجاہدین کی جنگ آزادی کی حمایت کریں۔

مولانا نے اس ضمن میں اسلامی ممالک کے تقریباً ایک سو سربر آوردہ علماء اور ایڈیٹروں کو ذاتی طور پر خطوط بھی لکھے۔

مولانا نے اپنے خطوط میں لکھا کہ مسلمان اقوام کا یہ مذہبی فریضہ ہے کہ مجاہدین آزادی کی امداد و اعانت کریں۔

انہوں نے کشمیری عوام کے بارے میں لکھا کہ کشمیری عوام کے سامنے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا کیونکہ اقوام متحدہ نے ۱۸ سال قبل جو قرارداد منظور کی تھی وہ ردی کاغذ کے ایک پرزے کی حیثیت رکھتی ہے انہوں نے اسلامی ممالک پر زور دیا کہ وہ کشمیر کی جنگ آزادی کو غیر مبہم الفاظ میں جہاد قرار دیں۔ مولانا کے خطوط نے بڑا کام کیا اور تمام اسلامی ممالک نے پاکستان کی حمایت کا اعلان کر دیا۔

مولانا نے ۱۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پھر اسلامی ممالک کے سربراہوں کو خصوصی خطوط لکھے۔ ان خطوط میں بھی مولانا مودودی نے سربراہان مملکت کو یاددہانی کرائی کہ وہ بھارت کے مقابلے میں پاکستان کی مدد کریں۔ کیونکہ یہ ان کا اسلامی فریضہ بھی ہے اور اخلاقی تقاضا بھی۔

ادھر ۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو صدر مرکزی جمعیت العلماء پاکستان مولانا عبدالحامد بدایونی نے کراچی میں ایک بیان میں کہا کہ مجاہدین کی ملی امداد وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ مجاہدین کشمیر نے ۳۰ - ۳۵ سال آئینی کوششوں میں صرف کر دیے اور ہمیشہ چاہا کہ آزادی کشمیر کا مسئلہ افہام و تفہیم سے حل ہو جائے جب کوئی صورت باقی نہ رہی اور ہندو سامراج کے مظالم و شدائد کشمیریوں پر حد سے زیادہ بڑھ گئے تو انہوں نے اللہ کا نام لے کر محاربات شروع کر دیے۔ جسے الحمد اللہ مرکزی جمعیتہ العلمائے پاکستان اور اس کی تمام شاخوں کے محترم حضرات علماء اور مشائخ اور ملک کی دوسری مذہبی تنظیمات نے محاربات کشمیر کو جہاد فی سبیل اللہ قرار دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ جہاد فی سبیل اللہ والے اشتہارات شائع ہو چکے ہیں۔ اب وقت کا اہم ترین مسئلہ مجاہدین کشمیر کی مالی امداد کرنا ہے۔

کراچی کے دیگر خطیبوں نے بھی اسی روز جہاد کشمیر پر تقاریر کرتے ہوئے کہا کہ دشمن ہماری سرحدوں پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہے ایسی صورت میں ہماری سرحدوں کا دفاع ہونا چاہئے۔ صدر ایوب نے جہاد کشمیر کے لئے اپنی فوجیں میدان میں اتار دی ہیں۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس جہاد میں حصہ لے۔

علمائے کرام نے اپنی تقریروں میں مسلمان جرنیلوں اور سپاہیوں کے کارناموں اور اسلامی جنگوں میں عوامی کردار پر بھی بھرپور روشنی ڈالی ازاں بعد یہ سلسلہ جنگ ستمبر کے خاتمے تک جاری رہا تاہم اس دوران مولانا مودودی نے جو تقریریں کی تھیں ان سے عوام کا حوصلہ مزید بڑھا اس ضمن میں جب ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء بروز سوموار بھارت نے پاکستان پر بھرپور حملہ کیا تو مولانا مودودی نے قرآن پاک اور احادیث کے حوالے سے ریڈیو پاکستان سے ایک تقریر کی جس میں انہوں نے کہا کہ "پاکستان کو دارالسلام کی حیثیت حاصل ہے اور اس کا دفاع بلاشبہ جہاد ہے اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ خون کا آخری قطرہ بہہ جانے تک پاکستان کی ایک انچ زمین پر بھی دشمن کے قدم نہ بڑھنے دے"۔

جنگ کے دوران اور بعد میں مولانا مودودی نے ریڈیو پاکستان 'لاہور سے پانچ تقریریں کیں جن کا ریکارڈ ریڈیو پاکستان نے کئی مرتبہ دہرایا۔ ان کی اولین تقریر چونکہ ایک یادگار تقریر کی حیثیت رکھتی ہے اس لئے یہاں اس کا مکمل متن دیا جا رہا ہے۔ متن تقریر ملاحظہ ہو:

برادران اسلام

پچھلے چند روز سے ہندوستان کی فوجیں پاکستان پر حملہ آور ہیں۔ سیالکوٹ سے لے کر سندھ تک انہوں نے ہماری سرزمین کے مختلف مقامات پر پے در پے حملے کئے ہیں اور ان کے ہوائی جہاز جگہ جگہ ہماری شہری آبادیوں پر بم برساتے رہتے ہیں۔ یہ ایک زبردستی کی جنگ ہے جو ہم پر صرف اس لئے ٹھونسی گئی ہے کہ ہم ریاست جموں و کشمیر کے مجاہدین آزادی کی حمایت سے باز رہیں اور ہندوستان انہیں جبراً غلام بنا کر رکھنے کے لئے جو ظلم و ستم کر رہا ہے اسے خاموشی کے ساتھ بیٹھے دیکھتے رہیں اس موقعہ پر میں آپ کو وہ فرض یاد دلانا چاہتا ہوں جو ایسے حالات میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف سے ہر کلمہ گو پر عائد ہوتا ہے۔

تمام فقہائے اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ جب اسلام اور مسلمانوں کے کسی علاقے پر کوئی دشمن حملہ آور ہو تو ہر مسلمان پر فرداً فرداً جہاد فرض ہو جاتا ہے اور یہ فرض نماز اور

روزے کی طرح فرض عین ہے۔ بلکہ قرآن مجید تو ایسے موقع پر جہاد ہی کو مسلمان کے ایمان کی صداقت کا معیار قرار دیتا ہے۔ دارالسلام کو دشمن سے بچانے کا سوال جب پیدا ہو جائے تو قرآن کی رو سے اس وقت مسلمان کی صداقت ایمانی کا فیصلہ ہی اس بات پر ہو گا کہ وہ مدافعت میں اپنی جان اور مال کی قربانی دینے کے لئے تیار ہوتا ہے یا نہیں جو شخص اس آڑے وقت میں جہاد سے جی چرائے اور جان و مال کی قربانی سے دریغ کرے اس کی نماز اور روزے سب بے کار ہیں ان نمازوں اور روزوں کے باوجود قرآن اس کو منافق قرار دیتا ہے۔

غزوہ تبوک کے واقع پر جن لوگوں نے جہاد کے لئے نکلنے سے جی چرایا ان کے متعلق اللہ نے صاف صاف فرمایا۔

ترجمہ: اے نبی! خدا تمہیں معاف کرے تم نے ان لوگوں کو جہاد پر جانے کی اجازت کیوں دی؟ یہ اجازت تمہیں نہیں دینی چاہئے تھی تاکہ تم پر وہ لوگ ظاہر ہو جاتے جو اپنے ایمان میں سچے ہیں اور ان لوگوں کا حال بھی تم کو معلوم ہو جاتا جو جھوٹے ہیں اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے لوگ تو تم سے کبھی یہ نہ چاہیں گے کہ انہیں جان و مال کے ساتھ جہاد کرنے سے معاف رکھا جائے۔ اللہ متقیوں کا حال خوب جانتا ہے یہ رعایت تو تم سے وہی لوگ طلب کریں گے جو نہ اللہ پر یقین رکھتے ہیں اور نہ آخرت پر بلکہ ان کے دلوں میں شک پڑا ہوا ہے اور وہ اپنے شک میں متردد ہیں۔

قرآن مجید کے یہ الفاظ اس معاملے میں بالکل واضح ہیں کہ مسلمان قوم کی آزادی اسلام کی نگاہ میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے اس آزادی کو جب خطرہ لاحق ہو جائے تو اس وقت دوسری تمام چیزیں اپنی اہمیت میں کم تر ہو جاتی ہیں اور سب سے بڑھ کر اہمیت اس چیز کو حاصل ہو جاتی ہے کہ اس آزادی کی حفاظت کی جائے کیونکہ مسلمانوں کا اسلامی زندگی بسر کرنا اسی پر موقوف ہے مسلمان اپنے ملک میں آزاد اور خود مختار ہو کر رہیں تبھی تو وہ اس قابل ہو سکیں گے کہ اسلام کے احکام ان کے ہاں جاری ہوں اور وہ مسلمان کی طرح زندگی بسر کریں۔ اگر ان کی یہ آزادی و خود مختاری ہی ختم ہو جائے تو اس کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا کہ ان کا ملک دارالسلام بن کر رہ سکے اس بنا پر قرآن یہ فیصلہ کرتا ہے کہ وہ شخص اپنے ایمان کے وعدے میں جھوٹا ہے جو دارالسلام کی ہستی کو خطرہ لاحق ہو جانے کی صورت میں اپنی جان و مال کی خیر منانے اور اس خطرے کو رفع کرنے میں کسی قسم کی قربانی سے جی چرائے۔

فریضہ دفاع کی یہ اہمیت بتانے کے ساتھ قرآن مجید ہم کو یہ بھی بتاتا ہے کہ جب مسلمان اسلام اور امت مسلم کی حفاظت کرنے کے لئے کھڑے ہوں گے تو اس جہاد میں وہ تنہا نہ ہوں گے بلکہ اللہ ان کے ساتھ ہو گا اور اس کی تائید و نصرت ان کے شامل حال ہو گی۔ اللہ رب

العزت کا ارشاد ہے۔ "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط بنادے گا ایسے کافر تو ان کے لئے تباہی ہے اور اللہ نے ان کے اعمال کو بھٹکا دیا ہے۔۔

ان الفاظ میں یہ بات قابل غور ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کو اللہ تعالیٰ اتنی بڑی اہمیت دیتا ہے کہ یہ کام کرنا گویا اللہ کی مدد کرنا ہے۔ یہ کسی اور کا نہیں خود اللہ کا اپنا کام ہے۔ جو شخص اس مقصد عظیم کے لئے آگے بڑھتا ہے وہ دراصل اپنی قوم یا اپنے ملک کی نہیں بلکہ اللہ کی مدد کرنے کے لئے آتا ہے اور پھر یہ اللہ کا ذمہ ہے کہ اس کی مدد کرتا رہے۔

اس کے ساتھ قرآن ہمیں اس حقیقت سے بھی آگاہ کرتا ہے کہ مسلمانوں کی طاقت کا دارومدار کثرت تعداد یا ساز و سامان کی فراوانی پر نہیں ہے بلکہ اس بات پر ہے کہ وہ راستی پر ثابت قدم ہوں اور انہیں اپنے حق پر ہونے کا یقین کامل ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اگر تم میں سے بیس آدمی صابر ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے سو ہوں تو وہ ایک ہزار کافروں پر غالب آئیں گے کیونکہ وہ سمجھ نہیں رکھتے۔

اس ارشاد ربانی میں کافروں پر مسلمانوں کے بھاری ہونے اور وہ بھی ایک اور دس کی نسبت سے بھاری ہونے کی وجہ یہ بتائی گئی کہ مسلمان سمجھ رکھتے ہیں اور کافر سمجھ نہیں رکھتے مسلمان اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ موت اور زیست خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جانتے ہیں کہ جس شخص کی موت کا وقت آگیا ہو اسے کوئی طاقت بچا نہیں سکتی اور جس کی موت کا وقت خدا کی طرف سے نہ آیا ہو اسے دنیا کی کوئی طاقت مار نہیں سکتی وہ جانتے ہیں کہ موت کے معنی مر کر فنا ہو جانے کے نہیں ہیں بلکہ اس کے بعد ایک اور دوسری اور ابدی زندگی کا دور شروع ہو جاتا ہے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے دنیا سے لے کر آخرت تک کامیاب ہی کامیاب ہیں اور اگر زندہ رہے تو ایمان کے ساتھ زندہ رہیں گے۔ جس سے زیادہ عزت کی زندگی اور کوئی نہیں اور اگر مر جائے تو شہادت کی موت مرے گا جس سے بہتر موت اور کوئی نہیں۔ یہی سمجھ مسلمان کو وہ طاقت عطا کرتی ہے جو کافر کو نصیب نہیں ہو سکتی پھر مسلمان سچائی کے لئے لڑتا ہے۔ ظلم کرنے کے لئے نہیں بلکہ ظلم کو روکنے کے لئے لڑتا ہے اس لئے اپنے برسر حق ہونے کا شعور اسے ان لوگوں کے مقابلے میں دس گنا زیادہ طاقتور بناتا ہے۔ جو باطل کے لئے برسر پیکار ہوتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ مسلمان کو محض اپنے حق پر ہونے کا شعور ہی حاصل نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ اس کے اندر صبر بھی ہو یعنی وہ راہ خدا میں ہر خطرہ انگیز کرنے، ہر تکلیف برداشت کرنے، ہر مصیبت سہ جانے کے لئے تیار ہو اور دشمن کی کوئی بڑی سے بڑی یلغار بھی اس کے پائے ثبات میں تزلزل پیدا نہ کرنے پائے۔

یہ جو کچھ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔ ہماری بہادر فوجوں نے پچھلے چند روز میں اس کو لفظ بہ لفظ ثابت کر دکھایا ہے ان کا مقابلہ ایک ایسے دشمن سے ہے جس نے سخت مکاری کے ساتھ اچانک پاکستان پر حملہ کیا۔ جبکہ یہاں کسی کو یہ خیال تک نہ تھا کہ تمام بین الاقوامی قوانین کو بالائے طاق رکھ کر ایک ملک ہمسایہ ملک پر یوں حملہ آور ہو جائے گا۔

پھر یہ اچانک حملہ بھی اس دشمن نے مختلف محاذوں پر اتنی بڑی تعداد میں اور اتنے ساز و سامان کے ساتھ کیا جس کی تعداد سے اور جس کے سرو سامان سے پاکستان کی فوجوں کو کوئی نسبت نہ تھی۔ مگر اس کے باوجود ہماری فوجوں نے اپنے سے کئی گنا زیادہ طاقتور فوجوں کا جس بے جگری کے ساتھ مقابلہ کیا ہے اور جس طرح ہر جگہ ان کا منہ پھیر دیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ آج اس زمانے میں بھی مسلمان ایک اور دس کی نسبت سے کافروں پر بھاری ہیں۔

مگر یہ یاد رکھئے کہ جہاد کا فرض ہماری باقاعدہ افواج پر ہی عائد نہیں ہوتا بلکہ ہم میں سے ہر شخص پر عائد ہوتا ہے۔ اب ضرورت ہے کہ پاکستان کا ہر مسلمان اس ملک کو جو برعظیم ہند میں اسلام کا قلعہ ہے اور جس کی پوری زمین ہمارے لئے ایک مسجد کا حکم رکھتی ہے بچانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے پر آمادہ ہو جائے۔

۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جمعیت العلمائے اسلام کے ممتاز رہنما اور عالم دین مولانا مفتی محمد شفیع نے ایک بیان میں کہا کہ

پاکستانی ریاستوں پر بھارت کی جارحانہ کارروائیوں کو پاکستان اٹھارہ سال تک مصالحانہ گفت و شنید کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش کرتا رہا مگر بھارت مسلسل اپنی جارحانہ تیاریوں میں مشغول رہا اور بالآخر اس نے آزاد کشمیر اور پھر پورے پاکستان پر براہ راست بغیر اعلان جنگ کئے ہوئے حملے شروع کر دیئے۔ پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے حالات کا جائزہ لے کر ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا اور پاکستان کے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھنے والے دس کروڑ مسلمانوں کو اس جہاد کے لئے تیاری کی دعوت دے دی جن حالات میں یہ اعلان کیا گیا وہ بلاشبہ ارشاد قرآنی اور ہدایات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عین مطابق ہے اس لئے پاکستان کے مسلمانوں پر شرعی حیثیت سے جہاد فرض ہو گیا ہے۔ قرآن و حدیث کے احکام کے مطابق جوانمردی کے ساتھ جم کر مقابلہ کرنا اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہمارا وظیفہ بن جانا چاہئے۔ جہاد میں سب سے اہم چیز نظم و ضبط کو قائم رکھنا اور تقسیم کار کے اصول پر کام چلانا ہے۔ سب کو محاذ جنگ پر پہنچنا نہ ضروری ہوتا ہے نہ مفید اس لئے ضروری ہے کہ ملک کے تمام مسلمان صدر محترم کی قیادت پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے حکومت کے اعلان کے مطابق کام

کریں۔

۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو راولپنڈی میں مختلف مسالک کے ممتاز علماء نے اعلان کیا کہ بھارت نے پاکستان پر جو جنگ مسلط کی ہے وہ اسلام کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ علماء کا یہ اعلان ایک قرارداد کے ذریعہ متحدہ قرارداد میں کیا گیا۔

کہ اسلام کی عظمت کے لئے ہر مسلمان اپنی جان قربان کر دینے کو تیار رہنا چاہیے پاکستان پر بھارتی حملے نے ہر مرد، عورت اور بچے کو جہاد کا موقع دیا ہے۔ یہ مقدس جنگ دشمن کے مکمل طور پر تباہ ہونے تک جاری رکھی جائے خدا ہمارے ساتھ ہے اور فتح ہماری ہوگی۔ بھارتی سامراج نے پاکستان پر حملہ کر کے موت کو دعوت دی ہے کیونکہ ساری دنیا کے مسلمان حق و باطل کی جنگ میں حق و صداقت کے علمبردار اور پاکستان کے ساتھ ہیں اور دنیا کا ہر ایک مسلمان جذبہ جہاد سے سرشار ہے۔

باب ۲

ہندوؤں اور مسلمانوں کے معرکے

☆ تاریخ اسلام اس بات کی شاہد ہے کہ ہندو ہمیشہ مسلمانوں کے ساتھ حالت جنگ میں رہے اور انہوں نے کبھی یہ گوارا نہ کیا کہ ان کے ہمسایہ ملک میں مسلمانوں کی مستحکم حکومت قائم ہو جائے یہی وجہ ہے کہ وہ اس موقع کی تلاش میں رہے کہ مسلمانوں کو اقتصادی' سیاسی اور ثقافتی لحاظ سے اس قدر کمزور کر دیا جائے کہ وہ اسلام کے عادلانہ نظام کو بھول جائیں اور وہ بھی ہندوؤں کی طرح زندگی بسر کریں۔

اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہندو اسلام کے عادلانہ نظام سے خائف ہیں۔ جب کہ برہمنی نظام میں عدل و انصاف' مساوات انسانی اور اخلاقی اقدار کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے ظاہر ہے کہ جب کسی معاشرے میں اس قسم کی اقدار کی بہتات ہو جائے تو اس کا رویہ ظالمانہ اور ذہن متعصبانہ ہو جاتا ہے اور اس قسم کا معاشرہ پھر شرافت کی بجائے طاقت کی زبان سمجھنے لگتا ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین پہلا معرکہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ۱۴ھ میں ہوا حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فارس کو فتح کر کے اسے اسلامی سلطنت میں شامل کر لیا تھا لیکن ہندوستان کے اس وقت کے حکمرانوں کو یہ بات گوارا نہ تھی کہ اس کے ہمسایہ ملک میں ایک ایسا معاشرہ جنم لے جس میں آقا اور غلام کی تمیز نہیں چنانچہ ۲۸ ہجری میں انہوں نے اس ملک پر حملہ کر کے ہرات (یہ ان دنوں ایران میں شامل تھا) پر قبضہ کر لیا۔ اس وقت حضرت عثمانؓ مسلمانوں کے خلیفہ تھے چنانچہ انہوں نے مہلب بن ابی صفرہ کی قیادت میں اسلامی لشکر ہرات روانہ کیا۔

اس لشکر نے ہرات پہنچتے ہی برہمنوں کو ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا۔ لیکن برہمن کب چین سے بیٹھنے والے تھے چنانچہ جب بھی وہ سر اٹھاتے مسلمان مناسب جوابی کارروائی کر کے انہیں خاموش کر دیتے۔

حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت ہی میں مکران فتح ہوا۔ مکران کی حد سندھ سے ملتی تھی حضرت عثمانؓ کے بعد حضرت علیؓ کے دور میں ایک عرب سردار کو سندھ کے ساحلی علاقوں کی نگرانی کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔

اموی خلیفہ ولید کے زمانے میں عراق کے گورنر حجاج بن یوسف نے سندھ کی طرف خصوصی توجہ دی۔ ان دنوں سندھ پر راجا داہر کی حکومت تھی یہ بڑا ظالم اور جابر حکمران تھا اور مسلمانوں کے بارے میں متعصبانہ ذہن رکھتا تھا اسی اثناء میں سری لنکا کے حکمران نے اموی خلیفہ ولید کے لئے کچھ تحائف روانہ کئے اور سری لنکا میں مقیم بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کو بھی جہازوں میں سوار کر کے

بھیج دیا لیکن جب یہ بحری جہاز سندھ کی بندرگاہ دیبل کے قریب سے گزرے تو سندھی قزاقوں نے انہیں لوٹ لیا اور عورتوں اور بچوں کو یرغمال بنا لیا۔

اس قافلے کی ایک لڑکی کسی نہ کسی طرح اپنی گرفتاری کا پیغام حجاج کے پاس پہنچانے میں کامیاب ہو گئی۔ پیغام حجاج کے سامنے پڑھا گیا۔

اغثنی یا حجاج (اے حجاج مدد کر)!" حجاج تڑپ کر پکار اٹھا لبیک!"

حجاج نے سب سے پہلے راجہ داہر کو یہ پیغام بھیجا کہ وہ ڈاکوؤں سے لوٹا ہوا مال واپس کرائے اور عورتوں اور بچوں کو رہا کرائے۔

راجہ داہر نے حجاج کے جواب میں یہ لکھا کہ یہ سب کچھ ڈاکوؤں نے کیا ہے اور ان کو گرفتار کر کے سزا دینا اس کے بس میں نہیں حجاج راجہ داہر کا یہ جواب سن کر طیش میں آگیا اور انتقامی کارروائی کے طور پر اس نے عبید اللہ اور بدیل کی قیادت میں دو مہمیں روانہ کیں جو حصول مقصد میں ناکام رہیں۔ ازاں بعد حجاج نے اپنے سترہ سالہ داماد محمد بن قاسم کو راجا داہر کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ محمد بن قاسم کی فوج میں چھ ہزار سپاہی تھے۔ انہوں نے دیبل پہنچتے ہی اس کا محاصرہ کر لیا اور راجہ داہر کی چالیس ہزار فوج کی موجودگی میں دیبل فتح کر لیا۔ دیبل کی فتح سے عربوں کا حوصلہ بڑھا اور انہوں نے ملتان تک کے علاقے کو اپنی عملداری میں لے لیا۔ محمد بن قاسم نے یہاں تین سال تک حکومت کی اور اس دوران میں تمام مذاہب کے لوگوں کو ہر قسم کی آزادی دی جس کے نتیجے میں غیر مسلم بھی اس کے گرویدہ ہو گئے۔

ازاں بعد سبکتگین کے عہد میں پنجاب کے ہندو حکمران جے پال نے غزنی پر حملہ کیا لیکن شکست کھائی اور تاوان ادا کرنے کے وعدے پر سلطان سبکتگین سے صلح کر لی۔ لیکن بعد ازاں اس نے تاوان دینے سے انکار کر دیا۔ سزا کے طور پر سبکتگین نے پشاور کے نزدیک جے پال کو شکست دی۔ ان دنوں پشاور میں مسلمان کثیر تعداد میں آباد تھے۔

سبکتگین کی وفات کے بعد جے پال نے اپنا علاقہ مسلمانوں سے دوبارہ واپس لینے کی کوشش میں محمود غزنوی سے جنگ کی محمود غزنوی نے جنگ میں پشاور کے قریب اسے نہ صرف شکست دی بلکہ اسے گرفتار بھی کر لیا۔

جے پال کے بعد اس کا بیٹا وارث تخت بنا تو اس نے دہلی، قنوج، کالنجر اور گوالیار کے ہندو راجاؤں کو محمود غزنوی کے خلاف متحد کر کے اس پر حملہ کر دیا لیکن شکست کھائی۔

انند پال کے بعد ترلوچن پال نے سلطان محمود غزنوی کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا جس کے نتیجے میں ۱۰۲۱ء میں محمود غزنوی نے پنجاب پر قبضہ کر لیا۔

دریں اثناء کاٹھیاواڑ کے ساحل پر ہندوؤں کا متبرک ترین مندر سومنات تھا اس مندر کے

پجاریوں نے ہندو راجاؤں کے ساتھ مل کر محمود غزنوی کو شکست دینے کا منصوبہ بنایا۔ محمود غزنوی کو جب اس بات کا علم ہوا تو اس نے ۱۰۲۵ء میں سومنات پر حملہ کر کے اس مندر کے تمام بتوں کو توڑ ڈالا اور بہت سا مال غنیمت لے کر غزنی روانہ ہو گیا۔

محمود غزنوی کے بعد محمد غوری نے پشاور اور سیالکوٹ کے علاقے فتح کرنے کے بعد ۱۱۸۶ء میں لاہور پر قبضہ کر لیا۔ ۱۱۹۱ء میں محمد غوری کی فوج کی شمالی ہندوستان کے حکمران پرتھوی راج سے ترائن کے مقام پر جنگ ہوئی سلطان کے زخمی ہونے کی وجہ سے اس کی فوج منتشر ہو گئی اور اس کے نتیجے میں محمد غوری کو شکست سے دوچار ہونا پڑا تاہم مسلمانوں نے ہمت نہ ہاری۔

محمد غوری نے جلد از جلد پرتھوی راج سے اپنی شکست کا انتقام لینے کے لئے دوبارہ ۱۱۹۲ء میں ایک لاکھ چالیس ہزار فوج کے ساتھ ترائن ہی میں پرتھوی راج کو شکست دی۔ پرتھوی راج اس لڑائی میں مارا گیا۔

۱۱۹۴ء میں قنوج اور بنارس کے ہندو راجاؤں سے محمد غوری کی مڈبھیڑ ہوئی لڑائی میں ہندوؤں کو شکست ہوئی اور اس کے نتیجے میں مسلمانوں کے لئے بہار اور بنگال کی فتح کے لئے راہ ہموار ہو گئی۔

التتمش کے زمانے میں ہندو راجاؤں نے سرکشی کی راہ اختیار کی تو التتمش نے انہیں دوبارہ مطیع کر لیا۔ اس کے عہد میں گوالیار کا قلعہ فتح ہوا۔

علاؤالدین خلجی نے شمالی ہندوستان کے باغی ہندو راجاؤں کو شکست دے کر ان کے علاقوں کو اسلامی سلطنت کا حصہ بنایا۔ ۱۲۹۷ء میں اس نے گجرات (کاٹھیاواڑ) پر بھی فوج کشی کا پروگرام بنایا لیکن جب ہندو راجا کو مسلمانوں کے اس منصوبے کا پتہ چلا تو وہ بھاگ گیا اس طرح بغیر کسی کشت و خون کے یہ علاقہ فتح ہو گیا۔ علاوہ ازیں اس نے رنتھمبور، چتوڑ، مالوہ اور دکن کے علاقے بھی فتح کر لئے۔ مغلوں کے عہد میں ۱۵۲۷ء میں راجھستان کی ریاست میواڑ کا راجا رانا سنگرام سنگھ بابر کے مقابلے میں نکلا مغل فوجوں نے انتہائی جرات سے کام لے کر رانا سانگا کو جنگ کنواہہ میں شکست دی۔ رانا سانگا کو بابر نے گرفتار کرنے کے بعد قتل کرا دیا ازاں بعد بابر کے عہد میں ہندوؤں کو کبھی مقابلے کی جرات نہ ہوئی۔

۱۵۴۲ء میں شیر شاہ سوری کے عہد میں مالدیو فتح ہوا اور پھر رائے سیس کے قلعہ پر قبضہ کرنے کے بعد شیر شاہ سوری کی فوجوں نے ۱۵۴۴ء میں حملہ کیا یہاں پر وہ مرنے سے بال بال بچا لیکن راجپوتوں کو شکست ہوئی۔ مالوہ کی فتح کے بعد شیر شاہ سوری نے کالنجر کے قلعہ کا محاصرہ کیا کالنجر کا قلعہ تو فتح ہو گیا لیکن بارود میں آگ لگنے سے شیر شاہ سوری سخت زخمی ہوا اور ۲۲ مئی ۱۵۴۵ء کو چل بسا۔ شیر شاہ سوری کے بعد اکبر نے ۱۵۷۶ء میں ہلدی گھاٹ کے مقام پر رانا پرتاب کو زبردست مقابلے کے بعد شکست دی اور رانا پہاڑوں کی طرف بھاگ گیا اور کافی دنوں تک مصیبتوں اور پریشانی کی

زندگی بسر کرتا رہا لیکن اکبر کی اطاعت قبول نہ کی کچھ عرصے کے بعد اس نے ایک بڑی فوج تیار کر کے میواڑ کے کچھ علاقوں پر قبضہ کر لیا۔

اکبر کے بعد جہانگیر کے عہد میں رانا پرتاب کے بیٹے نے جہانگیر کی اطاعت قبول کرنے سے انکار کر دیا چنانچہ ۱۶۱۴ء میں شہزادہ خرم نے میواڑ پر حملہ کر کے جب امر سنگھ کو شکست دی تو پھر اس نے اطاعت قبول کر لی۔

جہانگیر کے بعد شاہجہان کے عہد میں پرتگالی ہندو اور مسلمان یتیم بچوں کو پکڑ کر زبردستی عیسائی بنا لیتے تھے اور غلاموں کی تجارت بھی کیا کرتے تھے ایک دفعہ انہوں نے شاہجہاں کی دو کنیزوں کو بھی پکڑ لیا تھا اس پر ناراض ہو کر شاہجہان نے بنگال کے صوبیدار کو پرتگالیوں پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ پرتگالی بڑی بہادری سے لڑے لیکن ان کو زبردست شکست ہوئی اور ان کے بہت سے آدمی مارے گئے۔

پھر اورنگ زیب کا عہد آگیا اس عہد میں اورنگ زیب کی مرہٹہ سردار شیواجی سے لڑائیاں ہوئیں۔ اورنگ زیب نے شائستہ خاں کو مرہٹوں کے خلاف بھیجا لیکن پونا کے قریب شائستہ خان کو شکست ہوئی اس کے بعد شہزادہ معظم اور راجا جے سنگھ کو شیواجی کے خلاف روانہ کیا گیا۔ شیواجی نے چند شرطوں پر اطاعت قبول کر لی اور آگرہ میں حاضر ہوا وہاں اسے نظر بند کر دیا گیا مگر وہ بڑی چالاکی سے فرار ہو کر دکن پہنچ گیا بعد میں اورنگ زیب اور شیواجی کے مابین صلح ہوگئی 'شیواجی کے مرنے کے بعد اورنگ زیب کو پھر مرہٹوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ شیواجی کے بیٹے سمبھا اور پوتے ساہو جی نے اورنگ زیب کا مقابلہ کیا باوجود مسلسل لڑائیوں کے اورنگ زیب مرہٹوں کو شکست نہ دے سکا۔

۱۶۷۲ء میں اورنگ زیب کے عہد میں ست نامی ہندو سادھوؤں کے ایک فرقے نے بغاوت کر دی بغاوت کو دبانے کے لئے اورنگ زیب نے فوج بھیجی اور اس طرح اس نے بغاوت پر قابو پالیا۔

سردار چھپت رائے بندیل نے اورنگ زیب کی تخت نشینی کی جنگ میں مدد کی تھی لیکن بعد میں وہ اورنگ زیب سے ناراض ہوگیا اس نے اورنگ زیب کا مقابلہ کیا لیکن ۱۶۶۱ء میں وہ قتل کر دیا گیا اس کے بعد اس کے بیٹے چھتر سال نے اورنگ زیب سے مقابلہ کی اور تقریباً پچاس سال کے مقابلے کے بعد اس نے مشرقی مالوہ پر اپنی خود مختار ریاست قائم کر لی۔

ادھر جسونت سنگھ کی وفات کے بعد اورنگ زیب نے اس کے بیٹے اجیت سنگھ پر کچھ شرطیں عائد کرنے کے لئے دہلی میں روکنا چاہا اس کے علاوہ جزیہ بھی دوبارہ لگا دیا۔ اس سے راجپوت اورنگ زیب کے خلاف ہو گئے اور انہوں نے بغاوت کر دی کافی عرصہ تک لڑنے کے بعد آخر کار ۱۶۸۱ء میں راجپوتوں نے اورنگ زیب سے صلح کر لی۔ اورنگ زیب کے بعد مغل سلطنت روبہ زوال ہوگئی اور انگریز برصغیر کے بلاشرکت غیرے حکمران بن گئے اس دوران میں بھی شاہ ولی اللہ' سید احمد

شہید اور شاہ اسماعیل شہید نے بیش بہا قربانیاں دے کر پرچم اسلام کو بلند رکھا۔ اسی طرح بنگال میں حاجی شریعت اللہ اور ان کے فرزند نے فرائضی تحریک چلائی پھر تیتومیر شہید نے ان کی پیروی کی سندھ میں مولانا عبید اللہ سندھی نے بھی اس تحریک میں اہم کردار ادا کیا۔

انگریزوں کی برصغیر میں آمد کے بعد ہندوؤں نے ان سے راہ و رسم بڑھالی جس کے نتیجے میں مسلمانوں کا جینا دوبھر ہوگیا۔ ان حالات میں ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں نے مسلح بغاوت کر دی۔ اگرچہ یہ بغاوت ناکام ہوگئی تاہم یہ مسلمانوں کے لئے علیحدہ مملکت کے قیام کے لئے راہیں ہموار کر گئی۔

جنگ آزادی کی وجہ سے مسلمانوں کو انگریزوں کے ستم کا نشانہ بننا پڑا انہوں نے انتقامی کارروائی کے طور پر مسلمانوں کو جملہ شعبہ ہائے زندگی میں پیچھے ہٹادیا اور اس کے برعکس ہندوؤں کو حکومتی کاموں میں شریک ہونے کا موقع دیا۔ جس کے نتیجے میں نہ صرف مسلمان تعلیم، ملازمت، صنعت و حرفت، تجارت، معیشت اور تہذیب و تمدن میں ہندوؤں سے پیچھے رہ گئے بلکہ انہوں نے ہندوؤں کی مذہبی رسومات کو بھی اپنانا شروع کر دیا۔

اس صورت حال میں سر سید احمد خان امید کی ایک کرن بن کر ابھرے اور انہوں نے انگریزوں اور ہندوؤں کو باور کرایا کہ مسلمان ہندوؤں سے علیحدہ ایک قوم ہیں۔ انہوں نے برملا یہ کہا کہ اگرچہ اس وقت دونوں قوموں کے درمیان کسی قسم کی اعلانیہ مخالفت نہیں مگر مستقبل قریب میں یہ اختلاف بڑھ جائے گا اور جو لوگ اس وقت بقید حیات ہوں گے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لینگے اس اعتبار سے سر سید احمد خاں پہلے فرد تھے جنہوں نے نہ صرف مسلمانوں کے الگ وجود کو محسوس کرایا۔ بلکہ انہوں نے مسلمانوں کو ہندوؤں کی سطح پر لانے اور انہیں سرکاری دفاتر میں ملازمتیں دلوانے کے لئے ۱۸۷۵ء میں علی گڑھ مسلم کالج کی بنیاد رکھی جو بعد از اں ۱۹۲۰ء میں یونیورسٹی بن گیا۔

سر سید احمد خاں کی یہ تحریک بڑی کامیاب رہی اور ان کے دیکھا دیکھی بنگال میں نواب عبداللطیف نے مسلم مدرسہ کے نام سے کلکتہ میں پنجاب میں خلیفہ محمد حمید الدین نے انجمن حمایت اسلام کے نام سے مارچ ۱۸۸۴ء میں اور حسن علی آفندی نے کراچی میں سندھ مدرستہ الاسلام اور پشاور میں اسلامیہ کالج پشاور اور لکھنؤ میں ندوۃ العلماء جیسے ادارے قائم کئے ان اداروں میں مسلمانوں کو ہر شعبہ ہائے زندگی میں تعلیم دینے کا اہتمام کیا گیا۔

ادھر انگریزوں کے عہد میں ۱۸۸۵ء میں ہیوم نامی ایک انگریز نے انڈین نیشنل کانگریس کے نام سے ایک سیاسی جماعت قائم کی اس میں ہندو بڑی تعداد میں شامل ہو گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے کانگریس ہندوؤں کی جماعت بن گئی۔ اس جماعت کے قیام کا مقصد مسلمانوں پر غلبہ حاصل کرنا تھا اور انہیں عملی سیاست سے دور رکھنا تھا۔

۱۹۰۵ء میں انگریزی حکومت نے بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جس کا مسلمانوں کو بڑا فائدہ

ہوا کیوں کہ مسلمانوں کی اکثریت کا حامل ایک نیا صوبہ بن گیا تھا ڈھاکہ اس کا صدر مقام بنا۔ ہندوؤں نے تقسیم بنگال کی مخالفت کی اور انہوں نے حکومت پر الزام لگایا کہ وہ مسلمانوں کی حمایت کر رہی ہے۔ انہوں نے سودیشی تحریک چلائی اور انگریزی مال کا بائیکاٹ کیا جس کے نتیجے میں فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑک اٹھی چنانچہ انگریزوں نے ۱۹۱۱ء میں اسے منسوخ کر دیا۔

اس دوران مسلمانوں نے آل انڈیا کانگریس کا مقابلہ کرنے کے لئے ۳۰ دسمبر ۱۹۰۶ء کو اپنے حقوق کی بازیابی کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ قائم کی۔ ۱۹۱۳ء میں قائد اعظم ؒ بھی اس جماعت میں شامل ہو گئے۔ ان کی کوششوں سے ۱۹۱۶ء میں مسلم لیگ اور کانگریس کے مابین میثاق لکھنؤ طے پایا جس کی رو سے کانگریس نے مسلمانوں کی جداگانہ حیثیت کو تسلیم کر لیا پھر تحریک خلافت میں مسلمانوں اور ہندوؤں نے باہم مل کر کام کیا لیکن یہ اتحاد بھی جلد ختم ہو گیا۔ ۱۹۲۸ء میں پنڈت نہرو نے نہرو رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ میں مسلمانوں کے جداگانہ تشخص کے اصول کو رد کر دیا گیا تھا قائد اعظم ؒ نے اس رپورٹ کے مقابلے میں ۱۹۲۹ء میں اپنے چودہ نکات پیش کئے جو آگے چل کر قیام پاکستان کی بنیاد بنے۔

دریں اثناء کشمیر میں بھی مسلمان بڑی کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہے تھے ڈوگرہ راج نے ان کا جینا محال کر رکھا تھا۔ ریاست کے تمام عہدوں پر ہندوؤں کا قبضہ تھا زمینوں پر بھی ہندو جاگیردار ہی قابض تھے مسلمانوں کو صرف قلیوں، مزدوروں اور کاشت کاروں کی حیثیت سے کام کرنا پڑتا تھا۔ ریاستی حکام نے ان کی ابتر معاشی زندگی کے باوجود ان پر بے حد ظالمانہ ٹیکس لگا رکھے تھے۔ چولھے، کھڑکی، مال مویشی غرضیکہ ہر چیز پر ٹیکس عائد تھا حتیٰ کہ چھوٹے چھوٹے پیشوں سے متعلقہ افراد بھی ٹیکس ادا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں مسلمانوں سے جبری محنت بھی لی جاتی تھی۔ ان سب مشکلات کے باوجود مسلمان انتہائی صبر و تحمل سے اپنی زندگی کے دن گزار رہے تھے۔ لیکن ۲۹ اپریل ۱۹۳۱ء بروز جمعتہ المبارک جموں میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے کشمیر کے مسلمانوں کی دینی غیرت کو جگا دیا اس روز امام صاحب خطبہ دے رہے تھے اور اس خطبے میں موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کی داستان ظلم بیان کی جا رہی تھی۔ ڈوگرہ پولیس آفیسر نے دیکھا کہ امام صاحب فرعون کی جو برائیاں گنوا رہے ہیں وہی برائیاں ڈوگرہ حکمران ہری سنگھ میں بھی پائی جاتی ہیں۔ لہٰذا اس نے وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے امام صاحب کو خطبہ عید دینے سے منع کیا کیوں کہ اس کے نزدیک امام صاحب کی یہ باغیانہ تقریر تھی۔ پولیس آفیسر کا یہ اقدام مسلمانوں کے لئے ایک چیلنج سے کم نہ تھا۔ چنانچہ مسلمانوں کا ایک گروہ شہر کی تاریخی جامع مسجد میں پہنچا اور اس نے وہاں حکومت کے اس اقدام کی نہ صرف مذمت کی بلکہ مسلمان عوام کو ڈوگرہ حکمرانوں کے خلاف آواز بلند کرنے کی بھی تلقین کی۔ مسلمان ابھی حکومت کے اس اقدام کے خلاف احتجاج کر رہے تھے کہ سنٹرل جیل جموں میں ایک ڈوگرہ ہیڈ کانسٹیبل نے

قرآن پاک کی توہین کی بس پھر کیا تھا چند روز کے اندر پوری ریاست میں حکومت کے خلاف ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ ان حالات میں ۲۱ جون ۱۹۳۱ء کو مسلم راہنماؤں نے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کے لئے مسلم کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ اس روز کے تاریخی اجتماع سے عبدالقدیر خاں نامی ایک نوجوان نے بھی خطاب کیا۔ اس نوجوان کی ایمان افروز تقریر نے فرزندان کشمیر کے دلوں کو گرما دیا اور انہوں نے عہد کر لیا کہ وہ ڈوگرہ استبداد کے خلاف کسی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔ اس پاداش میں عبدالقدیر خاں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ۱۳ جولائی ۱۹۳۱ء کو جب سنٹرل جیل کے احاطے میں عبدالقدیر خاں کے مقدمے کی سماعت کا آغاز ہوا تو مسلمان جیل کے اندر داخل ہونا چاہتے تھے لیکن وکیل صفائی نے کہا کہ سب کو اندر جانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ صرف ان کے نمائندوں کو کارروائی سننے کے لئے اندر بلا لیا جائے گا۔ اسی اثناء میں نماز کا وقت ہو گیا فرزندان توحید نے وہیں صفیں سیدھی کر لیں چنانچہ ایک شخص جب اذان دینے کے لئے دیوار کی بلندی پر چڑھ گیا تو گورنر ترلوک چند نے اسے گولی مارنے کا حکم دے دیا۔ وہ شہید ہو گیا تو دوسرا شخص اذان کے لئے بھیج دیا گیا۔ فرزندان توحید کے اس ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر سے اس وقت تک نوجوان اذان دینے کے لئے آتے رہے اور جام شہادت نوش کرتے رہے جب تک کہ اذان مکمل نہ ہو گئی اسی دوران بیس افراد نے شہادت کو گلے لگایا تھا۔ پولیس کی گولیوں سے نمازیوں میں سے بھی بہت سے لوگ زخمی ہوئے۔ اس واقعہ سے پورے کشمیر میں ڈوگرہ حکمرانوں کے خلاف مسلمانوں نے آواز بلند کی بس پھر کیا تھا کہ تحریک چل پڑی اور ڈوگرہ حکمرانوں نے اس تحریک کو دبانے کی ہر ممکن سعی کی مگر جیسا کی تاریخ شاہد ہے کہ کوئی قوم ہمیشہ کے لئے زیر نگیں نہیں رہ سکتی چنانچہ اس کے نتیجے میں مہاراجہ کو مسلمانوں کے چند مطالبات تسلیم کرنا پڑے یہی وجہ تھی کہ ۳۴-۱۹۳۳ء کے لیجسلیٹو اسمبلی (Legislative Assembly) کے انتخابات میں مسلم کانفرنس نے ۲۱ میں سے ۱۶ نشستیں جیت لیں۔

اس دوران میں ۱۹۳۰ء میں علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ نے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس منعقدہ الہ آباد میں مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن کا تصور پیش کیا۔

ادھر ۱۹۳۳ء میں کیمبرج یونیورسٹی کے ایک طالب علم چودھری رحمت علی نے ایک پمفلٹ ب یا کبھی نہیں لکھا اس میں انہوں نے علامہ اقبال نے خطبہ الہ آباد میں جس اسلامی مملکت کے قیام کا تصور پیش کیا تھا اس کا نام پاکستان رکھا۔ ۱۹۳۴ء میں قائداعظم نے مسلم لیگ کی باگ ڈور سنبھالی تو آزادی وطن کا مطالبہ زور پکڑ گیا اور مسلمان قائداعظم کی قیادت میں مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع ہو گئے۔

۱۹۳۵ء میں برصغیر میں نیا آئین نافذ ہوا تو اس کے تحت ۱۹۳۷ء میں اسمبلیوں کے انتخابات منعقد

ہوئے۔ انتخابات میں اگرچہ کانگریس کو کامیابی حاصل ہوئی اور سات صوبوں میں اس کی حکومتیں بھی بن گئیں لیکن مسلم لیگ نے چار سو دو میں سے جو ایک سو دو نشستیں جیتی تھیں ہندوؤں کو اس کا بھی بڑا کلک تھا۔

کانگریسی حکومتوں نے مسلمانوں پر سرکاری ملازمتوں کے دروازے بند کر دیئے اور فرقہ وارانہ فسادات کی بنیاد ڈالی سکولوں کے مسلمان بچوں کو رابندر ناتھ ٹیگور کا لکھا ہوا ترانہ بندے ماترم پڑھنے پر مجبور کیا گیا۔ ان حالات میں مسلمانوں نے اپنی جدوجہد تیز کر دیں جن کے نتیجے میں ۱۹۳۹ء میں کانگریسی وزارتوں کو مستعفی ہونا پڑا قائداعظم ؒ نے اس خوشی میں مسلمانوں سے یوم نجات منانے کی اپیل کی۔

۲۴۔ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کے ۲۷ ویں سالانہ اجلاس میں جو حضرت قائداعظم محمد علی جناح ؒ کی زیر صدارت منعقد ہوا قرارداد پاکستان منظور کی گئی۔

یہ قرارداد بنگال کے وزیر اعلیٰ مولوی ابوالقاسم فضل الحق نے پیش کی تھی اور ہندوستان بھر سے آنے والے مسلمان رہنماؤں نے اس کی تائید و حمایت کی۔ کانگریسی رہنماؤں نے اس قرارداد کی شدت سے مخالفت کی اور اسے ایک شاعر کے خواب سے تعبیر کیا۔ ہندوؤں نے طنز کے طور پر قرارداد لاہور کا نام قرارداد پاکستان رکھا قائداعظم ؒ کو یہ نام اس قدر پسند آیا کہ انہوں نے فرمایا کہ قرارداد لاہور کو قرارداد پاکستان کے نام سے پکارا جائے۔

اس تاریخی قرارداد کی منظوری کے بعد ہندوؤں نے انگریزوں کے خلاف تحریک چلائی کہ وہ ہندوستان چھوڑ دیں۔ قائداعظم ؒ نے فرمایا کہ وہ صرف ہندوستان ہی نہ چھوڑ دیں بلکہ وہ اسے تقسیم کریں اور چلے جائیں۔

۱۹۴۶ء کے عام انتخابات میں کانگریس کے مقابلے میں مسلمانوں کو زبردست کامیابی ہوئی اور مسلم لیگ نے مرکزی اسمبلی کی تیس کی تیس اور صوبائی اسمبلی کی ۴۹۲ میں سے ۴۲۵ نشستیں جیت لیں۔

اسی سال اکتوبر میں جب عبوری حکومت بنی تو ہندوؤں کو مجبوراً مسلمانوں کو وزارتیں دینا پڑیں۔ پنڈت نہرو سینئر وزیر کی حیثیت سے وزیراعظم بننا چاہتے تھے۔ لیکن مسلمان رہنماؤں نے ان کے اس حربے کو ناکام بنا دیا۔

ہندوؤں نے آخری حربے کے طور پر صوبہ سرحد میں جہاں کانگریس کی حکومت تھی استصواب کا مطالبہ کیا چنانچہ جولائی ۱۹۴۷ء میں وہاں استصواب ہوا جس میں پاکستان کو کامیابی حاصل ہوئی۔ کانگریس کو جب اس میں بھی ناکامی ہوئی تو پختونستان کا مسئلہ کھڑا کر دیا تاہم عوام کے تعاون کی وجہ سے یہ مسئلہ خود بخود دب گیا۔

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کا قیام عمل میں آیا تو ریاستوں کے الحاق کا مسئلہ کھڑا ہو گیا۔ کشمیر کے مہاراجہ نے اگرچہ پاکستان سے الحاق کرنے کا اعلان کیا تھا لیکن بعد ازاں اس نے بھارت سے الحاق کر لیا۔ حیدر آباد دکن آزاد رہنا چاہتی تھیں اس پر بھارت نے زبردستی قبضہ کر لیا۔ بھارت نے یہی سلوک مانادر، مانگرول اور جوناگڑھ سے کیا۔

۱۹۴۷ء میں پنجاب کی تقسیم کے سلسلے میں ریڈ کلف ایوارڈ نے انتہائی جانبداری سے کام لیتے ہوئے گورداسپور، فیروزپور اور جالندھر کے اضلاع بھارت کے حوالے کر دیئے حالانکہ ان میں مسلمانوں کی اکثریت تھی اور کشمیر کی سرحدیں بھارت سے ملا دی گئیں اس طرح بھارت کشمیر پر بلاشرکت غیرے قابض ہو گیا۔

قیام پاکستان کے بعد بھارت پاکستان کو ایک کمزور ملک دیکھنا چاہتا تھا اور اس کی یہ خواہش تھی کہ پاکستان ہمیشہ بھارت کا دست نگر بن کر رہے بھارتی حکمرانوں نے اس نظریئے کا بھی پرچار کیا کہ پاکستان کو اپنے قومی دفاع کے لئے مسلح افواج کی ضرورت نہیں ہے اور پاکستان کی جانب سے اسلحہ کا حصول برصغیر میں اسلحہ کی دوڑ کا پیش خیمہ ثابت ہو گا۔ اور پاکستان کو بھارت سے کوئی خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہئے تاہم افغانستان سے علاقہ کے جھگڑوں کا سمجھوتہ کر لینا چاہئے۔

۱۹۵۴ء میں امریکا سے فوجی امداد کا جو معاہدہ پاکستان کے ساتھ طے پایا اس کے تحت پاکستان کو فوجی سامان ملا اس وقت بھارت نے یہ واویلا مچایا کہ پاکستان یہ اسلحہ بھارت کے خلاف استعمال کرے گا اور ایسی مبالغہ آرائی کی گئی کہ جیسے بھارت کے لئے یہ بہت بڑا خطرہ ہے۔ ۱۰ اپریل ۱۹۵۹ء کو بھارت نے ایک کنیبرا طیارہ عید کے روز پاکستان کی سرحد میں داخل کیا یہ طیارہ کھاریاں (نو تعمیر) چھاؤنی کی تصاویر لینے کے علاوہ واہ کے اسلحہ کے کارخانے کی تصاویر بھی لینا چاہتا تھا۔ لیکن پاکستان کے دو ایف ۸۶ سیبر طیاروں نے پشاور سے اڑ کر اپنا قومی دفاع کرتے ہوئے اسے راولپنڈی کے قریب تباہ کر دیا اور اس کا ہواباز سکواڈرن لیڈر گپتا گرفتار کر لیا۔ بھارت کے خلاف پاک فضائیہ کی یہ پہلی کامیابی تھی۔

اس دوران بھارت کو ۱۹۵۱ء کے امریکا بھارت دفاعی معاہدے کے تحت امریکا سے فوجی امداد ملتی رہی جس سے بھارتی حکمرانوں کی ذہنیت میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو گئی۔ چنانچہ بھارت نے ۱۹۶۱ء میں ملابار کے ساحل پر واقع پرتگیزی کالونی گوا، دمن اور دیو پر قبضہ کر لیا۔ گوا پر قبضہ کرنے کے بعد بھارتی حکمرانوں میں خود اعتمادی بڑھی اور انہوں نے اسی انداز میں چین سے ۱۹۶۲ء میں چھیڑ خانی شروع کر دی جس انداز سے اس نے پرتگال سے کی تھی۔ اس ضمن میں ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو پنڈت نہرو نے اعلان کیا کہ بھارتی فوجوں کو چینیوں کو متنازعہ علاقہ سے باہر نکال پھینکنا چاہئے۔ اگرچہ جنگ کا یہ رسمی سا اعلان تھا لیکن بھارتی فوجوں نے اسے اعلان جنگ قرار دیتے ہوئے اکتوبر ہی کے مہینے میں لداخ اور شمال مشرقی سرحدی ایجنسی (نیفا) میں متنازعہ سرحد کے کئی مقامات پر جھڑپیں شروع کر دیں۔

نومبر میں پھر جھڑپ ہوئی اور چینیوں نے لداخ میں مزید دو ہزار مربع میل کے علاقے پر قبضہ کرنے کے بعد تیزی سے نیفا میں پیش قدمی شروع کر دی۔ حتیٰ کہ آسام بھی بظاہر ان کی زد میں آگیا تاہم ۲۱ نومبر ۱۹۶۲ء کو چین نے یکطرفہ طور پر جنگ بند کر دی۔

بھارت نے چینی حملے کی آڑ میں امریکا اور یورپی ممالک سے دھڑا دھڑ اسلحہ حاصل کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ چین نے شکست کھانے کے بعد بھارت کے لئے واحد راستہ یہ تھا کہ وہ اپنی پوری توجہ پاکستان پر مرکوز کر دے۔

پاکستان نے علاقے میں ہونے والی تبدیلیوں کا کوئی نوٹس نہ لیا اور چین کو مکمل طور پر اپنا ہمنوا بنا لیا لیکن اس کے باوجود پاکستان نے کوئی اشتعال انگیزی نہ کی لیکن بھارت نے چین کے ہاتھوں شکست کے بعد اپنی بچی کچی شہرت کو برقرار رکھنے کے لئے رن کچھ میں چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔ رن کچھ کے مسئلہ کو اس وقت نہیں سمجھا جا سکتا جب تک کہ اس کے پس منظر کا بغور مطالعہ نہ کیا جائے۔

باب نمبر ۳

رن کچھ کا تنازعہ اور اس کا تصفیہ

۱۹۴۷ء میں برصغیر کی تقسیم کے بعد رن کچھ کا تنازعہ ہندوستان اور پاکستان کو ورثے میں ملا۔ آزادی سے قبل بھی رن کچھ کی حدود کچھ واضح نہیں تھیں کیوں کہ برطانوی دور حکومت میں اس مسئلے کو حل کرنے کی جانب کوئی بھی ذمہ دارانہ کوشش نہ کی گئی۔

آزادی سے کچھ عرصہ قبل ریاست کچھ کی انتظامیہ نے حکومت سندھ سے درخواست کی کہ سندھ کچھ سرحد بند ہونی چاہئے قیام پاکستان کے بعد مرکزی حکومت نے حکومت سندھ کی جانب سے اس تنازعہ کو حل کرنے کے لئے اسے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس ضمن میں حکومت پاکستان نے ۱۹۴۸ء میں حکومت بھارت سے کہا کہ سرحد کی حد بندی صرف اسی شکل میں ممکن ہو سکتی ہے جب کہ اس علاقے میں علاقائی حدوں کے بارے میں حکومتوں کے درمیان سمجھوتہ ہو جائے ۱۹۴۹ء میں بھارتی حکومت نے اس تجویز کا یہ جواب دیا کہ رن کچھ کا علاقہ ہندوستان کا حصہ ہے لہٰذا اس بارے میں کوئی بھی جھگڑا موجود نہیں ہے بایں حالات اس مسئلہ پر بات چیت کی ضرورت نہیں ہے اس کے بعد کئی برس تک پاکستان اور بھارت کی حکومتوں کے مابین طویل خط وکتابت ہوتی رہی جس میں دونوں اپنے اپنے دعوے پیش کرتے رہے لیکن اس کے باوجود مفاہمت کی جانب کوئی قدم آگے نہ بڑھایا گیا۔

پاکستان اپنی خط وکتابت میں اس بات پر زور دیتا رہا کہ سندھ کے لوگ رن کچھ کے علاقے چھڈ بیٹ جیسے مقامات پر ہمیشہ اپنے اپنے مویشی چراتے رہے ہیں اور ہر موقع پر رن کچھ کے شمالی حصے پر سندھ کے حکام کو فوجداری اور دیوانی اختیارات حاصل رہے ہیں۔ ہندوستان مختلف دلیلوں کے بہانے بنا کر اس دعوے کی برابر تردید کرتا رہا۔

آزادی کے بعد اس علاقے پر مکمل قبضہ حاصل کرنے کے لئے ہندوستان نے رن کچھ کے قرب وجوار میں اپنی فوجی سرگرمیوں کو تیز تر کر دیا اور اس سلسلے میں ہندوستان کے فوجی دستوں نے زبردستی علاقہ میں گھسنے کی کوشش کی جس سے اس علاقہ کا امن درہم برہم ہو گیا اور روز بروز کشیدگی بڑھتی گئی نتیجہ یہ ہوا کہ دسمبر ۱۹۵۵ء میں بھارت کے گشتی دستوں نے چھڈ بیٹ پر دھاوا بول دیا اور پاکستانی چرواہوں اور ان کے مویشیوں کو زبردستی پکڑنے کی کوشش کی اپنے اس جرم پر پردہ ڈالنے کے لئے ہندوستان کے نائب وزیر خارجہ مسٹر اے کے چندا نے ہندوستانی لوک سبھا میں یہ بیان دیا کہ

پاکستان چھڈ بیٹ میں بھارتی علاقوں کی خلاف ورزی کر رہا ہے اور حکومت ہندوستان اپنے علاقے کی حفاظت کے لئے ہر ممکن کارروائی کرے گی ۱۵ فروری ۱۹۵۶ء کو ہندوستان کا ایک خاصا بڑا گشتی دستہ چھڈ بیٹ میں گھس آیا ۱۷ فروری کو چھڈ بیٹ میں ایک پاکستانی چوکی کے محافظوں اور ہندوستانی گشتی دستے میں تصادم ہوا اور معمولی فائرنگ کے بعد ہندوستانی دستہ واپس بھاگ گیا اس کے کوئی دو دن بعد ہندوستان کی مرکزی ریزرو پولیس کے دو سو شتر سواروں نے پھر چھڈ بیٹ پر حملہ کیا مگر منہ کی کھائی ۲۷ فروری ۱۹۶۵ء کو ہندوستانی طیاروں نے اس علاقے پر دیکھ بھال کے لئے پرواز کی اور ۲۵ فروری کو ہندوستان نے ایک بٹالین فوج سے حملہ کر کے چھڈ بیٹ پر قبضہ کر لیا اس سے بھارت کے توسیع پسندانہ اور جارحانہ عزائم کھل کر سامنے آئے اس المناک حادثہ کے بعد دونوں حکومتوں کے مابین خط و کتابت ہوتی رہی لیکن بھارت کی طرف سے برابر یہی کہا جاتا رہا کہ چھڈ بیٹ بھارت کا علاقہ ہے اور یہ کہ رن کچھ کا کوئی تنازعہ موجود نہیں ہے اس کے ساتھ بھارت نے یہ الزام بھی لگایا کہ دراصل پاکستانی پولیس کے چھڈ بیٹ میں گھس آنے کے باعث یہ جھگڑا کھڑا ہوا ہے۔ حکومت پاکستان نے پر زور طریقے سے بھارت کے اس دعوے کی تردید کی اور کمال صبر و تحمل سے کام لیا یہی وجہ تھی کہ دونوں ملکوں میں مسلح تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا۔

جنوری ۱۹۶۰ء میں مغربی پاکستان اور ہندوستان کی سرحد کے بارے میں وزارتی بات چیت میں جن سرحدی جھگڑوں پر بحث ہوئی ان میں رن کچھ کا جھگڑا بھی شامل تھا۔ کانفرنس کے اختتام پر جو مشترکہ اعلان جاری کیا گیا اس میں کہا گیا کہ رن کچھ کے سوال پر کوئی تصفیہ نہیں ہو سکا مگر اس سلسلہ میں مزید بات چیت کی جائے گی۔

۱۹۶۵ء کے اوائل میں ہندوستان نے کنجر کوٹ کے علاقہ میں پاکستانی دستوں کے گشت کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش کی جنوری ۱۹۶۵ء میں ہندوستان کی جارحانہ حرکتوں کا سلسلہ شروع ہوا اور پھر اس میں بتدریج اضافہ ہوتا چلا گیا فروری اور مارچ ۱۹۶۵ء میں ہندوستان نے بیار بیٹ کے علاقے میں اپنی فوجی چوکیاں قائم کر لیں۔

۲۴ فروری ۱۹۶۵ء کو ہندوستان نے اپنا ۲۱ واں انفنٹری بریگیڈ احمد آباد سے منتقل کر کے اسے رن کچھ کے علاقہ میں متعین کر دیا اس کے ساتھ ہ رن کچھ کے متنازعہ علاقوں اور پاکستانی سرحدوں پر بھارتی طیاروں نے دیکھ بھال کی پروازیں بھی شروع کر دیں۔

۴ اور ۵ اپریل کی درمیانی شب کو بھارتی فوج نے شب خون مارا اور ڈنگ کی پاکستانی چوکی پر حملہ کر دیا۔ پاکستان نے اس علاقہ میں امن کے قیام کی غرض سے دونوں ملکوں کے اعلیٰ فوجی افسروں کی ملاقات کی تجویز پیش کی۔ مگر بھارت کی طرف سے اس کانفرنس کے انعقاد کے لئے برابر روڑے اٹکائے جاتے رہے۔

۸ اپریل ۱۹۶۵ء کو ہندوستانی فوج نے پھر ڈنگ کی چوکی پر بھرپور حملہ کیا۔ پاکستان کے جیالوں نے اس حملے کو پسپا کر دیا اس کے نتیجہ میں دونوں ملکوں کی فوجوں کے مابین جھڑپوں کا سلسلہ شروع ہو گیا پاکستان نے ۹ اپریل کو جنگ بند کرنے کے لئے چند تجاویز پیش کیں مگر بھارتی وزیراعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے پانچ روز کی خاموشی کے بعد یہ اعلان کیا کہ پاکستان فوراً کنجر کوٹ کی چوکی بھارت کے حوالے کر دے ورنہ نتائج کے لئے تیار ہو جائے بھارتی وزیراعظم کے اس اعلان نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور سارے علاقے میں زبردست فوجی نقل و حمل شروع ہو گئی۔

۱۴ اپریل ۱۹۶۵ء کو رن کچھ کے کنجر کوٹ کے علاقے میں بھارتی فوج نے ٹینکوں کی مدد سے پاکستانی فوج کی ایک بڑی چوکی پر بھرپور حملہ کیا لڑائی میں پاکستانی فوج نے بھارتی فوج کے تین ٹینک تباہ کر دیئے اور چار کو سخت نقصان پہنچا کر بھارتی فوج کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا تاہم بھارتی فوجوں کے مقابلے کے لئے مزید پاکستانی فوج کو رن کچھ میں بھیج دیا گیا۔

۱۵ اپریل ۱۹۶۵ء کو دفتر خارجہ پاکستان نے اعلان کیا کہ رن کچھ کی موجودہ صورتحال کی تمام تر ذمہ داری بھارت پر ہے کیونکہ بھارتی فوجیوں نے جنوری ۱۹۶۵ء میں جارحانہ اقدامات کر کے جنگ کی ابتداء کی تھی' تاہم وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے ایک بیان میں کنجر کوٹ کو پاکستانی علاقہ قرار دیا اس کے بعد وزیراعظم لال بہادر شاستری نے رن کچھ کے بارے میں متعدد بیانات دیئے جن میں کہا گیا تھا کہ بھارتی فوج رن کچھ کے قریب فوجی مشقیں کر رہی تھیں اور یہ کہ رن کچھ کا شمالی حصہ بھارت میں شامل نہیں پاکستان نے ۸ اپریل کو بھارتی حکومت کی اس وضاحت کو مسترد کر دیا۔

پاکستان نے بھارتی جارحیت کے سلسلے میں اقوام متحدہ میں مقیم پاکستان کے مندوب کو ہدایت کی وہ رن کچھ کی صحیح صورت حال کو اقوام متحدہ پر واضح کریں۔

برطانیہ کے ممتاز اخبار لندن ٹائمز نے اپنی ۲۰ اپریل کی اشاعت میں رن کچھ سے متعلق بھارت کے موقف پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا کہ بھارت کا موقف تضاد بیانی پر مشتمل ہے۔

۲۱ اپریل کو دونوں ممالک کی فوجوں میں پھر جھڑپ ہوئی جس کے نتیجے میں بھارت کے نو فوجی مارے گئے۔ اسی روز پاکستان نے تجویز پیش کی کہ فوری طور پر جنگ بند کر دی جائے اور اس کے بعد دونوں ملکوں کی فوجیں رن کچھ کے متنازعہ علاقوں سے واپس ہٹالیں جائیں تاکہ پرامن ماحول کے لئے فضا سازگار ہو۔ اس سے اگلے روز پھر جھڑپ ہوئی جس میں بھارت کا ایک فوجی مارا گیا۔

۲۳ اپریل ۱۹۶۵ء کو سارا دن دونوں ملکوں کے درمیان لڑائی جاری رہی پاکستان نے جنگ بندی کے سلسلے میں بھارت کو تجویز پیش کی کہ وہ رن کچھ سے اپنی فوج نکال لے۔

۲۴ اپریل کو پاکستان کی سرحدی فوج نے متنازعہ علاقے میں قائم شدہ بھارتی فوجی چوکی چھڈبیٹ کی توپوں کو جوابی کاروائی کر کے تباہ کر دیا اس چوکی سے پاکستانی فوجوں پر مسلسل گولہ باری جاری رہی

تھی۔ بھارت نے انتقام لینے کے لئے اس علاقے میں مزید فوج اتار دی اور ۵۱ ویں بھارتی پیراشوٹ بریگیڈ نے بیاربیٹ کی بھارتی چوکی کے قریب پاکستان کے مسلح دستوں پر حملہ کر دیا۔

۲۶ اپریل کو پاکستان کی فوج نے رن کچھ کے متنازعہ علاقے میں بھارت کی فوج کو شکست دے کر اگلے مورچے قائم کرنے سے متعلق بھارتی فوج کی کوششوں کو ناکام بنا دیا اور دو فوجی چوکیوں چھذبیٹ اور بیاربیٹ کے درمیان دس میل تک آگے بڑھ گئیں۔ جارحیت کی مرتکب بھارتی فوج کو شدید مالی اور جانی نقصان اٹھانا پڑا بھارتی فوج بھاگتے وقت بے شمار اسلحہ بھی چھوڑ گئی اس کے علاوہ بھارتی فوج کے دس چھاتہ بردار سپاہی بھی گرفتار ہوئے۔

دریں اثناء بھارتی وزیراعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے لوک سبھا میں کہا کہ اگرچہ بھارت کی پالیسی امن پسندانہ ہے لیکن پاکستان نے رن کچھ کے علاقے میں جو اقدامات شروع کر رکھے ہیں بھارت کو ان کی وجہ سے سخت طرز عمل اختیار کرنا پڑے گا۔

۲۷ اپریل کو پاکستان مجاہدین نے بیاربیٹ کا علاقہ بھارتی فوج سے خالی کرا لیا۔ بھارتی فوج اس علاقے میں بہت سا جنگی سامان بھی چھوڑ گئی۔ ۲۷ اپریل ۱۹۶۵ء کو پاکستان کی فوج نے بیاربیٹ سے بھارتی فوج کو باہر نکالا اور اس وقت بھارتی فوج کے قدم اکھڑ چکے تھے اور پاکستانی فوج کے لئے اس کا تعاقب کر کے اسے ملیامیٹ کرنا مشکل نہ تھا لیکن حکومت پاکستان نے پاکستانی فوج کو ہدایت کر دی کہ وہ ۲۴ ارض بلد سے ایک قدم بھی آگے نہ بڑھائے اور کوئی ایسا اقدام نہ کرے جس سے حالات زیادہ پیچیدہ نہ ہو جائیں بعد میں بھارتی فوج نے کبھی رن کچھ کے علاقے میں کوئی ایسا قدم نہ اٹھایا جس کی وجہ سے فائرنگ دوبارہ شروع ہو جائے لیکن بھارتی لیڈروں نے پاکستان کے خلاف ایسے بیانات دینے شروع کر دیئے جو امن عامہ کو تباہ کرنے کا باعث بن سکتے تھے۔ نیز بھارتی فوجوں نے بھی صف آرائی شروع کر دی جو پاکستان کے لئے سخت تشویش کا باعث بنی۔

۲۸ اپریل ۱۹۶۵ء کو بیاربیٹ میں قدم اکھڑنے کے بعد بھارتی فوج سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگی اور اس طرح بھارتی فوجوں نے رن کچھ تک کا نصف علاقہ خالی کر دیا۔

پاکستان کی افواج کے جنرل آفیسر کمانڈنگ نے جنگ کے علاقے کا دورہ کرنے کے بعد تیس ملکی اور غیر ملکی اخبار نویسوں کو بتایا کہ ۸ اپریل ۱۹۶۵ء کی رات کو لڑائی شروع ہونے کے وقت سے اس وقت تک پاکستان کی فوج نے رن کچھ کے متنازعہ علاقہ میں سے ستر میل لمبے اور چار سے دس میل چوڑے علاقے کو خالی کرا لیا ہے اور اس دوران بھارت کے ۳۵۰ فوجی ہلاک یا خطرناک طور پر مجروح ہو چکے ہیں اور افسروں سمیت ۴۵ فوجی قیدی بنا لئے گئے ہیں۔

دریں اثناء بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے ۲۸ اپریل ۱۹۶۵ء کو پارلیمنٹ میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ رن کچھ میں پاکستان کا پلہ بھاری ہے اور ہو سکتا ہے کہ آئندہ چند ہفتوں تک فوجوں کو اس علاقے میں پیچھے ہٹنا پڑے۔

مسٹر لال بہادر شاستری نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ بھارت اس علاقے کے متعلق پاکستانی موقف تسلیم نہیں کرتا۔ انہوں نے یہ دھمکی بھی دی کہ اگر یہاں پاکستان کی کارروائیاں بند نہ ہوئیں تو بھارتی فوج پاکستان کے خلاف جنگ کے محاذ خود منتخب کرے گی۔

۲۹ اپریل ۱۹۶۵ء کو پاکستانی فوجی دستوں نے بیاربیٹ کے بعد بھارتی فوج سے ایک اور چوکی پوائنٹ چوراسی خالی کرالی۔ مسلسل ناکامیوں کے بعد بھارت نے پاکستان کے ساتھ بات چیت کرنے پر آمادگی کا اظہار کر لیا تاہم ۳۰ اپریل کو لڑائی بند ہو گئی۔

۲ مئی ۱۹۶۵ء کو برطانیہ نے رن کچھ میں جنگ بند کرانے کے لئے نئی تجاویز پیش کیں۔ ۳ مئی کو بھی رن کچھ کے علاقہ میں باضابطہ جنگ بندی کے لئے کوششیں جاری رہیں لندن میں وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا کہ ہم ہر قیمت پر رن کچھ کا دفاع کریں گے۔ صدر ایوب نے کہا کہ ہم دھمکیوں سے ہرگز مرعوب نہیں ہوں گے اس لئے اگلے روز چین نے رن کچھ میں بھارت کو جارحانہ حملے کا مجرم قرار دیا اور کہا کہ بھارت نے اس متنازعہ علاقے پر طاقت کے بل بوتے پر قبضہ کرنے کی کوشش میں مسلح کشیدگی کو ہوا دی۔

دریں اثناء رن کچھ میں لڑائی جاری رکھنے کے سوال پر بھارتی کابینہ میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے بھارت نے رن کچھ میں ایک ہفتہ کے لئے جنگ بند رکھنے کی برطانوی تجویز مسترد کر دی۔

ادھر امریکہ نے بھارت کو متنبہ کیا کہ پاکستان کے خلاف جنگ کا دائرہ نہ بڑھایا جائے پاکستان نے اس ضمن میں اقوام متحدہ سے یہ شکایت کی کہ بھارت سرحدوں پر فوجوں کو جمع کر رہا ہے۔ ۱۰ مئی ۱۹۶۵ء کو صدر ایوب نے بھی رن کچھ میں جنگ بندی کی برطانوی تجویز کو مسترد کر دیا تاہم ۱۷ مئی کو رن کچھ کے مسئلے پر برطانوی ہائی کمشنر سر موریس جیمز اور پاکستان کے سیکرٹری امور خارجہ مسٹر عزیز احمد کے مابین بات چیت ہوئی جس کے نتیجے میں پاکستان نے رن کچھ سے متعلق برطانوی تجاویز کا جواب بھیج دیا۔

یکم جون ۱۹۶۵ء کو صدر ایوب نے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں کہا کہ پاکستان جنگ نہیں چاہتا لیکن اگر بھارت نے ہم پر جنگ مسلط کی تو پاکستان کی مسلح افواج ڈٹ کر وطن کا دفاع کریں گی۔ تاہم برطانوی وزیر اعظم کی کوششوں سے دونوں ملکوں میں سمجھوتہ طے پا گیا جس کی توثیق صدر ایوب اور بھارت کے وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے ۱۷ جون کو ایک ملاقات میں کی۔

سمجھوتے پر ۳۰ جون ۱۹۶۵ء کو دستخط ہوئے معاہدے کا متن یہ ہے :۔

۱۔ ہر گاہ حکومت بھارت اور پاکستان جنگ بندی اور یکم جنوری ۱۹۶۵ء کی گجرات و مغربی پاکستان کے سرحدی علاقے میں صورت حال کو برقرار رکھنے پر متفق ہو گئی ہیں تاکہ بھارت اور پاکستان کی سرحدوں پر پیدا شدہ کشیدگی کم ہو سکے۔

۲۔ ہر گاہ کہ گجرات اور مغربی پاکستان کے سرحدی علاقے میں موجودہ صورت حال کی بحالی کے بعد ضروری ہے کہ اس علاقہ میں سرحدوں کی حد بندی اور تعین کے انتظامات کئے جائیں لہٰذا دونوں حکومتیں مذکورہ علاقہ میں حسب ذیل اقدامات پر اتفاق کرتی ہیں۔

دفعہ اول

یکم جولائی ۱۹۶۵ء کو عالمی وقت کے مطابق ساڑھے بارہ بجے اور پاکستانی وقت کے مطابق ساڑھے پانچ بجے صبح اور بھارتی وقت کے مطابق چھ بجے صبح فوری جنگ بندی عمل میں لائی جائے گی۔

دفعہ دوم

۱۔ جنگ بندی کے بعد فریقین کی فوجیں فوری طور پر پیچھے ہٹ جائیں گی۔

۲۔ یہ کام سات دن کے اندر اندر مکمل کیا جائے گا۔

۳۔ بھارتی اور پاکستانی پولیس یکم جنوری ۱۹۶۵ء تک جن راستوں پر گشت کرتی رہی ہے اور اس گشت کی نوعیت بھی وہی رہے گی۔ جو جنوری ۱۹۶۵ء سے قبل تھی اور مون سون کے دوران رہی۔

۴۔ اس کے بعد بھارتی پولیس اتنی تعداد میں جتنی دسمبر ۱۹۶۴ء میں تھی اس علاقے میں چھڈ بیٹ کی چوکی پر قبضہ کرے گی۔

۵۔ اگر بھارت اور پاکستان کے گشتی دستوں کا کہیں آمنا سامنا ہو جائے تو وہ ایک دوسرے کے گشت میں مداخلت نہیں کریں گے اور ان سرحدی قوانین کی پابندی کریں گے جو جنوری ۱۹۶۰ء میں مغربی پاکستان اور بھارت کے درمیان طے پا چکے ہیں۔

۶۔ جنگ بندی کے فوراً بعد دونوں ملکوں کے حکام کی ملاقات ہو گی اور وقتاً فوقتاً جب ضرورت محسوس ہو گی یہ ملاقاتیں ہوتی رہیں گی تاکہ اس دفعہ کی شق نمبر ۳، ۴ پر عمل درآمد میں پیش آنے والی مشکلات پر غور کریں اور ان کا متفقہ حل تلاش کریں۔

دفعہ سوم

اس امر کے پیش نظر کہ :۔

الف۔ بھارت کا دعویٰ ہے کہ اس علاقے کے بارے میں کوئی تنازعہ موجود ہی نہیں ہے

کیونکہ قبل تقسیم کے نقشوں میں ایک مسلم سرحد موجود ہے، جو رن کچھ کے شمالی سرے کے ساتھ ساتھ گزرتی ہے اس کے مطابق سرحدی حد بندی کی ضرورت ہے۔

ب۔ پاکستان کا دعویٰ ہے کہ رن کچھ کے علاقے میں پاکستان اور بھارت کی سرحد ۲۴ ویں عرض بلد کے ساتھ ساتھ گزرتی ہے جبکہ تقسیم سے قبل اور اس کے بعد کی مختلف دستاویزات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس بناء پر تقریباً ساڑھے تین ہزار مربع میل کا علاقہ متنازعہ ہے۔

ج۔ جنوری ۱۹۶۰ء کے مذاکرات میں دونوں حکومتوں کے وزراء اس امر پر متفق ہو گئے تھے کہ وہ رن کچھ سرحدی حد بندی کے بارے میں مزید کوائف جمع کریں گے اور اس بارے میں مزید مذاکرات بعد میں کسی وقت کئے جائیں گے۔ تاکہ تنازعہ کا کوئی حل تلاش کیا جا سکے جب دفعہ ۲ شق نمبر ۴ کی کارروائی مکمل ہو جائے گی جو بہر صورت جنگ بندی کے بعد ایک ماہ کے اندر مکمل ہو جانی چاہئے تو دونوں حکومتوں کے وزراء فریقین کے دعووں کی روشنی میں سرحد کا تصفیہ کریں گے اور اس کی نشاندہی کے ضروری اقدامات کریں گے اس اجلاس اور اس ٹریبونل کے روبرو جس کا ذکر دفعہ ۳ شق ۳، ۴ میں کیا گیا ہے ہر حکومت اپنے موقف کو پیش کرنے اور اپنا مقدمہ پیش کرنے میں پوری طرح آزاد ہو گی۔

نمبر ۲: دونوں حکومتوں کے وزراء کے درمیان سرحد کے تعین کا کوئی تصفیہ جنگ بندی کے بعد دو ماہ کے اندر اندر نہ ہونے کی صورت میں دونوں حکومتیں ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۹ء کے مشترکہ اعلان کے مطابق اپنا تنازعہ اس ٹریبونل کے سامنے پیش کر سکیں گی جس کا ذکر شق نمبر ۳ میں آ رہا ہے۔ تاکہ ٹریبونل فریقین کے دعووں اور متعلقہ شواہد کی روشنی میں سرحد کا تعین کر سکے اس ٹریبونل کا فیصلہ فریقین کے لئے قطعی اور آخری ہو گا اور وہ اس کے پابند ہوں گے۔

نمبر ۳: اس مقصد کے لئے جنگ بندی کے چار ماہ کے بعد تین افراد پر مشتمل ایک ٹریبونل کی تشکیل کی جائے گی جن میں سے کوئی بھی فریق ممالک کا باشندہ نہیں ہو گا۔ ٹریبونل کا ایک رکن پاکستان اور دوسرا بھارت نامزد کرے گا اور تیسرا ٹریبونل کا چیئرمین ہو گا جسے دونوں ملک مل کر منتخب کریں گے اگر دونوں حکومتیں چیئرمین کے انتخاب میں جنگ بندی کے تین ماہ کے اندر اندر متفق نہ ہو سکیں تو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے چیئرمین کی نامزدگی کی درخواست کی جائے گی۔

نمبر ۴: شق نمبر ۳ میں مذکورہ ٹریبونل کا فیصلہ دونوں کے لئے آخری اور قطعی ہو گا اور اسے کسی بنیاد پر بھی چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔

گواہ شد مورخہ ۳۰ جون ۱۹۶۵ء

منجانب حکومت پاکستان	منجانب حکومت بھارت
مسٹر عزیز احمد ہلال قائداعظم	مسٹر جی پرتھاسارتھی ہائی کمشنر
سیکرٹری خارجہ حکومت پاکستان	برائے بھارت

اس موضوع کی نسبت سے اگرچہ دونوں ممالک کے مابین معاہدہ کے بعد کے واقعات کی تفصیل کی ضرورت نہیں رہتی تاہم مقابلے کے امتحانات کے امیدواروں کی سہولت کے لئے اس میں تصفیہ تک کے واقعات شامل کر دیئے گئے ہیں۔

معاہدہ طے پا جانے کے بعد اس پر عمل درآمد کا مرحلہ شروع ہوا اس مرحلے میں دونوں ممالک کی فوجوں کو ان مقامات پر واپس جانا تھا جن پر وہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۴ء کو قابض تھیں۔

۳۰ جون ۱۹۶۵ء کے اس سمجھوتے میں کنجر کوٹ کے علاقے میں پاکستان کی طرف سے گشت کے حق کو تسلیم کر لیا گیا اور اس طرح ان کی گشت بحال ہو گئی چنانچہ اس سمجھوتے نے یہ ثابت کر دیا کہ بھارت کا دعویٰ بالکل بے بنیاد تھا وزیر اعظم بھارت نے خود ہی اس کی تردید کر دی اس ضمن میں انہوں نے ۷ اگست ۱۹۶۵ء کو لوک سبھا میں یہ اعلان کیا کہ پاکستان ابتداء ہی سے کنجر کوٹ کے علاقے میں گشتی فرائض سرانجام دیتا رہا ہے اور یہ کہ اس نے دستاویزی شہادت بھی پیش کی ہے۔

رن کچھ کے مسئلہ پر وزارتی کانفرنس کا انعقاد بھی ہونا تھا مگر ہندوستان نے عین وقت پر یہ کہہ کر اسے منسوخ کر دیا کہ اس سے کسی تصفیہ کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ چنانچہ فریقین نے ٹریبونل کے قیام کا فیصلہ کیا۔ تین ارکان پر مشتمل یہ ٹریبونل اکتوبر ۱۹۶۵ء میں قائم ہوا پاکستان نے ۷ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو ایران کے نمائندے مسٹر نصراللہ انتظام کو اپنا نمائندہ مقرر کیا۔ بھارت کی جانب سے یہ فریضہ یوگوسلاویہ کے الیس بیبلر کو سونپا گیا۔ سویڈن کے جج گورنالیگر گریں اس کے صدر نامزد ہوئے جنہیں اقوام متحدہ نے نامزد کیا تھا۔

۱۹۶۶ء میں فریقین نے اپنے اپنے تحریری بیانات داخل کئے اور ستمبر ۱۹۶۶ء سے جولائی ۱۹۶۷ء تک جنیوا میں ٹریبونل کے سامنے زبانی شہادتیں پیش کی گئیں۔ ٹریبونل کے کل ایک سو سترہ اجلاس ہوئے جن میں زبانی شہادتوں کا لفظ بہ لفظ ریکارڈ اٹھارہ ہزار صفحات پر مشتمل تھا جب کہ دونوں حکومتوں کے نمائندوں کے تحریری بیانات پچاس ہزار صفحات پر محیط تھے۔

۱۹ فروری ۱۹۶۸ء کو جنیوا میں ٹریبونل نے اس تنازعے کا فیصلہ کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ چھڈ بیٹ، کنجر کوٹ اور رن کچھ کے کئی دیگر علاقے پیرول، والوکن، دھربن اور نگر پارکر پاکستان کے حوالے کر دیئے جائیں اس طرح پاکستان کو رن کچھ کے شمالی حصہ میں تقریباً

بیٹ، کنجر کوٹ اور رن کچھ کے کئی دیگر علاقے پیرول، والوکن، دھربن اور نگرپارکر پاکستان کے حوالے کر دیئے جائیں اس طرح پاکستان کو رن کچھ کے شمالی حصہ میں تقریباً ساڑھے تین سو مربع میل کا علاقہ ملا حالانکہ پاکستان نے قریباً ساڑھے تین ہزار مربع میل پر اپنا دعویٰ دائر کر رکھا تھا۔

۱۸ اپریل ۱۹۶۹ء کو حد بندی ہوئی اور ۵ جولائی ۱۹۶۹ء کو ٹریبونل کے فیصلے کے مطابق دونوں ملکوں نے علاقوں کا تبادلہ کیا اور اس طرح یہ جھگڑا ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔

باب نمبر ۴

بھارت کے مکروہ عزائم

بھارت ابتداء ہی سے تقسیم کا مخالف تھا کانگریسی رہنماؤں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ تقسیم نہ ہو اور ہندو بلا شرکت غیرے ہندوستان کے حکمران بن جائیں لیکن بھلا ہو قائد اعظم محمد علی جناح ؒ کا جن کی سیاسی بصیرت اور تدبر نے ہندو رہنماؤں کی ایک نہ چلنے دی انہوں نے قانون کے اندر رہتے ہوئے آئینی طریق سے ہندوستان کو تقسیم کر دیا بلاشبہ یہ ان کا عظیم کارنامہ تھا۔ پاکستان بننے کے بعد بھارت جنوبی ایشیاء بلکہ بحر ہند کی بڑی طاقت بننے کے خواب دیکھنے لگا اور اس ضمن میں اس نے ہر لمحہ پاکستان کے خلاف سازشوں کا جال بچھائے رکھا ابتداء میں پاکستان کو ۷۵ لاکھ مہاجرین کی آبادکاری میں الجھائے رکھا پھر حیدر آباد دکن، جوناگڑھ، مانگرول اور کشمیر کے تین چوتھائی حصے پر زبردستی قبضہ کر لیا ہر سکم، گوا، دمن اور دیو کو بھی اپنے قبضے میں لے لیا۔ ازاں بعد پاکستان کو فوجی اثاثوں سے محروم کیا۔ نہری پانی بند کر کے زراعت کو مفلوج کرنے کی کوشش کی۔ ریلوے انجنوں کے لئے کوئلے کی فراہمی روک دی پاکستان پر دباؤ ڈالا کہ وہ اپنے سکے کی قیمت کم کر دے، حتیٰ کہ بھارت ہمیشہ پاکستان کے خلاف سازشوں کا جال پھیلاتا رہا۔ ۱۹۶۵ء میں اس نے رن کچھ پر حملہ کر کے پاکستان کو آزمایا کہ وہ کتنے پانی میں ہے لیکن جب اس نے اس علاقے سے منہ کی کھائی تو بھارتی وزیر اعظم نے کہا کہ بھارت اپنی مرضی کا محاذ کھولے گا۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ سے قبل اس نے یہ منصوبہ بنایا تھا کہ ابتداء میں پورے مغربی پاکستان پر قبضہ کر لیا جائے مشرقی پاکستان تو ان کی مٹھی میں ہے لیکن بھارتی رہنماؤں کا یہ خواب بھی اس وقت شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا اور اس ضمن میں بھارت نے تمام ممالک اور اقوام متحدہ سے اپیل کی کہ وہ غیر مشروط طور پر جنگ بندی کرنے کو تیار ہے۔ اب آیئے وہ بیانات ملاحظہ فرمائیں، جو بھارتی رہنما پاکستان کے خلاف دیتے رہے :-

۱۷ مئی ۱۹۴۷ء کو کانگریس کے مقاصد کے پیش نظر لندن کے مشہور اخبار اکانومسٹ نے اپنی اشاعت میں لکھا " کانگریس موجودہ منصوبے یعنی تقسیم ہند پر اس امید پر عمل کرے گی کہ یہ ہندوستان کے اتحاد کی طرف ہی لے جائے گی کانگریس اب بھی ایک غیر منقسم ہندوستان پر ایمان رکھتی ہے "۔

۳ جولائی ۱۹۴۷ء کو ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے کہا " ہمارا یہ نصب العین ہونا چاہئے کہ پاکستان کو دوبارہ بھارت میں ضم کر دیا جائے اور یہ ہو کر رہے گا "۔

(دیوان چمن لعل آرگنائزر
دہلی ۳ جولائی ۱۹۴۷ء)

سردار پٹیل نے کہا "تقسیم سے جو تلخی اور رنج پہنچا ہے خصوصاً ان کو جو اتحاد کا خواب دیکھ رہے تھے اس کا اندازہ بہت کم لوگوں کو ہو گا ہمیں امید ہے کہ جلد یا بدیر دونوں ملک پھر سے ایک ہو جائیں گے "۔

امرت بازار امرت پتریکا ۱۶ اگست ۱۹۴۷ء کلکتہ

انڈین نیشنل کانگریس کے صدر راچاریہ کرپلانی نے ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو کلکتہ میں کہا "کانگریس اور قوم دونوں متحدہ ہندوستان کے دعوے سے دستبردار نہیں ہوئے ہیں "۔

(امرت بازار پتریکا ۱۸ اگست ۱۹۴۷ء)

آرگنائزنگ سیکرٹری آل انڈیا ہندو مہاسبھا وی جی دیش پانڈے نے سہارنپور میں سبھا کے سیاسی مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس کا مقصد اکھنڈ بھارت میں ہندو راج قائم کرنا ہے۔

(نیشنل ہیرالڈ لکھنؤ ۶ نومبر ۱۹۵۰ء)

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے کھلے اجلاس میں جو شموگا میں ۳۰ مئی ۱۹۶۰ء کو منعقد ہوا مہاسبھا کے بنیادی عقائد پر ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں جماعت کے ممبران سے کہا گیا تھا کہ وہ اکھنڈ بھارت میں ہندو بالادستی کے لئے ہر طریقہ سے اور ہر قیمت پر کام کرنے کا عہد کریں۔ ممبران سے یہ بھی کہا گیا تھا کہ وہ تقسیم کی برائیوں کو ختم کر دیں اور اپنے آبائی ملک کی سالمیت اور آزادی کو جارحانہ حملوں سے محفوظ رکھیں۔

(سٹیٹس مین نئی دہلی ۱۱ جون ۱۹۶۰ء)

ہندو مہاسبھا کے سابق صدر مسٹر وی جی دیش پانڈے نے گوالیار میں مہاسبھا کے ۴۶ ویں اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا تھا کہ: "ہندو مہاسبھا ہندوؤں کی سیاسی جماعت کی حیثیت سے اپنے موجودہ مقصد یعنی اکھنڈ بھارت میں ہندو راج قائم کرنے کے لئے جدوجہد کرتی رہے گی۔

(سٹیٹس مین نئی دہلی ۲۴ اپریل ۱۹۶۱ء)

پٹنہ کے قریب جن سنگھ کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جن سنگھی لیڈر ٹھاکر پرشاد نے لگی لپٹی رکھے بغیر نومبر ۱۹۶۴ء میں کہا "پاکستان کا وجود بھارت کے جسد سیاست پر سرطان کی حیثیت رکھتا ہے 'پاکستان کو ختم کرنے کے بعد ہم اپنے ہندو بھائیوں کو سندھ 'بنگال' پنجاب اور سرحد کے علاقوں میں بسائیں گے "۔

بمبئی کے آتش نوا اخبار بلٹز نے پیش گوئی کی: "اپریل ۱۹۶۵ء میں رن کچھ میں جب پاکستانی فوجوں کے ہاتھوں بھارت کی خوب پٹائی ہوئی تو بھارتی وزیر اعظم نے ۲۸ اپریل ۱۹۶۵ء کو اعلان کیا کہ ہم اپنی پسند کا محاذ کھولیں گے۔

اور پھر انہوں نے ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو لاہور پر حملہ کر کے اپنی پسند کا محاذ کھول دیا "۔

بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح

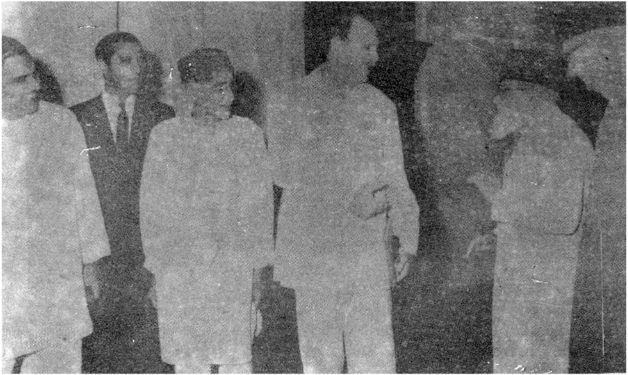

صدر ایوب مولانا مودودی سے ہاتھ ملا رہے ہیں ان کے ہمراہ خواجہ غلام عباس اور خواجہ صفدر کھڑے ہیں

باب نمبر ۵

مسئلہ کشمیر

پاک بھارت جنگ کی بنیاد چونکہ مسئلہ کشمیر ہے اس لئے اس تنازعہ کو سمجھنے کے لئے اس کے پس منظر میں جانا ضروری ہے ۔

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو جب پاکستان کی آزاد اور خود مختار مملکت کا قیام عمل میں آیا تو انڈی پینڈینس ایکٹ کی دفعہ نمبر ۷ کی رو سے تمام ہندوستانی ریاستوں (جن کی تعداد ۵۶۲ تھی) پر تاج برطانیہ کا راج ختم ہو گیا اور مذکورہ ریاستوں کے متعلق تمام معاہدے اور سمجھوتے بھی اسی روز ختم ہو گئے ۔ بالفاظ دیگر ہر ریاست کو یہ حق حاصل ہو گیا کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق بھارت یا پاکستان سے الحاق کرے تاہم گورنر جنرل لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن نے مذکورہ ریاستوں کے حکمرانوں کو مشورہ دیا کہ وہ الحاق کرتے وقت آبادی کے فرقہ ورانہ تناسب' عوام کی خواہشات اور متعلقہ ریاست کے جغرافیائی محل وقوع کو بھی مد نظر رکھیں لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے ان سے یہ بھی کہا کہ وہ اپنی ہمسایہ مملکت سے بالکل اسی طرح دامن نہیں چھڑا سکتے جیسے وہ اپنی رعایا سے دامن نہیں چھڑا سکتے ۔ تین روز بعد ریاست جوناگڑھ ' حیدر آباد اور ریاست کشمیر کے الحاق کے متعلق دونوں ممالک میں جھگڑا کھڑا ہو گیا۔ ریاست جوناگڑھ کی آبادی میں ہندوؤں کی اکثریت تھی لیکن وہاں کے نواب نے پاکستان کے ساتھ الحاق کر لیا بھارتی حکومت نے اس کے خلاف شدید احتجاج کیا اور اسے بھارتی علاقے اور بھارت کی خود مختاری میں بے جا مداخلت قرار دے دیا اس کا نقطہ نظر یہ تھا کہ :" کہ برطانوی بالادستی ختم ہونے پر ہندوستانی ریاستوں میں اقتدار اعلیٰ وہاں کے عوام کو حاصل ہو گیا ہے اور ان کے حکمرانوں کو عوام کی طرف سے بولنے کا اختیار نہیں ہے چنانچہ اس دعویٰ کے تحت بھارت نے جوناگڑھ میں اپنی فوج بھیج کر زبردستی اس پر قبضہ کر لیا ریاست حیدر آباد کی پوزیشن اس سے مختلف تھی نظام حیدر آباد کی خواہش تھی کہ وہ اپنی ریاست کی آزادی کو کسی حد تک برقرار رکھنے کے لئے بھارتی حکومت سے معاہدہ کرے وہ اس مسئلہ کو حل کرنے کی خاطر رائے شماری تک کرانے کے لئے تیار تھا۔ لیکن بھارت نے نظام دکن کو ایسا کرنے کی مہلت نہ دی اور اس کی فوجوں نے جمہوریت کے تمام صوبوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ستمبر ۱۹۴۸ء میں اس پر بھی قبضہ کر لیا"۔

جہاں تک ریاست کشمیر کا تعلق ہے اس کی پوزیشن بالکل واضح تھی یعنی وہاں کا حکمران ہندو تھا لیکن تقریباً ۸۰ فیصد آبادی مسلمانوں پر مشتمل تھی ریاست کا علاقہ پاکستان سے ملا ہوا ہے اور سیاسی '

اقتصادی ' جغرافیائی اور دیگر تقاضوں کے مطابق اسے پاکستان سے ملحق ہونا چاہئے تھے۔
مہاراجہ کشمیر نے حکومت پاکستان سے معاہدہ جاریہ کر لیا جس کے مطابق حکومت پاکستان نے ریاست جموں و کشمیر کے متعلق وہ تمام فرائض اور ذمہ داریاں سنبھال لیں جو آزادی سے قبل حکومت ہند کے ذمہ تھیں لیکن بعد کے واقعات سے پتہ چلا کہ یہ محض مہاراجہ کی چال تھی۔ جس کا مقصد ریاست کے مسلمانوں کو اس غلط فہمی میں مبتلا کرنا تھا کہ اس کے ہاتھوں میں ان کے مفادات محفوظ ہیں۔

مہاراجہ کا اصل مقصد اپنی رعایا کی خواہشات کے خلاف ریاست کا بھارت سے الحاق تھا اور اسی مقصد کے حصول میں تمام بھارتی رہنما (بشمول پنڈت نہرو اور مسٹر گاندھی بھی شامل تھے) درپردہ اس کی مدد کر رہے تھے۔ کشمیر کے عوام کو جب مہاراجہ کے اس منصوبے کا علم ہوا تو انہوں نے آزادی کے لئے تحریک شروع کر دی 'ڈوگرہ فوج نے اس تحریک کو دبانے کے لئے کوشش کی اور اس کوشش میں اس نے ہر جائز اور ناجائز حربہ بھی استعمال کیا۔ مہاراجہ خود اس مہم کی قیادت کر رہا تھا چنانچہ عوام نے سر دھڑ کی بازی لگا کر مہاراجہ کی افواج کو شکست دے کر اسے منتشر کر دیا اور آزاد کردہ علاقے کا نظم و نسق ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو خود سنبھال کر اس کا نام آزاد کشمیر رکھا۔ سردار ابراہیم اس کے پہلے صدر رہنے۔ ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو مہاراجہ وادی کشمیر سے بھاگ کھڑا ہوا اور اس نے جموں میں پناہ لے لی۔

جموں سے مہاراجہ نے گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو خط لکھا جس میں اس نے بھارتی افواج کی اعانت طلب کی اور لکھا کہ چونکہ آئینی طور پر بھارت اس وقت تک کشمیر میں اپنی فوجیں داخل نہیں کر سکتا جب تک ریاست کشمیر باقاعدہ طور پر بھارت کے ساتھ ملحق نہ ہو چنانچہ میں بھارت کے ساتھ الحاق کی پیش کش کرتا ہوں۔ ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو بھارت نے اپنی افواج مقبوضہ کشمیر میں بھیج دیں اور اس طرح بھارت کشمیر کے 3/4 حصے پر قابض ہونے میں کامیاب ہو گیا۔
یکم جنوری ۱۹۴۸ء کو بھارت نے مستغیث کے طور پر سلامتی کونسل کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا۔ ۱۶ جنوری کو پاکستان نے بھی رجوع کیا۔ سلامتی کونسل نے فریقین کی شکایات پر غور کرنے کے بعد اپیل کی کہ وہ کسی ایسے اقدام سے احتراز کریں جس کے باعث صورت حال مزید خراب ہو جائے۔ لیکن کسی فیصلے پر پہنچنے سے پہلے ہی بھارت نے ریاست پر قبضہ کر لیا تھا۔ مئی ۱۹۴۸ء میں حکومت پاکستان بھی اپنی افواج بھیجنے پر مجبور ہو گئی۔ سلامتی کونسل نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ ریاست کے الحاق کا فیصلہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب کے ذریعے ہو۔ چنانچہ ریاست میں امن و امان قائم کرنے اور رائے شماری کے انتظامات کے لئے سلامتی کونسل نے ایک کمیشن قائم کیا جسے اقوام متحدہ کا کمیشن برائے ہند و پاک کا نام دیا گیا۔ کمیشن نے طرفین سے طویل تبادلہ خیالات کیا اور بعد میں انہیں

جنگ بندی پر رضامند کر لیا۔ یکم جنوری ۱۹۴۹ء کو ریاست میں جنگ بند ہو گئی اور بھارت اور پاکستان کی حکومتوں کی رضامندی سے ایڈمرل نمنز کو ناظم رائے شماری مقرر کیا گیا۔ سات ماہ بعد ۲۷ جولائی ۱۹۴۹ء کو خط متارکہ جنگ کا تعین بھی کر دیا گیا لیکن بھارتی حکومت کے مسلسل انکار کی وجہ سے یہ عارضی سمجھوتہ بھی کامیاب نہ ہو سکا حالانکہ بھارت کو اپنے وعدے پورے کرنے پر مائل کرنے کے لئے بھرپور کوششیں بھی کی گئی تھیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حقائق سے ثابت ہوتا ہے۔

مارچ ۱۹۴۹ء میں اقوام متحدہ کے کمیشن برائے ہندوپاک نے بھارتی اور پاکستانی نمائندوں کی ایک مشترکہ کمیٹی کا اجلاس طلب کیا جس میں اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ ریاست سے فوجوں کے انخلاء کے متعلق بھارت اور پاکستان اپنی اپنی تجاویز پیش کریں بھارت نے پہلے تو مزید مہلت مانگی لیکن پھر فیصلہ پر عمل درآمد کرنے سے انکار کر دیا کئی ماہ تک مسلسل کوششیں کرنے کے بعد اقوام متحدہ کا کمیشن برائے ہندوپاکستان اس نتیجہ پر پہنچا کہ بھارت ریاست کشمیر سے اپنی فوجوں کی کثیر تعداد کو نہیں نکالنا چاہتا اور صاف انکار کرنے کی بجائے وہ اس موضوع پر مذکورہ کمیشن کی قراردادوں کی غلط وضاحت کر کے معاملے کو مزید الجھا رہا ہے۔ لہٰذا کمیشن مذکور نے تجویز پیش کی کہ اقوام متحدہ کی ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء اور ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کی قراردادوں کی توضیح کے سلسلے میں پیدا شدہ اختلافات کو ناظم رائے شماری ایڈمرل نمنز کے سامنے ثالثی کے لئے پیش کر دیا جائے امریکہ کے سابق صدر مسٹر ٹرومین اور برطانیہ کے سابق وزیراعظم مسٹر ایٹلی نے بھارت اور پاکستان سے ذاتی اپیل کی کہ وہ اس تجویز کو منظور کر لیں پاکستان نے اسے منظور کر لیا لیکن بھارت نے مسترد کر دیا۔

دسمبر ۱۹۴۹ء میں سلامتی کونسل کے اس وقت کے صدر جنرل میکناٹن نے ریاست جموں و کشمیر سے فوجوں کے انخلاء کے متعلق کچھ تجاویز مرتب کیں پاکستان نے ان تجاویز کو منظور کر لیا جب کہ بھارت نے مسترد کر دیا ازاں بعد سلامتی کونسل نے سر اوون ڈکسن کو اپنا نمائندہ مقرر کیا اور مارچ ۱۹۵۰ء میں انہیں اختیار دیا کہ وہ پانچ ماہ کے اندر اندر ریاست سے فوجوں کا انخلاء مکمل کرائیں انہوں نے جولائی ۱۹۵۰ء میں فوجوں کے انخلاء سے متعلق تجاویز مرتب کیں اور ان کے متعلق پاکستان اور بھارت کے وزراء اعظم سے تبادلہ خیالات کیا پاکستان نے حسب معمول ان تجاویز کو قبول کر لیا مگر بھارت نے انہیں مسترد کر دیا۔

جنوری ۱۹۵۱ء میں دولت مشترکہ کے وزراء اعظم نے ریاست میں آزاد اور غیر جانبدار رائے شماری کرانے کے لئے فوجوں کے انخلاء کا فیصلہ کرانے کی خاطر اپنی خدمات پیش کیں انہوں نے فریقین کی افواج کی جگہ لینے کے لئے مندرجہ ذیل تین تجاویز پیش کیں:

الف۔ دولت مشترکہ کی فوج جو کہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ مہیا کریں۔

ب۔ بھارت اور پاکستان کی مشترکہ فوج۔

ج ۔ مقامی باشندوں پر مشتمل فوج جسے ناظم رائے شماری تیار کرے ۔

پاکستان نے حسب معمول تینوں تجاویز کو منظور کر لیا مگر بھارت نے صاف طور پر انکار کر دیا۔

مارچ ۱۹۵۱ء میں برازیل کے سفیر مسٹر میونز نے تجویز پیش کی کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان موجودہ تعطل کو دور کرنے کے لئے بھارت اور پاکستان اس بات پر رضامند ہو جائیں کہ اقوام متحدہ کی ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء اور ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کی قراردادوں کی توضیح کے سلسلے میں پیدا شدہ تمام اختلافات پر ثالثی کرائی جائے پاکستان نے اس تجویز کو منظور کر لیا جب کہ بھارت نے مسترد کر دیا ۔

مارچ ۱۹۵۱ء میں سلامتی کونسل نے بھی ایک قرارداد کے ذریعے اس نوعیت کی ایک تجویز پیش کی۔ اس قرارداد کو بھی پاکستان نے منظور کر لیا لیکن بھارت نے مسترد کر دیا۔ ۳۰ مارچ ۱۹۵۱ء اور ۲۲ دسمبر ۱۹۵۱ء کے درمیان اقوام متحدہ کے نمائندے ڈاکٹر فرینک گراہم نے ریاست جموں و کشمیر سے فوجوں کے انخلاء کے متعلق تجاویز پیش کیں۔ پاکستان نے ان کی پیش کردہ تمام تجاویز کو منظور کر لیا لیکن بھارت نے ایک تجویز سے بھی اتفاق نہ کیا للذا یہ معاملہ پھر کھٹائی میں پڑ گیا۔ دسمبر ۱۹۵۲ء میں سلامتی کونسل نے ایک قراداد کے ذریعے پاکستان اور بھارت کی حکومتوں پر زور دیا کہ وہ اس بات کا فیصلہ کریں کہ ریاست میں سے فوجوں کے انخلاء کے بعد خط متارکہ جنگ سے دونوں طرف فوجوں کی کیا تعداد باقی رہنے دی جائے اور اقوام متحدہ کے نمائندے کی سرکردگی میں فوری طور پر گفت و شنید شروع کر دیں ۔

یہ تعداد خط متارکہ جنگ کی پاکستانی فوج سمیت تین ہزار سے چھ ہزار مسلح سپاہیوں اور بھارتی فوج سمیت بارہ ہزار سے سولہ ہزار سپاہیوں کے درمیان ہونی چاہئے پاکستان نے اس قرارداد کو منظور لیکن بھارت نے مسترد کر دیا۔

پھر ڈاکٹر فرینک گراہم کی سفارش پر دونوں ملکوں کے وزراء اعظم نے براہ راست گفت و شنید کر کے ریاست سے فوجیں نکالنے کے لئے ماہرین پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل کیں اس وقت یہ امید بندھ گئی تھی کہ مسئلہ کشمیر حل ہو جائے گا لیکن اچانک پنڈت نہرو کے اس بیان نے کہ پاکستان امریکہ سے فوجی امداد حاصل کر رہا ہے مسئلے کو کھٹائی میں ڈال دیا اور اس طرح گفت و شنید کا دروازہ بھی بند ہو گیا۔

بھارتی رہنماؤں نے یہ کہنا بھی شروع کر دیا کہ بھارتی آئین کی رو سے بھارتی حکومت ریاستی حکومت کے بغیر مشورہ کئے بغیر تنازعہ کشمیر کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے کی مجاز نہیں ۔

۲۹ مارچ ۱۹۵۶ء کو پنڈت نہرو نے لوک سبھا میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو امریکہ کی فوجی امداد کے حصول، پاکستان کی معاہدۂ بغداد اور جنوب مشرقی ایشیاء کی رکنیت نے تنازعہ کشمیر کا سیاسی پس منظر بدل دیا ہے للذا اس مسئلے پر از سر نو نقطہ نگاہ سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس

موقع پر انہوں نے پاکستان پر حملہ آور ہونے کے پرانے الزام کو بھی دہرایا اور کہا کہ مہاراجہ کشمیر کی طرف سے پیش کردہ دستاویز الحاق کے باعث کشمیر کا بھارت کے ساتھ الحاق آئینی اور قانونی اعتبار سے جائز ہے۔

اپریل ۱۹۵۶ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں مسئلہ کشمیر پر عام بحث ہوئی اور بھارت کی بڑھتی ہوئی ہٹ دھرمی کے پیش نظر پاکستان کے وزیراعظم نے اعلان کیا کہ اب براہ راست گفت و شنید کے ذریعے تنازعہ کشمیر کے طے ہونے کا کوئی امکان نہیں رہا۔ لہٰذا پاکستان دوبارہ اسے سلامتی کونسل میں پیش کرے گا' تاہم وزیراعظم پاکستان نے اس تنازعہ کو براہ راست گفت و شنید کے ذریعے حل کرنے کی ایک اور کوشش کی' اور اس مقصد کے حصول کے لئے وہ جولائی ۱۹۵۶ء میں پنڈت نہرو سے لندن میں ملے لیکن پنڈت نہرو نے اس مسئلہ کو حل کرنے سے صرف انکار کر دیا۔ نومبر ۱۹۵۶ء میں سلامتی کونسل کے صدر سے درخواست کی گئی کہ وہ مسئلہ کشمیر پر بحث کرنے کے لئے کوئی تاریخ مقرر کریں تاریخ کا تعین کر دیا گیا جس کے مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۵۷ء سے ۲۱ فروری ۱۹۵۷ء تک یہ مسئلہ سلامتی کونسل میں زیر بحث رہا اور اس ضمن میں دو قراردادیں منظور کی گئیں۔ ایک قرارداد میں ریاست کو غیر فوجی علاقہ قرار دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا اور دوسری میں رائے شماری کا ذکر کیا گیا تھا۔ روسی نمائندے کی طرف سے کشمیر میں رائے شماری کی شدید مخالفت کی گئی۔ سلامتی کونسل کی چار طاقتی قرارداد کو روس نے ویٹو کر دیا۔ یکم مارچ ۱۹۵۷ء کو لندن میں برطانیہ کے اس وقت کے وزیراعظم مسٹر ہیرالڈ میکملن نے بھارت کے ہائی کمشنر کے ساتھ مسئلہ کشمیر پر بات چیت کی۔

ستمبر ۱۹۵۷ء میں پھر یہ مسئلہ سلامتی کونسل میں زیر بحث آیا جس کے نتیجے میں سلامتی کونسل نے ڈاکٹر فرینک گراہم نے دونوں حکومتوں سے بات چیت کرنے کے بعد اپریل ۱۹۵۸ء میں سلامتی کونسل میں اپنی رپورٹ پیش کی۔ جس میں کہا گیا تھا کہ پاکستان ان کی تمام تجاویز سے متفق ہے مگر بھارت انہیں ماننے سے انکاری ہے۔

۱۳ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب پرنس علی خاں نے کہا کہ اقوام متحدہ کو کشمیر کا مسئلہ جلد حل کرنا چاہئے لیکن کوئی پذیرائی نہ ہوئی۔

۱۹۶۰ء میں جب پنڈت نہرو نے پاکستان کا دورہ کیا تو کشمیر کے مسئلہ پر ان کی اور صدر ایوب کی بات چیت ہوئی مگر وہ بھی نتیجہ خیز ثابت نہ ہوئی یکم فروری ۱۹۶۲ء کو پھر یہ مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش ہوا اس ضمن میں پاکستان کے مندوب شہزادہ علی خاں نے کہا کہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کا موقف بالکل واضح ہے۔ جب قرارداد پیش کی گئی تو روس نے اسے ویٹو کر دیا۔

۱۹۶۲ء میں امریکہ کے صدر جان ایف کینیڈی نے عالمی بنک کے صدر کو اس نازک مسئلہ کو حل کرنے کے لئے برصغیر بھیجنا چاہا اور عالمی بنک کے صدر کے اس تقرری کو منظور بھی کر لیا تھا

لیکن پنڈت نہرو نے اس کی اس تقریری کو نامنظور کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنے داخلی معاملات میں کسی دوسرے کی مداخلت کے مخالف ہیں۔

جون ۱۹۶۲ء میں سلامتی کونسل میں آئرلینڈ کے نمائندے نے ایک قرارداد پیش کی مگر روس نے پھر ویٹو کر دیا۔

صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے بھارت کے ساتھ مذاکرات کا اہتمام کیا چنانچہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۲ء تا ۱۶ مئی ۱۹۶۳ء راولپنڈی، نئی دہلی، کراچی اور کلکتہ میں دونوں ملکوں کے وزراء خارجہ کے مابین مذاکرات ہوئے مگر پھر بھی یہ مسئلہ حل نہ ہوا۔

۱۶ مئی ۱۹۶۳ء کو بھارت کے وزیر خارجہ نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ بھارت ریاست جموں و کشمیر کے ۸۵۰۰۰ مربع میل علاقہ میں سے ۳۴۰۰۰ مربع میل علاقہ پاکستان کے حوالے کرنے کو تیار ہے مگر پاکستانی وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو نے تقسیم کشمیر کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

دسمبر ۱۹۶۳ء میں حضرت بل سری نگر کی خانقاہ سے موئے مبارک چوری ہو گئے جس کے نتیجے میں پورے کشمیر میں ہنگامے اور مظاہرے شروع ہو گئے مظاہرین نے کئی پولیس اسٹیشن اور دیگر سرکاری جائیداد کو آگ لگا دی بھارتی حکومت نے ہنگاموں اور مظاہروں پر قابو پانے کے لئے سری نگر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی اور غیر ملکی اخبارات پر سنسر کی پابندی عائد کر دی۔ اس واقعہ کے دس روز کے بعد سری نگر پولیس نے موئے مبارک کی بازیابی کا اعلان کیا مگر چور کا نام نہ بتایا۔ موئے مبارک کے واقعہ کی بناء پر سینکڑوں مسلمان شہید ہو گئے اور حکومت پاکستان نے بھارتی حکومت سے سخت احتجاج کیا۔

۳۰ جنوری ۱۹۶۴ء کو پاکستان کے مندوب چودھری ظفر اللہ خاں نے سلامتی کونسل کو ۱۵ صفحات پر مشتمل ایک یاداشت پیش کی جس میں سلامتی کونسل کی ۳۰ مارچ ۱۹۵۱ء اور ۲۴ جنوری ۱۹۵۷ء کی قراردادوں کا حوالہ دیا گیا تھا۔ حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے اس مسئلہ کو سلامتی کونسل میں پیش کرنے کے لئے نیویارک بھیجا۔ اس بار ۱۰۰ ویں مرتبہ یہ مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کیا گیا تھا۔ لیکن کوئی نتیجہ بر آمد نہ ہوا۔

اوائل ۱۹۶۴ء میں بھارتی حکومت نے شیخ عبداللہ کو چھ سال کی نظر بندی کے بعد پھر رہا کر دیا۔

۲۷ جولائی ۱۹۶۴ء کو انہوں نے سری نگر میں محاذ رائے شماری کے ایک کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے عوام کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کو تیار ہیں اور اگر انہوں نے یہ ضروری سمجھا تو وہ اپنے حقوق کے حصول کے لئے الجزائر کے خطوط پر جدوجہد کریں۔

اس سال شیخ عبداللہ نے پاکستان کا دورہ کیا اور انہوں نے صدر ایوب سے مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کئے۔ مذاکرات سے یہ امید بندھ گئی تھی کہ مسئلہ کشمیر حل ہو جائے گا لیکن پنڈت نہرو کی بے وقت موت

ے اس مسئلے پر پانی پھیر دیا۔ اپریل ۱۹۶۵ء میں صدر ایوب نے روس کا دورہ کیا ان کے دورہ کے اختتام پر جو مشترکہ اعلان جاری ہوا اس میں روس نے مسئلہ کشمیر حل کرنے کے سلسلے میں پاکستان کو اپنی حمایت کا یقین دلایا تھا۔ بعد کے حالات کے لئے دیکھئے مقبوضہ کشمیر میں انقلابیوں کا اعلان جنگ۔

باب نمبر ۶

کشمیری عوام سے بھارتی حکمرانوں کے جھوٹے وعدے

بھارت کے گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے مہاراجہ کشمیر کی الحاق کی درخواست کے جواب میں ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو لکھا تھا:۔

"میری حکومت کا ارادہ ہے کہ جیسے ہی کشمیر میں نظم و نسق بحال ہو اور حملہ آوروں کو نکال باہر کیا جائے اس کے فوراً بعد ریاست کے الحاق کا معاملہ عوام کی رائے سے طے کیا جائے کیوں کہ اس ضمن میں یہی پالیسی ہے کہ جن ریاستوں میں الحاق کا معاملہ متنازعہ ہو وہاں اسے عوام کی مرضی کے مطابق طے کیا جائے"۔

بھارت کے وزیراعظم نے برطانیہ اور پاکستان کے وزراءاعظم کو ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو جو تار بھیجے تھے ان میں کہا گیا تھا:۔

"میں اس بات کو واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ موجودہ ہنگامی حالت میں کشمیر کی مدد کرنے کا کسی طرح بھی یہ مقصد نہیں ہے کہ ریاست پر بھارت سے الحاق کرنے کے لئے اثر ڈالا جائے اس سلسلے میں ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ جس کا ہم بار بار اعلان بھی کر چکے ہیں کہ کسی بھی متنازعہ ریاست یا علاقہ میں اس نقطہ نظر کے پابند ہیں ازاں بعد ۲ نومبر ۱۹۴۷ء کو آل انڈیا ریڈیو سے بھارتیوں کو خطاب کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جب بھی الحاق کے معاملے میں اختلاف رائے ہو الحاق کا فیصلہ عوام کی مرضی کے مطابق ہونا چاہئے چنانچہ اس پالیسی کے مطابق ہم نے کشمیر کے الحاق کے بارے میں ایک دفعہ کا اضافہ کیا ہے"۔

بھارت کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ۲۱ نومبر ۱۹۴۷ء کو پاکستان کے وزیراعظم مسٹر لیاقت علی خان کے نام اپنے خط میں لکھا:۔

"کشمیر کو الحاق کا فیصلہ کسی بین الاقوامی ادارے مثلاً اقوام متحدہ کے زیر اہتمام استصواب رائے شماری کے ذریعے کرنا چاہئے"۔

سلامتی کونسل میں بھارتی مندوب مسٹر گوپال سوامی آئنگر نے ۱۵ جنوری ۱۹۴۸ء کو اعلان کیا کہ ہم صرف کشمیر میں امن کے خواہش مند ہیں اور چاہتے ہیں کہ کشمیری عوام کو امن اور نظم و ضبط کے ساتھ آزادانہ طور پر ریاست کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا موقع دیا جائے اس

کے سوا ہمارا کوئی مفاد نہیں ہے ہم اس بات سے اتفاق کر چکے ہیں کہ امن اور نظم و نسق کے قیام کے بعد کشمیر میں بین الاقوامی نگرانی کے تحت استصواب کرایا جائے اس کے بعد مسٹر آئنگر نے ۲۷ مئی ۱۹۴۸ء کو بھارت کی آئین ساز اسمبلی میں اعلان کیا کہ اگر کشمیر میں استصواب کا نتیجہ ریاست کے بھارت سے موجودہ الحاق کے خلاف نکلا تو ہم اس امر کے پابند ہیں کہ ہم ریاست کی بھارت سے علیحدگی کی راہ میں رکاوٹ نہیں ڈالیں گے۔

ازاں بعد بھارتی لیڈر مسٹر کرشنامینن نے ۲ اگست ۱۹۵۱ء کو لندن میں بیان دیا کہ حکومت بھارت اپنے وعدوں سے پھرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ہم کشمیر میں استصواب کے وعدے پر اب بھی قائم ہیں۔ وہ وعدہ جو کشمیری عوام سے کیا گیا تھا کیوں کہ وہ جمہوری حکومت پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم کشمیریوں کو مال تجارت نہیں سمجھتے۔

۲۶ جون ۱۹۵۲ء کو پنڈت نہرو نے بھارتی پارلیمنٹ میں اعلان کیا:۔

"اگر مناسب استصواب کے بعد کشمیری عوام نے کہا کہ وہ بھارت کو نہیں چاہتے تو ہم اسے ماننے کا وعدہ کر چکے ہیں خواہ اس سے ہمیں کتنی ہی تکلیف ہو۔ ہم ان کے خلاف کوئی فوج نہیں بھیجیں گے ہم اسے قبول کریں گے خواہ ہمیں کتنی ہی تکلیف ہو اور اگر ضروری ہوا تو ہم آئین میں ترمیم کریں گے"۔

باب نمبر ۷

آپریشن جبرالٹر کی ضرورت

باب نمبر ۷

آپریشن جبرالٹر کی ضرورت

تھے ۔ آپریشن جبرالٹر سے قبل ایک مختصر سے وقت میں مجاہدین کو گوریلا تربیت دی گئی تھی۔ ذاتی ہتھیاروں کے علاوہ جبرالٹر فورس کے مجاہدین کو ہلکی مشین گنوں اور مارٹروں سے مسلح کیا گیا تھا اور انہیں وائرلیس سیٹ بھی مہیا کئے گئے تھے۔ جبرالٹر فورس کی کارکردگی اگرچہ مایوس کن نہ تھی تاہم اس مشن میں انہیں جو ذمے داریاں سونپی گئی تھیں انہیں وہ پورا نہ کر سکے جونہی جنگ بندی کا اعلان ہوا یہ حریت پسند فوراً آزاد کشمیر واپس آ گئے۔

باب نمبر ۸

مقبوضہ کشمیر میں انقلابیوں کا اعلان جنگ

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کا ظلم و ستم اس حد تک بڑھ گیا تھا کہ ۸ اگست ۱۹۶۵ء کو مقبوضہ کشمیر کے حریت پسند ایک انقلابی کونسل قائم کر کے بھارتی سامراج کے خلاف اعلان جنگ کرنے پر مجبور ہو گئے ۔ انقلابی کونسل مقبوضہ کشمیر کے کسی مقام پر قائم کی گئی تھی ۔ کونسل نے اعلان کیا کہ بھارت کے ساتھ ریاست کے تمام معاہدے منسوخ کر دیئے گئے ہیں اور عوام سے کہا گیا ہے کہ وہ بھارتی سامراج کے خلاف ایک بھرپور اور ہمہ گیر جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں کونسل کی سرگرمیوں کو نشر کرنے کے لئے صدائے کشمیر کے نام سے ایک خفیہ ریڈیو سٹیشن بھی قائم کیا گیا۔

صدائے کشمیر کے پہلے نشریئے میں یہ کہا گیا تھا کہ ہم ان غداروں کو جو کشمیر کی تاریخ کے اس نازک موقع پر مقصد آزادی سے غداری کریں گے ' سزا دیں گے ۔

اس موقع پر پاکستان میں مقبوضہ کشمیر کے عوام نے انقلابی کونسل کو اپنی حمایت کا مکمل یقین دلایا ۔

ادھر آزاد کشمیر کے صدر جناب عبدالحمید خاں نے سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں معصوم حریت پسندوں کے قتل عام کو رکوائے اور شیخ عبداللہ اور ان سینکڑوں سیاسی نظربندوں کو رہا کیا جائے جو مقبوضہ کشمیر کی جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں لیکن جب بھارتی جنگی ناخداؤں نے انقلابیوں کے اعلان جنگ کا کوئی اثر قبول نہ کیا تو انہوں نے ۹ اگست ۱۹۶۵ء کو مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی چوکیوں اور مورچوں پر بڑے پیمانے پر حملے شروع کر دیئے اور مختلف علاقوں میں گھمسان کی جنگ کے نتیجے میں بھارتی فوج کا بہت زیادہ جانی و مالی نقصان ہوا ۔ اس ضمن میں بھارت نے مزید فوج مقبوضہ کشمیر میں بھیجنا شروع کر دی ۔ اسی روز صدائے کشمیر ریڈیو نے اپنے ایک نشریہ میں مجاہدین آزادی کے لئے چار نکاتی پروگرام کا بھی اعلان کیا اعلان میں کہا گیا تھا کہ :۔

۱۔ وادی کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت کو کوئی ٹیکس یا محصول نہ دیا جائے ۔ انقلابی کونسل عنقریب ٹیکس محصولات اور مالگذاری جمع کرنے کے لئے ایک مشنری قائم کرے گی اور جو لوگ اس حکم کی خلاف ورزی کریں گے انہیں سخت سزا دی جائے گی ۔

۲۔ کوئی کشمیری بھارتی حکام یا کٹھ پتلی حکومت سے کسی قسم کا تعلون نہ کرے اور جو لوگ

ایسا کریں گے انہیں گولی مار دی جائے گی اور غداروں سے نہ تو کوئی ہمدردی کی جائے گی اور نہ انہیں انقلابی کونسل کا کوئی حلقہ دکھایا جائے گا۔

۳- ۹ اگست ۱۹۵۳ء کے شہداء کی فہرست مرتب کر لی گئی ہے اور انقلابی کونسل ان میں سے ایک ایک شہید کے خون ناحق کا بدلہ لے گی۔

۴- آزادی اور جمہوریت کے عالمی ہی خواہوں کو کہا گیا ہے کہ وہ اس موقع پر کشمیری عوام کی ہر ممکن مدد کریں جو کشمیر میں جمہوری طرز زندگی کی مدافعت کر رہے ہیں۔

صدائے کشمیر ریڈیو نے بھارتی عوام سے یہ اپیل بھی کی کہ وہ کشمیریوں کی جنگ آزادی میں ان کی حمایت کریں۔ کیوں کہ کشمیریوں کی لڑائی بھارتی عوام سے نہیں بلکہ ایک ایسی حکومت سے ہے جس کی پالیسی اور روش قطعی سامراجی ہے۔

صدائے کشمیر ریڈیو نے خاص طور پر جنوبی بھارت کے عوام سکھوں اور راجپوتوں سے اپیل کی کہ وہ ان کی مدد کو پہنچیں کیوں کہ وہ سب کے سب اونچی ذات کے ہندوؤں کے جبر و تشدد کی چکی میں یکساں طور پر پس رہے ہیں۔

صدائے کشمیر ریڈیو کی شام کی نشریات کے آخری حصے میں پاکستانی عوام کی ہمدردی اور محبت کا شکریہ ادا کیا گیا اور کہا گیا کہ اس کے باوجود پاکستانیوں نے توقع کے مطابق پوری طرح مقبوضہ کشمیر کے عوام کا ساتھ نہیں دیا لہٰذا اب وقت آ گیا ہے کہ پاکستان کے عوام مکمل کر کشمیریوں کی جنگ آزادی میں ان کا ساتھ دیں۔

اسی روز مقبوضہ کشمیر میں یوم احتجاج اور یوم مطالبات منایا گیا اور شیخ عبداللہ اور مرزا افضل بیگ کی گرفتاری کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ وادی میں عام ہڑتال رہی، لوگوں نے اپنے گھروں اور مکانوں پر بڑی تعداد میں سیاہ جھنڈے لہرائے۔ مظاہرین کو متعدد مقامات پر منتشر کرنے کے لئے پولیس کو طاقت بھی استعمال کرنا پڑی۔ مظاہرین نے لعل بہادر شاستری اور صادق حکومتوں کے خلاف نعرے لگائے اور شیخ عبداللہ، مرزا افضل بیگ کی رہائی کے علاوہ مقبوضہ کشمیر کے عوام کو حق خود ارادیت دلانے کا مطالبہ بھی کیا۔

صدر آزاد کشمیر کی مکمل حمایت کا اعلان

ادھر آزاد کشمیر کے صدر مسٹر عبدالحمید خاں نے اعلان کیا کہ ہم بھارتی سامراج کو کشمیر میں دفن کر دیں گے اور تاریخ نے ہمیں ہر نوجوان اور بوڑھے کشمیری کو اس کے جنازے میں کندھا دینے کا موقع دیا ہے۔ ہم بھارت کے آگے نہیں جھکیں گے اور جب تک ہمیں کامیابی حاصل نہیں ہو جاتی ہماری جدوجہد جاری رہے گی خواہ اس کے لئے ہمیں کتنی بھاری قیمت ہی کیوں نہ دینی پڑے۔

ہم مسئلہ کشمیر کے تمام پر امن ذرائع کا جائزہ لے چکے ہیں لیکن بھارت نے ہمارے لئے صرف ایک ہی راستہ کھلا چھوڑا ہے اور وہ یہ کہ ہم اپنے وطن کو آزاد کرانے کے لئے پرجوش تحریک دوبارہ شروع کریں۔ پچھلے سترہ برس کی تاریخ اس نتیجے کی نشاندہی کرتی ہے کہ سامراجی صرف طاقت ہی کی زبان سمجھتے ہیں اور چونکہ بھارت یہی زبان سمجھتا ہے اس لئے ہم یہ طریقہ آزمانے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ صدر نے مقبوضہ کشمیر کے حریت پسندوں کی انقلابی کونسل کو ان کی جنگ آزادی میں ہر ممکن مدد کا یقین دلایا۔ حریت پسندوں کو جب کامیابی ہونے لگی تو ان کے حوصلے مزید بڑھ گئے اور ۱۰ اگست ۱۹۶۵ء کو حریت پسندوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں اور اس کے نتیجے میں حریت پسند سری نگر میں داخل ہو گئے اور شہر کے اطراف میں گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ ادھر مجاہدین کا جموں سے فاصلہ چند میل رہ گیا۔

صدائے کشمیر ریڈیو کے مطابق مجاہدین نے سری نگر کے علاقے میں ۹ پلوں کو اڑا دیا اور سری نگر جموں روڈ کو منقطع کر دیا۔ بھارتی فوج کے کئی اسلحہ کے ڈپو اور غلے کے گودام مجاہدین کے قبضے میں آ گئے' بھارتی فوج کے ۴ پٹرول پمپوں کو بھی نذر آتش کیا گیا۔ ریڈیو نے اپنے نشریئے میں بتایا کہ جنگ آزادی کے اعلان سے اب تک بھارتی سپاہیوں کی بڑی تعداد ہلاک اور زخمی ہو چکی ہے۔ سری نگر کے ہسپتال بھارتی فوجیوں سے اٹے پڑے ہیں۔ نیز مقبوضہ کشمیر کے سینکڑوں مسلمان انقلابی کونسل میں اپنا نام درج کرا چکے ہیں اور کئی مراکز پر بھرتی کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کی پے در پے کامیابیوں اور بھارتی فوج کی مسلسل پسپائی کی بناء پر مقبوضہ کشمیر کے پٹھو وزیر اعلیٰ غلام صادق نے شاستری حکومت سے ہنگامی حالت نافذ کرنے کی درخواست کی۔

ادھر مجلس عمل نے اپنی تحریک سول نافرمانی کو اور شدید کر دیا یہ تحریک آٹھ ہفتے قبل حق خود ارادیت حاصل کرنے اور کشمیری رہنماؤں کی رہائی کے لئے چلائی گئی تھی۔ حکومت نے تحریک کے رہنماؤں سے کہا کہ اگر انہوں نے امن عامہ کو متاثر کرنے والی سرگرمیوں میں حصہ لیا تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ کشمیر میں امن و امان کی صورت حال بہت بگڑ گئی اس لئے اقوام متحدہ جیسے عالمی ادارے کو بھی تشویش ہوئی اور اس کے سیکرٹری جنرل بھی اس کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا اظہار تشویش

اسی بناء پر ۱۰ اگست کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اوتھان نے کشمیر کی صورتحال کو تشویشناک قرار دیا اور بھارت اور پاکستان کی حکومتوں سے کہا کہ وہ اس معاملے میں انتہائی احتیاط سے کام لیں۔ اس سے اگلے روز صدائے کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا کہ مجاہدین آزادی نے سری

نگر سے ۳۰ میل دور بارہ مولا کے قریب بھارتی فوج کی ایک پوری بٹالین کا صفایا کر دیا اور اسی علاقے میں ایک بریگیڈ ہیڈکوارٹر پر حملہ کر کے ۴۰ بھارتی فوجیوں کو ہلاک اور ۳۰ کو زخمی کیا۔

مجاہدین نے نوشہرہ اور کارگل کے علاقوں میں تقریباً ایک درجن کے قریب پل اڑا دیئے۔ جن کی تباہی سے مختلف علاقوں کا مواصلاتی رابطہ منقطع ہو گیا وادی کے مختلف مقامات پر بھارتی فوج اور مجاہدین کے مابین لڑائی ہوئی جموں کے علاوہ سری نگر، پونچھ، مینڈھر، اکھنور اور راجوری میں بھی سخت مقابلہ ہوا۔

صدائے کشمیر ریڈیو نے مزید کہا کہ سری نگر ریڈیو نے انقلابی کونسل کے ممبروں کے نام دریافت کئے ہیں۔ وقت آنے دو ہم تمہاری آنکھیں کھول دیں گے تم اپنے ظلم کا انجام خود دیکھ لو گے۔

چار روز کی لڑائی میں بھارت کے ایک سو سے زیادہ فوجی ہلاک ہوئے جن میں بارہ افسر بھی شامل تھے۔ اس کے مقابلہ میں مجاہدین کے ہلاک شدگان کی تعداد بہت کم تھی۔

انقلابی کونسل کا او تھان کو جواب

انقلابی کونسل نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے بیان پر کہا کہ:۔

۱۔ اقوام متحدہ نے کشمیر میں رائے شماری کے لئے کیا کیا ہے؟

۲۔ اقوام متحدہ نے کشمیر کو بھارت میں ضم کر لینے سے بھارتی حکومت کو باز رکھنے کے لئے کیا کیا ہے؟

۳۔ اقوام متحدہ نے ان ہزاروں بے گناہ کشمیریوں کو بچانے سے بھارت کو کہاں تک باز رکھا جنہوں نے اپنے حق خودارادی کا مطالبہ کیا ہے۔

اقوام متحدہ اپنی تشویش کے اظہار میں اب مگر مچھ کے آنسو کیوں بہا رہا ہے وہ وادی کشمیر کے عوام پر بیتنے والے ظلم و ستم کے ۱۷ سال کے دوران کیا کرتا رہا۔

انقلابی کونسل نے اعلان کیا کہ اقوام متحدہ کی اس بے عملی اور بے حسی سے تنگ آکر اب ہم نے آزادی کی جنگ شروع کی ہے۔ ہم نے صحیح قدم اٹھایا ہے اور اب ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک خود کو بھارتی غلامی کی زنجیروں سے آزاد نہ کرا لیں۔ اگر اقوام متحدہ کو ہماری اتنی ہی فکر ہے تو اس نے اپنے فیصلوں کو کیوں نہ نافذ کیا ہمیں حق خودارادی دلانے کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کیوں نہ کیا؟ اب ہم خاموش تماشائی بن کر نہیں رہ سکتے جب کہ ہمارے بچوں کو ہلاک کیا جا رہا ہے اور ہماری عورتوں کی بے عزتی کی جا رہی ہے۔ ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اور آخر کار ہم نے وہ قدم اٹھایا جو مجاہدین کے شایان شان ہے۔ اب ہم اپنی مقدس سرزمین سے ایک ایک بھارتی سپاہی کو باہر نکالے بغیر چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

صدائے کشمیر ریڈیو نے پاکستان پر بھی نکتہ چینی کی اور کہا کہ ہمیں پاکستان کی وکالت کی ضرورت نہیں ہمیں ایسے خالی خولی وعدوں سے کوئی دلچسپی نہیں جن کا کوئی نتیجہ نہ ہو۔ ہم اب اپنے پیروں پر کھڑے ہو چکے ہیں، اپنے حقوق کے لئے خود لڑیں گے۔ ہمیں پاکستان کی مدد کی کوئی ضرورت نہیں، خدا ہماری مدد کے لئے کافی ہے۔

بھارتی کابینہ کا ہنگامی اجلاس

مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کی کامیابیوں کے بعد کشمیر کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے ۱۱ اگست ۱۹۶۵ء کو بھارتی وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے ایک ہنگامی اجلاس بلایا۔ اجلاس میں مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کی سرگرمیوں پر قابو پانے کے لئے ہر پہلو پر غور کیا گیا۔ لیکن اس کے باوجود وہ کسی ایسے نتیجے پر نہ پہنچ سکے کہ جس سے فوری طور پر مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کی سرگرمیوں کو روک دیا جاتا اور امن و امان کی صورت حال کو بحال کیا جاتا۔

کشمیر کی صورتحال پر برطانوی اخبارات کے تبصرے

۱۱ اگست ۱۹۶۵ء کو برطانیہ کے قدامت پسند اخبار ڈیلی ٹیلی گراف نے لکھا کہ :۔

"کشمیر کے لوگ چونکہ زیادہ تر مسلمان ہیں لہٰذا وہ بلاشبہ پاکستان سے اپنی وابستگی کو ترجیح دیں گے اور یہی وجہ ہے کہ بھارت نے انہیں اپنی مرضی کا اظہار کرنے کی اجازت نہیں دی لیکن کشمیری ہونے کی حیثیت سے بہت سے لوگ دونوں ملکوں سے الگ اپنی خود مختارانہ حیثیت برقرار رکھنا پسند کریں گے اور یہی وجہ ہے کہ وطن پرست رہنما شیخ عبداللہ بھارتی نظر بندی کے دن کاٹ رہے ہیں"۔

اعتدال پسند اخبار گارجین نے لکھا :۔

"کہ ایک فریق کہتا ہے کہ کشمیری عوام نے بھارت کے سنگینوں کے سائے میں قائم شدہ کٹھ پتلی حکومت کے خلاف عام قیادت سے اور دوسرا کہتا ہے کہ حملہ آور قطعی طور پر کشمیری عوام نہیں بلکہ جنگ بندی لائن کے اس پار سے غیر قانونی طور پر آنے والے باقاعدہ فوجی دہشت پھیلا رہے ہیں۔

اٹھارہ سال گزر جانے کے باوجود بھی بھارتی اور پاکستانی اب تک اس بات پر متفق نہیں کہ ۱۹۴۷ء میں قبائلیوں نے جو حملہ کیا تھا اس میں پاکستان کی باقاعدہ فوج کی حیثیت کیا تھی۔ اس امر کی کافی شہادت موجود ہے کہ بہت سے کشمیری بھارت سے اپنے تعلق پر خوش نہیں۔ خود بھارت کے سرکاری ترجمان اعتراف کرتے ہیں کہ جنگ سری نگر کے قریب تک پہنچ چکی ہے۔

ڈیلی یارک شائر پوسٹ نے اپنے اداریے میں لکھا کہ :۔

"کشمیر کے بارے میں بھارت کی مسلسل ہٹ دھرمی ناقابل فہم صورت اختیار کرتی جا رہی ہے اگرچہ یہ صحیح ہے کہ بھارت میں رائے عامہ کو ایک غالب عنصر کی حیثیت حاصل ہے لیکن پھر بھی یہ صورت حال قابو سے باہر ہوتی جا رہی ہے۔ کشمیری قوم پرستوں کی شکایات بجا ہیں اور تقسیم کے بعد بھارت نے وعدہ کیا تھا کہ کشمیر کو جس کی تین چوتھائی آبادی مسلمانوں کی ہے اپنی قسمت کا فیصلہ رائے شماری کے ذریعے کرنے کا موقعہ دے گا لیکن اسلحہ کے زور سے اس نے اسے ہڑپ کر لیا۔ اقوام متحدہ نے اسے ناجائز قرار دیا لیکن بھارت پھر بھی کشمیر کو اپنا ایک صوبہ سمجھنے میں مصر رہا اور اس نے حق خود اختیاری کو مسترد کر دیا اگر واقعی کوئی مسئلہ اس وقت فوری طور پر توجہ طلب ہے تو وہ مسئلہ کشمیر ہے۔ اٹھارہ سال کے طویل عرصے میں دونوں طرف کے لوگ تصفیے کی کچھ نئی راہیں پا گئے ہوں گے لہٰذا انہیں چاہئے کہ باہم مل کر اس پر غور کریں اور قبل اس کے کہ لاوا پھوٹ پڑے وہ باہمی طور پر کچھ تصفیہ کر لیں۔

سری نگر ریڈیو اسٹیشن اور ہوائی اڈے پر حملہ

پانچ روز کی جنگ کے بعد حریت پسندوں کی سرگرمیوں کا دائرہ مزید وسیع ہو گیا اور انہوں نے ۱۳ اگست ۱۹۶۵ء کو سری نگر کے ہوائی اڈے اور ریڈیو اسٹیشن پر قبضہ کرنے کے لئے ایک اور بھرپور حملہ کیا جس میں چار بھارتی سپاہی شدید زخمی ہوئے۔ اس ضمن میں بھارتی فوج اور مجاہدین کے درمیان سخت مقابلہ ہوا جس کے بعد بھارتی فوجیں بڑی تعداد میں وہاں پہنچیں مجاہدین کی تعداد تقریباً پچاس تھی درختوں کی آڑ لے کر کٹھ پتلی حکومت کے سیکریٹریٹ پر صرف آدھے فرلانگ کے فاصلہ سے پولیس لائنز پر دور سے فائرنگ کی۔ بھارتی فوج نے بھی جوابی کارروائی کی لیکن ایک بھی مجاہد ان کا نشانہ نہ بن سکا۔ اسی روز بھارتی حکومت کے وزیر دفاع گلزاری لال نندا کو ہدایت کی گئی کہ وہ حریت پسندوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لئے سری نگر جائیں۔

بھارتی وزیر داخلہ کا دورۂ سری نگر

پروگرام کے مطابق مقبوضہ کشمیر کی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے بھارت کے وزیر داخلہ ۱۳ اگست کو سری نگر کے دورے پر آئے اور واپسی پر انہوں نے وزیراعظم بھارت مسٹر لال بہادر شاستری کو یہ رپورٹ دی کہ مقبوضہ کشمیر میں گھمسان کی جنگ جاری ہے اور حالات قابو سے باہر ہو چکے ہیں۔ مسٹر نندا نے مسز اندرا گاندھی وزیر اعلیٰ غلام صادق اور اعلیٰ فوجی و پولیس افسروں سے بھی صلاح مشورہ کیا۔ بھارتی کابینہ کا اجلاس بھی ہوا جس میں کشمیر کی صورت حال کو سنگین قرار دیا گیا تھا۔

پاکستان کو وزیراعظم بھارت اور لال بہادر شاستری کی دھمکی

بھارت حریت پسندوں کی سرگرمیوں سے اس قدر بوکھلا گیا تھا کہ ۱۳ اگست ۱۹۶۵ء کو بھارتی وزیراعظم مسٹر شاستری نے آل انڈیا ریڈیو پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کو دھمکی دی کہ طاقت کا جواب طاقت سے دیا جائے گا اور ہمارے خلاف جارحیت کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔ اگر پاکستان ہمارے علاقے کے کسی حصے کو اپنی حدود میں شامل کرنے کا کوئی خیال رکھتا ہے تو اسے ایک بار پھر سوچ لینا چاہیے۔ پاکستان نے سادہ لباس میں اپنے فوجیوں کو جنگ بندی لائن کے پار بھیجا ہے بلاشبہ یہ ہمارے ملک پر حملہ ہے جس کو پاکستان نے منظم کیا ہے اور ہمیں بھی اس کا اسی طرح مقابلہ کرنا ہے اس مرتبہ ایک نئی جنگی حکمت عملی اختیار کی گئی ہے جو غالباً ایک سازش ہے۔ حریت پسندوں نے بھارتی حکومت کی دھمکیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی سرگرمیوں میں شدت پیدا کر دی۔

سری نگر کے قریب مجاہدین کا حملہ

۱۴ اگست ۱۹۶۵ء کو سری نگر کے قریب مجاہدین نے زبردست حملہ کیا اس حملے میں متعدد بھارتی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ پورے بھارتی مقبوضہ کشمیر میں صورتحال انتہائی مخدوش ہوگئی۔

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کا قتل عام

۱۵ اگست ۱۹۶۵ء کو بھارتی فوجوں نے اپنی پے در پے شکستوں کا بدلہ لینے کے لئے کشمیری مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا اس ضمن میں سری نگر کی ایک نواحی بستی میں بھارتی فوج نے لکڑی کے تین سو مکانوں کو نذر آتش کر کے ۲۵۰ مسلمان خاندانوں کے بے گھر کر دیا اور ایک مسجد کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا ایک قرآن مجید کو پھاڑ ڈالا۔ بھارتی ریڈیو اور سرکاری ترجمان نے آگ لگانے کی ذمہ داری مجاہدین پر ڈال دی۔ لیکن صدائے کشمیر ریڈیو نے اس کی پرزور تردید کی اور بتایا کہ یہ آگ انقلابی لوگوں کے خلاف عوام میں نفرت پیدا کرنے کے لئے خود بھارتی فوج نے لگائی ہے۔ مجاہدین نے سری نگر کے سرکاری دفاتر کو بھی نذر آتش کیا۔

دریں اثناء بھارتی پارلیمنٹ کے آزاد رکن مسٹر پرکاش ویر شاستری نے اعتراف کیا کہ مسلمان دیہاتی عوام مجاہدین آزادی کو غذا بہم پہنچا رہے ہیں اور انہیں پناہ دے رہے ہیں۔

مجاہدین اور بھارتی فوجوں میں زبردست جھڑپ

۱۵ اگست ۱۹۶۵ء کو مجاہدین اور بھارتی فوجوں کے مابین سری نگر کے جنوب مشرق میں چار میل کی دوری پر خونریز معرکہ ہوا جس میں ۱۵۰ بھارتی فوجی ہلاک اور ۲۵ زخمی ہوئے۔ اس لڑائی میں بھارتی فوج نے توپیں اور مشین گنیں بھی استعمال کیں۔ ریڈیو صدائے کشمیر کے مطابق

مجاہدین نے ایک بھارتی افسر اور تین فوجیوں کو بھی قیدی بنا لیا۔ مجاہدین نے بڈگام، سری نگر روڈ کے دو اہم پل بھی اڑا دیئے اور اس کے مشرقی علاقے میں مجاہدین نے بھارتی فوج کے انجینئروں کے ہیڈکوارٹر پر حملہ کیا بھارتی فوج کے ایک لیفٹیننٹ کرنل اور ایک کیپٹن کی لاش چھوڑ کر بھاگ گئی۔

مجاہدین نے گلمرگ کے قریب بھارتی پولیس کے ایک دستے کو نرغے میں لے لیا۔ اس حملے میں ایک بھارتی سپاہی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ مینڈھر کے علاقے میں بھی ایک پولیس چوکی پر حملہ کیا گیا۔

بھارتی فوج کو جب مقبوضہ کشمیر میں زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا تو اس نے اپنی فوجوں کی توپوں کا منہ پاکستان کی طرف موڑ لیا اور آزاد کشمیر پر حملے کی تیاریاں کرنے لگا کیوں کہ اس کا خیال تھا کہ حریت پسند پاکستانی مداخلت کار ہیں اور وہی مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجوں سے برسر پیکار ہیں۔

کارگل میں آزاد کشمیر کی تین چوکیوں پر بھارتی فوج کا قبضہ

پروگرام کے مطابق ۱۶ اگست ۱۹۶۵ء کو بھارتی فوجوں نے آزاد کشمیر میں داخل ہو کر کارگل کی تین چوکیوں پر زبردستی قبضہ کر لیا۔ قبل ازیں مئی ۱۹۶۵ء میں بھارت نے ان چوکیوں پر زبردستی قبضہ کر لیا تھا لیکن اقوام متحدہ کی بروقت مداخلت پر اس نے یہ چوکیاں خالی کر دیں۔ بھارتی فوجوں نے اس علاقے سے جاتے وقت بارودی سرنگیں اور بم نہیں ہٹائے تاکہ آزاد کشمیر کی سول مسلح فورس ان چوکیوں پر دوبارہ قبضہ نہ کر سکیں۔ بھارت کی اس خلاف ورزی پر حکومت پاکستان نے اقوام متحدہ سے احتجاج کیا وزیر اعظم بھارت مسٹر لال بہادر شاستری نے بھارت کے یوم آزادی کے موقع پر ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کو طاقت استعمال کرنے کی دھمکی دی تھی اور اس دھمکی کے صرف تین گھنٹے بعد بھارت نے جارحانہ کارروائی کر کے آزاد کشمیر کی تین چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ اور اس طرح اس نے طاقت کے استعمال کی دھمکی کو پورا کر دیا۔ پاکستان کی شکایت پر اقوام متحدہ نے ان چوکیوں کو خالی کرنے کا حکم دیا۔

سری نگر کو بچانے کے لئے بھارتی طیاروں کا حملہ

۱۶ اگست ۱۹۶۵ء کو مقبوضہ کشمیر کے دارالحکومت پر مجاہدین آزادی کی فتح کے امکانات مزید روشن ہو گئے ان حالات میں بھارتی فوج نے سری نگر کو بچانے کے لئے طیاروں کا استعمال کیا کیوں کہ مجاہدین نے سری نگر کا محاصرہ کر لیا تھا۔

بھارتی وزیر جنگ مسٹر چاون نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ مقبوضہ کشمیر میں ۱۴۱ مجاہدین شہید

کئے جا چکے ہیں۔ اور ۸۳ کو گرفتار کیا گیا ہے۔ بھارتی فوج کے بھی ۶۰ جوان مارے گئے۔

مجاہدین کی حمایت کا اعلان

۱۶ اگست کو حکومت چین نے مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کی کارروائیوں کو جائز قرار دیا اور انہیں اپنی حمایت کا یقین دلایا۔

حریت پسندوں کا سرینگر ائرپورٹ پر حملہ

۱۷ اگست ۱۹۶۵ء کو مجاہدین آزادی نے سری نگر کے ہوائی اڈہ پر چاروں طرف سے حملہ کیا بھارتی فوج ٹینکوں اور توپوں سے لیس تھی لیکن مجاہدین نے اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہوائی اڈہ پر قبضہ کرنے کے لئے زبردست گولہ باری کے باوجود پیش قدمی جاری رکھی انہوں نے دارالحکومت کے ارد گرد تمام اہم مقامات پر قبضہ کرنے کے بعد ہر طرف سے پورے شہر پر یلغار کر دی۔ بھارت کے ٹینک اور توپیں بھی مجاہدین کی یلغار کو نہ روک سکیں۔ اور انہوں نے بھارت کی آٹھ چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ اور سینکڑوں فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ بہت سے اسلحہ پر بھی مجاہدین نے قبضہ کر لیا ان جھڑپوں میں بھارت کا ایک بریگیڈیئر بھی ہلاک ہوا۔

دریں اثنا بھارتی فوج نے انتقامی کارروائی کے طور پر ۱۵ دیہات کو آگ لگا دی اور اس ہولناک واردات میں ڈیڑھ سو بے گناہ دیہاتی شہید ہو گئے اور بے شمار شدید مجروح ہوئے۔

صدائے کشمیر ریڈیو نے عوام سے اپیل کی کہ وہ چوکس رہیں اور کسی بھارتی سپاہی کو اپنے گاؤں میں داخل نہ ہونے دیں۔

جنگ بندی کا معاہدہ منسوخ کرنے کا مطالبہ

۱۷ اگست ۱۹۶۵ء کو آزاد کشمیر کی اسٹیٹ کونسل نے بھارت کے نوآبادیاتی راج کا خاتمہ کرنے کی جدوجہد میں مقبوضہ کشمیر کے عوام کا پوری طرح ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔ کونسل کا اجلاس میجر فیروزالدین خاں کی صدارت میں منعقد ہوا اور ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ جنگ بندی لائن کے معاہدہ کے متعلق اپنے موقف کو تبدیل کرے اور کشمیری عوام کو اس نازک اور فیصلہ کن مرحلہ پر اپنا لائحہ عمل خود طے کرنے کی چھوٹ دے دے۔ قرارداد میں مزید کہا گیا تھا کہ بھارت کے لئے اب باعزت طریقہ یہی ہے کہ وہ مقبوضہ علاقے سے اپنی قابض فوجیں فوراً واپس بلا لے۔ کونسل نے مجاہدین آزادی کو بھارتی حملہ آوروں کے خلاف اس کی شاندار فتوحات پر مبارکباد دی اور کشمیری عوام کی بغاوت کو ناقابل کنٹرول قرار دے دیا۔

بھارتی فوج کی بٹالین کا صفایا

۱۸ اگست ۱۹۶۵ء کو مجاہدین آزادی نے مقبوضہ کشمیر کے کئی علاقوں میں بھارتی فوج پر زبردست حملے کئے۔ ان حملوں میں دشمن کے سینکڑوں فوجی مارے گئے۔ جموں کے قریب بھارتی فوج کی ایک بٹالین کا صفایا کر دیا گیا۔ مختلف جھڑپوں میں بھارتی فوج ہتھیار چھوڑ کر بھاگ گئی۔ مجاہدین نے بارہ مولا کے قریب بھارتی فوج کے ایک بریگیڈ ہیڈکوارٹر پر بھی تباہ کن حملہ کیا۔ صدائے کشمیر ریڈیو کے مطابق جھڑپوں میں ۳۳ بھارتی مارے گئے۔ جن میں ایک کرنل' ایک کیپٹن بھی شامل تھا۔ بھارتی فوج بہت سارا اسلحہ اور گولہ بارود چھوڑ کر بھاگ گئی بھارت کی فضائی فوج کے چھ طیاروں نے پونچھ کے علاقے پر پرواز کی اور مجاہدین کے مورچوں کا پتہ چلانے کی کوشش کی۔

وزراء خارجہ کی خط و کتابت

۱۸ اگست ۱۹۶۵ء کو پاکستان میں بھارت کے ہائی کمشنر مسٹر کیل سنگھ نے بھارتی وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ کا ایک خط وزیر خارجہ پاکستان مسٹر بھٹو کو پہنچایا جس کا متن یہ تھا:۔

ایکسی لینسی!

"پاکستان اور بھارت کے درمیان تیزی سے بگڑتے ہوئے تعلقات نے جو فضا پیدا کر دی ہے اس کے پیش نظر ہم سمجھتے ہیں کہ رن کچھ کے معاہدہ ۳۰ جون ۱۹۶۵ء کی دفعہ ۱۳ الف کی رو سے دونوں ملکوں کے وزراء کی جو کانفرنس طے پائی تھی وہ اب ممکن نہیں ہمارے خیال میں اسے یوں سمجھنا چاہئے کہ وزراء کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہیں ہو گا اس لئے بہتر ہو گا کہ اگلا قدم اٹھایا جائے یعنی ٹریبونل قائم کرنے پر توجہ دی جائے جس کا ذکر معاہدہ میں ہے ہماری تجویز ہے کہ یہی راستہ اختیار کیا جائے۔ انتہائی عزت و احترام کے ساتھ"۔

سورن سنگھ

وزیر خارجہ مسٹر بھٹو کا جواب

ایکسی لینسی!

"مورخہ ۱۸ اگست کا تحریر کردہ خط موصول ہوا جس میں رن کچھ کے معاہدہ ۳۰ جون ۱۹۶۵ء کی رو سے پاک بھارت وزراء کی مجوزہ بات چیت کو یکطرفہ طور پر منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے پاکستان اور بھارت کی خرابی تعلقات کا جو ذکر خط میں کیا گیا ہے اس کے پیش نظر ہمارے خیال میں دونوں ملکوں کے وزراء کی کانفرنس اور بھی ضرور ہو گئی ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ نے اپنے خط میں یہ کہہ کر تنازعہ رن کچھ پر کسی سمجھوتے کا امکان ہی نہیں ہے اس کانفرنس سے نکلنے والے نتائج پر پہلے ہی پانی پھیر دیا حالانکہ یہ نتائج مذاکرات کے اختتام پر معلوم ہو سکتے تھے دوسری بات یہ کہ ہمارا خیال تھا مجوزہ کانفرنس میں نہ صرف تنازعہ رن کچھ کے

ہارے میں فیصلے پر پہنچنے کی کوشش کی جائے گی۔ بلکہ یہ خیال بھی تھا کہ اس کانفرنس میں دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر بنانے کے طریقے بھی زیرِغور آئیں گے۔ بہرحال آپ نے جو نتیجہ نکالا ہے کہ اس کانفرنس کا کوئی مفید مقصد پورا نہیں ہوگا ہمارے سوا اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ ہم رن کچھ کے معاہدے کے اگلے مرحلہ میں بھی ٹربیونل کی طرف قدم اٹھائیں"۔

آپ کا!

ذوالفقار علی بھٹو

جنگ بندی لائن کی سختی سے پابندی کرنے کا مشورہ

۱۸ اگست ۱۹۶۵ء کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اوتھان نے کشمیر کا بحران ختم کرنے کے لئے پھر پاکستان اور بھارت کے نمائندوں سے ملاقات کی۔ انہوں نے پاکستان کے مسٹر امجد علی اور بھارت کے مسٹر مصرا سے کہا کہ دونوں ملکوں کو جنگ بندی لائن کا پورا احترام کرنا چاہئے۔

صدائے کشمیر ریڈیو کی برطانیہ سے فوجی امداد کی اپیل

۱۸ اگست ۱۹۶۵ء کو صدائے کشمیر ریڈیو نے اپنے نشریئے میں انصاف اور انسانیت کے نام پر برطانیہ کے عوام سے اپیل کی کہ وہ بھارتی سامراجیت کے خلاف جدوجہد میں کشمیری عوام کی مدد کی۔ ریڈیو نے کہا کہ کشمیری عوام برطانیہ کے شکرگزار ہیں کہ اس نے ہمیشہ اقوام متحدہ میں کشمیریوں کے حق خودارادی کی حمایت کی۔ ۱۹۴۷ء میں بھارتی فوج نے ڈھائی لاکھ کشمیریوں کو صرف اس جرم میں شہید کر دیا تھا کہ وہ آزادی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ صدائے کشمیر ریڈیو نے برطانوی حکومت اور عوام کو یاد دلایا کہ کشمیریوں نے دوسری جنگ عظیم میں برطانیہ کی مدد کی تھی اور اب برطانیہ کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ کشمیری عوام کو غلامی سے بچائے ہمیں نہ صرف اخلاقی مدد کی ضرورت ہے بلکہ فوجی امداد بھی درکار ہے۔

کشمیری حریت پسندوں کی حمایت کا سرکاری اعلان

۱۸ اگست ۱۹۶۵ء کو پاکستان کے وزیر امور خارجہ چودھری علی اکبر نے راولپنڈی میں اعلان کیا کہ کشمیری حریت پسند مجاہدین پر آڑے وقت میں پاکستان کو اپنے دوش بدوش پائیں گے۔

کشمیری مجاہدین موجودہ نازک ترین وقت میں ان تمام افراد اور اقوام کی ہمدردی اور تعاون کے مستحق ہیں جو عوام کے حق خودارادی پر یقین رکھتے ہیں۔ کشمیر کے تازہ حالات سے واضح ہوتا ہے کہ بہادر کشمیری عوام نے اپنے حق خودارادی کے حصول کے لئے اقوام متحدہ کی مدد سے مایوس ہو کر خود ہی ہتھیار اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے اور آج ان کشمیری عوام نے کھلم کھلا بغاوت کر دی ہے جو سترہ سال سے بھارت کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اور اب جنہیں بھارت ناجائز طور پر سرحد میں گھس آنے والے پاکستانی قرار دے رہا ہے ایسی صورت میں

آزاد کشمیر کے عوام کی مقبوضہ کشمیر میں اپنے بھائیوں سے ہمدردی بالکل قدرتی چیز ہے آزاد کشمیر کے عوام کو پورا حق ہے کہ وہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی جنگ بندی لائن عبور کرنے میں بھرپور مدد کریں۔

وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کا بھارت کا انتباہ

۱۹ اگست ۱۹۶۵ء کو پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے بھارتی حکمرانوں کو انتباہ کیا کہ وہ جنگ کی دھمکیاں دینا بند کر دیں۔ کشمیری مجاہدین کو پاکستانی کہنا جھوٹ ہے۔ پاکستان اپنے بھائیوں کے خلاف جارحیت کا مرتکب کیسے ہو سکتا ہے۔ جموں و کشمیر پاکستانی علاقہ ہے بھارت گوا' حیدر آباد اور جوناگڑھ کی طرح کشمیر پر فوجی طاقت سے قبضہ نہیں جما سکتا۔

بھارتی وزیراعظم کی دھمکی

۱۹ اگست ۱۹۶۵ء کو بھارتی وزیراعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان پر الزام لگایا کہ پاکستان نے کشمیر میں گوریلا جنگ شروع کر دی ہے لیکن اسے اپنی خطرناک کارروائیوں کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ پاکستان نے چھاپہ ماروں کے ذریعے مقبوضہ کشمیر میں بغاوت کرانے کی جو کوشش کی ہے اسے کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ مقبوضہ کشمیر میں داخل ہونے والے سب چھاپہ مار پاکستانی ہیں تاہم انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ پاکستان کو کیا بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی۔

قائد کشمیر چودھری غلام عباس کا پیغام

۱۹ اگست ۱۹۶۵ء کو کشمیر کے ممتاز رہنما چودھری غلام عباس نے اعلان کیا کہ کشمیری عوام معاہدہ جنگ بندی میں فریق نہیں ہیں اور کوئی بین الاقوامی قانون 'اصول یا ضابطہ انہیں جنگ بندی لائن پار کرنے اور سامراجی بھارت کی قابض فوجوں کے خلاف زندگی اور موت کی جنگ لڑنے والے بھائیوں کی امداد سے نہیں روک سکتا۔

آزاد کشمیر کے عوام مقبوضہ علاقے میں رہنے والے کشمیری بھائیوں کو بھارتی حملہ آوروں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑیں گے۔

آج پورے مقبوضہ کشمیر میں انقلاب آ چکا ہے اور یہ ہماری ۳۵ سالہ جدوجہد آزادی کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس طویل مدت میں ہماری تحریک آزادی مختلف مراحل سے گزری اور اس نے مختلف رنگ اختیار کیا ہے۔

مجاہدین کی خونریز جنگ

۱۹ اگست ۱۹۶۵ء کو مجاہدین نے خونریز جنگ میں مختلف محاذوں پر بھارت کے ۹۲ فوجیوں کو

ہلاک اور سینکڑوں کو زخمی کیا۔ سکھوں کی ایک بٹالین کو مجاہدین پر حملہ کرنے کو کہا گیا لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا' صدائے کشمیر ریڈیو کے مطابق مجاہدین نے بڈھال کے علاقہ میں بھارتی فوج کے ایک اسلحہ خانے پر قبضہ کر لیا اور کوئی نئی چوکیوں پر حملے کئے۔

مجاہدین کی روس اور امریکہ سے اپیل

۱۹ اگست ۱۹۶۵ء کو صدائے کشمیر ریڈیو نے روس اور امریکہ کے نام انقلابی کونسل کے اپیلیں نشر کیں جن میں دنیا کی ان دونوں بڑی طاقتوں سے کہا گیا تھا کہ وہ انسانیت اور انصاف کے نام پر کشمیری حریت پسندوں کی مدد کریں تاکہ وہ بھارتی سامراج کی غلامی سے نجات حاصل کر سکیں۔ امریکہ کے نام اپیل میں کہا گیا تھا کہ وہ جمہوریت کے باوجود غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے کشمیری عوام کی چیخیں کیوں نہیں سنتا اور سلامتی کونسل کو اپنی قراردادوں پر عمل کرنے کے لئے کیوں مجبور نہیں کرتا ہم آپ سے انصاف' انسانیت اور امن کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ آپ آزادی کی شمع روشن کرنے میں ہماری مدد کریں اور ہمیں بھارت کی غلامی سے آزاد کرائیں۔

آزاد کشمیر پر فوج کشی کی دھمکی

مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیراعظم جی ایم صادق نے دھمکی دی کہ جلد ہی آزاد کشمیر پر فوج کشی کر دی جائے گی اور ضرورت پڑی تو جنگ بندی کا معاہدہ توڑ دیا جائے گا تاکہ پاکستانی جارحیت پسندوں کو سرگرمی آنے سے روکا جا سکے۔

پاکستان پر ناجائز پرواز کرنیوالے بھارتی طیاروں کو گرانے کا حکم

۲۰ اگست ۱۹۶۵ء کو ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا تھا کہ بھارت کی فضائی فوج کے جیٹ لڑاکا طیاروں اور بری فوج کے ہلکے طیاروں نے گزشتہ دس روز میں ایک درجن سے زیادہ مرتبہ پاکستان کی بڑھتی ہوئی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی۔

جب ۱۰ اگست کو بھارتی طیارے نے کارگل کے علاقے پر ناجائز پرواز کی تو ۱۲ اگست ۱۹۶۵ء کو دو انجنوں والا ایک لڑاکا طیارہ جو کنبیرا بمبار تھا' قصور اور اس کے شمالی علاقہ میں دیکھا گیا اسی روز بھلولنگر کے سرحدی علاقہ پر ایک اور جیٹ لڑاکا طیارہ نے جاسوسی کے لئے پرواز کی۔ چار دن بعد ایک بھارتی طیارہ نے کیل کے علاقے پر پرواز کی اور پھر آزاد کشمیر میں ڈھکی کے علاقے پر ناجائز پرواز کی۔ اگست ہی میں بھارت کی بری فوج کا ایک ہلکا طیارہ جنگ بندی لائن پار کر کے بھمبر کے علاقے میں داخل ہوا اور اس نے آزاد کشمیر کی فوج کے مورچوں پر پرواز کی۔ دو روز بعد ایک اور بھارتی جیٹ طیارہ راولاکوٹ اور تراڑ کھیل پر اور ایک کنبیرا بمبار طیارہ سیالکوٹ کے علاقے پر پرواز کرتا ہوا دیکھا گیا۔ بھارتی طیاروں نے سکردو' مظفر آباد'

چکوٹھی اور چھمب کے علاقوں پر بھی جاسوسی کے لئے ناجائز پروازیں کیں۔

جنگ بندی لائن پر گھمسان کی جنگ

بھارت کی فوجوں نے ۲۰ اگست ۱۹۶۵ء کو مجاہدین آزادی کو مقبوضہ کشمیر میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے جنگ بندی لائن پر سخت کارروائی شروع کی جس کے نتیجے میں گھمسان کی جنگ ہوئی اور بھارتی فوج نے حریت پسندوں سے انتقام لینے کے لئے پانچ دیہات کو آگ لگا دی اور پندرہ خاندانوں کو آزاد کشمیر میں دھکیل دیا۔ مختلف محاذوں پر بھارت کے ۳۲ فوجی اور دو اعلیٰ افسر مارے گئے۔ بھارتی فوج کے ایک قافلے پر حملہ کر کے مجاہدین نے اسلحہ و گولہ بارود اپنے قبضے میں لے لیا۔ پٹرول کے ایک ذخیرے کے علاوہ تین پلوں کو بھی تباہ کر دیا گیا۔

ضلع بارہ مولا کی فتح

۲۱ اگست کو کشمیری مجاہدین نے ضلع بارہ مولا کے بیشتر علاقہ کو بھارتی فوج کے قبضے سے آزاد کرا لیا اور مقبوضہ علاقے میں مجاہدین اور فوج کے تصادم کے نتیجے میں ۱۱۳ بھارتی فوجی ہلاک ہوئے جموں کے نزدیک بھردوار میں مجاہدین نے زبردست حملہ کیا اور دشمن کی تمام چوکیاں تباہ کر دیں۔

مجاہدین نے جموں شہر سے چھ میل دور ایک فوجی قافلہ پر حملہ کر کے اسلحہ سے بھرے ہوئے ۸ ٹرکوں کو اڑا دیا۔ اور بھاری تعداد میں اسلحہ حاصل کیا۔ نیز سری نگر میں بھارتی فوج کی انجینئرنگ کور کے ایک بٹالین ہیڈکوارٹر پر حملہ کر کے ۶۳ بھارتی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ مجاہدین کے ۱۳ ٹرک بھی تباہ ہوئے

مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے نائجیریا کی خدمات

۲۱ اگست ۱۹۶۵ء کو نائجیریا کے وزیر انصاف اور اٹارنی جنرل ڈاکٹر ٹی او الیاس نے مسئلہ کشمیر کے پرامن حل کے لئے اپنے ملک کی خدمات پیش کیں۔

بریگیڈ اور بٹالین ہیڈکوارٹرز پر مجاہدین کے حملے

۲۲ اگست ۱۹۶۵ء کو مجاہدین آزادی نے مقبوضہ کشمیر میں پونچھ کے ہوائی اڈے پر بھارت کی فضائی فوج کے ایک طیارے کو تباہ کر دیا۔ یہ طیارہ مجاہدین کے مورچوں کی دیکھ بھال کے لئے پرواز کرنے کے بعد جیسے ہی ہوائی اڈے پر اترا، مجاہدین نے اسے تباہ کر دیا۔ جس سے بھارتی مورچے ہوائی اڈے سے کٹ گئے۔ مجاہدین نے پونچھ کے مشرق میں ایک بریگیڈ ہیڈکوارٹر اور ایک بٹالین ہیڈکوارٹر پر بھی بیک وقت حملہ کیا۔ دشمن کو بھاری نقصان پہنچنے کے علاوہ ۲۵ فوجی اور ایک اعلیٰ افسر زخمی بھی ہوا۔ بہت سا جنگی سامان مجاہدین کے ہاتھ لگا۔ مجاہدین نے بھارت کو ایک پل کی تعمیر سے بھی روک دیا۔

انقلابی کونسل کے اعلان کے مطابق اب تک کی لڑائی میں ۲۷۷ بھارتی فوجی مارے گئے ہیں میں ایک بریگیڈیئر اور کئی اعلیٰ افسر شامل تھے۔

مجاہدین کی مدد کرنے والوں کو سخت سزا دینے کا اعلان

۲۲ اگست ۱۹۶۵ء کو بھارتی مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ غلام صادق نے پھر کشمیریوں کو دھمکی دی کہ اگر انہوں نے کسی طرح بھی مجاہدین کی مدد کی یا ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا تو انہیں سخت سزا دی جائے گی۔

شاستری کی پاکستان کو دھمکی

۲۳ اگست کو بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے نئی دہلی میں امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کو ایک انٹرویو دیا جس میں انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان نے جارحیت کو قائم رکھا تو بھارت اپنی کارروائیوں کو دفاعی اقدامات تک محدود نہیں رکھے گا بلکہ آگے بڑھ کر پاکستان پر حملہ کرے گا۔ ہم ہمیشہ اپنے اصل رویئے کو قائم نہیں رکھ سکتے کہ پاکستانیوں کو اپنے علاقے سے پیچھے دھکیلتے رہیں۔

چھمب کے علاقے پر مجاہدین کا قبضہ

۲۳ اگست ۱۹۶۵ء کو مجاہدین نے مسلسل دو روز کی خونریز جنگ کے بعد چھمب پر قبضہ کر لیا۔ ایک کرنل، چار میجر اور ایک ہزار بھارتی فوجی موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ بھارتی فوجیوں نے شکست کھانے کے بعد انتقامی کارروائی کے طور پر مزید چند دیہات کو آگ لگا دی۔ راجوڑی اور بارہ مولا کی جھڑپوں میں ایک سو بیس بھارتی فوجی ہلاک ہوئے۔

بھارتی فوج کی اعوان شریف پر گولہ باری

۲۴ اگست ۱۹۶۵ء کو بھارتی فوجوں نے کشمیر میں شکست کا بدلہ لینے کے بعد پاکستان کے ایک سرحدی گاؤں اعوان شریف پر اچانک حملہ کر کے شدید جانی و مالی نقصان پہنچایا۔ فوج نے اس حملہ میں بھاری توپیں استعمال کیں۔ بہت سے گولے مکانات پر گرے اور کئی مکانات گر کر تباہ ہو گئے۔ گولہ باری سے بیس افراد شہید اور پندرہ مجروح ہوئے ایک مسجد اور بہت سے مویشیوں کو بھی نقصان پہنچا۔

اعوان شریف گجرات شہر سے ۲۲ میل کے فاصلے پر آزاد کشمیر کے قصبہ جیمل کوٹ جانے والی شاہراہ پر واقع ہے۔ یہ پختہ سڑک کے ذریعے گجرات سے مربوط ہے۔ راستے میں دو بڑے برساتی نالے پڑتے ہیں گاؤں کے سامنے پیر پنجال کا سلسلہ ہائے کوہ مرتفع صاف نظر آتا ہے۔ زمانہ قدیم میں یہ گاؤں محمد پور اعوان کے نام سے موسوم تھا۔ لیکن کثرت استعمال سے محمد پور کا لفظ متروک ہو گیا اور ایک قریبی گاؤں آہی کی نسبت سے آہی اعوان کہلانے لگا یہاں حضرت قاضی سلطان محمود کا مزار مرجع خلائق ہے ان کی نسبت سے اس گاؤں کا نام اعوان شریف پڑ گیا۔

عرصہ دراز سے یہاں کھوکھر گوت کے راجپوتوں کا ایک خاندان بھی قیام پذیر ہے جس کے اکثر افراد عالم و حافظ اور صالح بزرگ ہو گزرے ہیں۔ ان میں حضرت قاضی سلطان محمود کا نام قابل ذکر ہے۔ انہوں نے حضرت اخوند درویزہ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ گاؤں میں تعلیم اور صحت کی سہولتیں موجود ہیں۔

بھارتی توپخانے اور دو بٹالین کا صفایا

۲۴ اگست ۱۹۶۵ء کو صدائے کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا کہ انقلابی فوجوں نے گذشتہ ۲۴ گھنٹے کے دوران منڈی، راجوڑی اور اوڑی سیکٹروں میں مختلف جھڑپوں میں بھارتی فوج کے مزید ۳۸ سورماؤں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ۴۱ فوجی زخمی ہو گئے منڈی کے علاقے میں بیس بھارتی فوجی مارے گئے۔

پاکستان اور بھارت کے مابین مصالحت کرانے کی روسی پیشکش

۲۴ اگست ۱۹۶۵ء کو روسی حکومت نے پاکستان اور بھارت کی حکومتوں سے کہا کہ وہ دونوں ملکوں کے مابین مصالحتی کردار ادا کرنے کو تیار ہے۔

جنگ بندی لائن کو توڑنے کا اعلان

۲۵ اگست ۱۹۶۵ء کو بھارت کے وزیر جنگ مسٹر چاون نے پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں اعلان کیا کہ بھارتی فوجوں نے مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین آزادی کے داخلے کی روک تھام کے لئے جنگ بندی لائن توڑ دی ہے اور آزاد کشمیر میں داخل ہو کر دو مقامات پر قبضہ کر لیا انہوں نے بھارت کی کھلی ہوئی جارحیت کا اعتراف کرتے ہوئے مزید کہا کہ جن مقامات پر ہماری فوجوں نے قبضہ کیا ہے وہاں نئے مورچے تعمیر کر لئے گئے ہیں۔ یہ کارروائی اس لئے کی گئی کہ مجاہدین آزادی کی واپسی کے راستوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کا ظلم

بھارت کی ایک ممتاز رہنما مس مردولا سارا بائی نے یہ انکشاف کیا کہ مقبوضہ کشمیر میں مسلم آبادی کو نیست و نابود کیا جا رہا ہے اور بھارتی فوج بلاوجہ مسلمانوں کو قتل کر رہی ہے فوج کا طرز عمل اس قدر ظالمانہ ہے جیسے وہ مجاہدین آزادی سے جنگ نہیں کر رہی ہے بلکہ کشمیری مسلمانوں سے جنگ لڑ رہی ہے۔

بھارتی فوج کی کارروائیوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بھارت لوگوں کو مرعوب کرنے کے لئے اپنی فوجی طاقت کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ بھارتی فوج بھی اتنی ہی ظالم ہے جتنی جن سنگھ۔ بھارت کی فوج نے مجاہدین کی آڑ میں مقبوضہ کشمیر کی بہت سے مسلمان بستیوں کو بھی نذر آتش کر دیا ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کی تباہ کاریاں

۲۵ اگست ۱۹۶۵ء کو مجاہدین آزادی نے مقبوضہ کشمیر میں کئی مقامات پر بھارتی فوج کے ساتھ جھڑپوں کے دوران بھارت کے دو سو فوجیوں کو ہلاک اور پچاس گاڑیوں کو تباہ کیا۔ اس سے مواصلات کا نظام بھی درہم برہم ہو گیا۔ بھارتی فوج نے انتقامی کارروائی کے طور پر پونچھ اور سری نگر کے ۵ دیہات کو آگ لگا دی۔

فضائی حدود کی خلاف ورزیوں پر بھارت سے پاکستان کا احتجاج

۲۵ اگست ۱۹۶۵ء کو پاکستانی فضائی حدود کی خلاف ورزی کرنے پر پاکستان نے بھارت سے سخت احتجاج کیا اور کہا کہ بھارتی فضائیہ کے طیاروں نے ۱۳ اگست سے ۱۹ اگست تک کے عرصے میں ۹ مرتبہ پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی۔ تفصیلات کے مطابق ۱۲ اگست کو ایک بھارتی طیارہ کنیبرا نے بھائی پھیرو پر پرواز کی اسی روز ایک اور کنیبرا نے سلیمانکی ہیڈ ورکس پر چکر لگائے۔ چار روز بعد ۱۶ اگست کو ایک کنیبرا طیارہ، اور بھارتی فضائیہ کے ۶ جیٹ طیاروں نے صبح ساڑھے نو بجے چھمب کے علاقے پر پرواز کی اسی طرح دیگر طیاروں نے بھی پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی۔

مجاہدین اور بھارتی فوج کی جھڑپیں

۲۶ اگست ۱۹۶۵ء کو بھارتی فوج اور مجاہدین کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہوئی اور ۵ مقامات پر جنگ کے دوران بھارتی فوج کے پانچ سو سپاہی ہلاک کئے گئے۔ اس کے مقابلہ میں صرف سات مجاہدین شہید ہوئے۔

ٹیٹوال سیکٹر میں خوفناک جنگ

۲۶ اگست ۱۹۶۵ء کو ٹیٹوال پر قبضہ کرنے والی بھارتی فوج کی پیش قدمی روک دی گئی اور مجاہدین آزادی نے ان کا راستہ بالکل بند کر دیا۔

آزاد کشمیر کی فوجوں کا بھارتی فوج کے خلاف جوابی حملہ

۲۷ اگست کو آزاد کشمیر کی مسلح افواج نے ٹیٹوال سیکٹر میں بھارتی فوج پر جوابی حملہ کیا۔ بھارتی فوج نے آزاد کشمیر کی جن چوکیوں پر ۲۵ اگست کو قبضہ کیا تھا انہیں واپس لینے کے لئے آزاد کشمیر کی فوج نے سر دھڑ کی بازی لگا دی اور سینکڑوں بھارتی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ جوابی حملہ میں بھارت کے چار سو فوجی ہلاک ہوئے۔

ادھر مجاہدین آزادی نے بھارتی فوج کے دو بٹالین ہیڈ کوارٹرز تباہ کر دیئے۔ دشمن پر اچانک حملہ ہوا، بھارتی فوجی سپاہی ننگے پاؤں ہی بھاگ گئے۔ بہت سے اسلحہ اور گولہ بارود پر

مجاہدین نے قبضہ کر لیا۔ تین مقامات پر مجاہدین نے نظام مواصلات کو معطل کر دیا۔ فوجی قافلوں پر مجاہدین کے کامیاب حملوں کی وجہ سے بے شمار بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔

بھارتی فوج کے بٹالین ہیڈکوارٹرز پر مجاہدین کا حملہ

۲۸ اگست ۱۹۶۵ء کو صدائے کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا کہ مجاہدین نے اوڑی سیکٹر میں بھارتی فوج کے ایک بٹالین ہیڈکوارٹرز پر تباہ کن حملہ کیا۔ دشمن کی فوج اس حملے کی تاب نہ لا سکی اور بے شمار اسلحہ اور لاشیں چھوڑ کر افراتفری کے عالم میں فرار ہو گئی۔ اس محاذ پر بھارتی فوج نے ہتھیار بھی ڈال دیئے۔

دریں اثناء بھارتی فوج نے ٹیٹوال سیکٹر میں آزاد کشمیر کی ایک اور چوکی پر شدید حملہ کیا اور منہ کی کھائی۔

انقلابی کونسل نے اعلان کیا کہ جب تک حریت پسند اپنے وطن کو آزاد نہیں کرا لیتے' اس وقت تک واپس نہیں جائیں گے۔

آزاد کشمیر کی جانب سے بھارت کو پاکستانی چوکیاں خالی کرنے کا مطالبہ

۲۹ اگست ۱۹۶۵ء کو صدر آزاد کشمیر مسٹر عبدالحمید خان نے بھارت کو متنبہ کیا کہ اس نے آزاد کشمیر کی جن چوکیوں پر قبضہ کیا وہ انہیں خالی کر دے۔ اگر حملہ آور بھارتی فوج نے جنگی کارروائیوں کو بند نہ کیا تو اسے تباہ کر دیا جائے گا۔

ادھر مجاہدین آزادی نے مقبوضہ کشمیر میں ۲۴ گھنٹوں میں مختلف جھڑپوں میں بھارتی فوجوں کا صفایا کر دیا۔ راجوڑی میں خونریز جنگ ہوئی' پونچھ کے قریب ایک بھارتی فوجی چوکی تباہ کر دی گئی' جھڑپوں میں نوے فوجی ہلاک ہوئے۔ بہت سا اسلحہ اور گولہ بارود بھی مجاہدین کے ہاتھ لگا۔

آزاد کشمیر پر بھارتی فوج کے حملے

۳۰ اگست ۱۹۶۵ء کو بھارتی فوجوں نے ٹیٹوال سیکٹر میں پیر صاحب چوکی پر قبضہ کرنے کی بار بار کوشش کی لیکن آزاد کشمیر افواج نے تمام بھارتی حملوں کو پسپا کر دیا۔ بھارتی فوجوں نے پیر صاحب چوکی پر اپنے حملوں کے دوران بھاری اور ہلکی توپوں سے زبردست گولہ باری بھی کی جس پر بھارتی فوج کو بار بار شکست بھی اٹھانی پڑی۔ بھارتی فوجوں نے ٹیٹوال کے علاقے نوسیری پل پر بھی شدید گولہ باری کی۔

بھارت کی ایک اور بٹالین فوج پر مجاہدین نے بیدوری کے شمالی علاقوں اور اوڑی کے جنوب میں درہ حاجی پیر پر بھی حملے کئے۔ ان حملوں کا مقصد یہ تھا کہ جنگ بندی لائن توڑ کر اوڑی اور پونچھ کو ایک دوسرے سے ملا دیا جائے۔ بھارتی فوج انتہائی عجلت میں سر پر پاؤں رکھ کر

بھاگ گئی۔

ادھر مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجوں نے انتہائی مایوسی کی حالت میں مظلوم مسلمانوں کے خلاف وحشیانہ انتقامی کارروائی کی۔

صدائے کشمیر ریڈیو نے انقلابی کونسل کے ایک ترجمان کے حوالے سے بتایا کہ مجاہدین آزادی نے مقبوضہ کشمیر میں تمام محاذوں پر بھارتی فوجوں کے قدم اکھاڑ دیئے ہیں۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں بھارتی فوج سے جو جھڑپیں ہوئیں۔ ان میں مجاہدین نے زبردست نقصان نہیں کیا۔

۳۱ اگست ۱۹۶۵ء کو صدائے کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا کہ انقلابی فوجوں نے پورے مقبوضہ کشمیر میں مختلف مقامات پر خونریز جھڑپوں کے دوران بھارتی قابض فوج کو زبردست نقصان پہنچایا۔ مجاہدین نے راجوڑی بڈھال روڈ پر ایک بڑے فوجی قافلے کو تباہ کیا۔ دشمنوں کے درجنوں سپاہی بھاگتے ہوئے مارے گئے اور مجاہدین نے بہت سی فوجی گاڑیوں کو جلاکر رکھ دیا۔

آزاد کشمیر کی فوج نے نیتواں سیکٹر میں بھارتی فوج کی ایک بٹالین کا حملہ پسپا کر دیا اور اڑھائی سو بھارتی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

بھارتی فضائیہ اور پاک فضائیہ کے مابین پہلا معرکہ

چھمب سیکٹر میں پاک فوج برابر اپنے قدم آگے بڑھا رہی تھی جب کہ بھارتی فوج پاکستانی مجاہدوں کے ہاتھوں بری طرح مار کھانے کے بعد پسپا ہو رہی تھی۔ بھارت نے جب پاکستان کی چھمب سیکٹر میں فوجی برتری کو دیکھا تو اس نے اپنی افواج کو ذلت آمیز شکست سے بچانے کے لئے یکم ستمبر ۱۹۶۵ء کو فضائیہ کو بھی جنگ میں جھونک دیا۔ بھارتی ایئر فورس کے چار طیارے اس کی مدد کو پہنچ گئے۔ جوابی کارروائی کے طور پر پاکستان ایئر فورس کے دو ایف ۸۶ سیبر طیاروں (جو فضائی گشت پر تھے) کو حملہ آور دشمن کے طیاروں سے دو دو ہاتھ کرنے کا حکم دیا گیا۔

ان سیبر طیاروں کو سکواڈرن لیڈر سرفراز صدیقی اور فلائٹ لیفٹیننٹ امتیاز احمد بھٹی چلا رہے تھے انہوں نے حکم کی تعمیل کی اور چند منٹ میں اپنے سامنے آٹھ ہزار فٹ کی بلندی پر بھارتی ایئر فورس کے دو ویمپائر اور اپنے پیچھے دو کینبرا طیاروں کو علی الترتیب پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کرتے ہوئے دیکھا گیا۔

فضا میں بھارتی کرگسوں کو دیکھ کر پاکستانی شہباز ان پر بری طرح جھپٹ پڑے۔ سکواڈرن لیڈر رفیقی کا طیارہ آگے تھا اور عقب سے فلائٹ لیفٹیننٹ انہیں تحفظ دے رہے تھے۔ پہلے ہی وار میں رفیقی نے اپنی بے خطا نشانہ بازی کی بدولت دونوں ویمپائر طیاروں کو مار گرایا اسی دوران انہوں نے دیکھا کہ دو اور طیارے فضا میں موجود ہیں چنانچہ لیفٹیننٹ امتیاز احمد بھٹی ان کی طرف لپکے اور اپنے لیڈر کو ان طیاروں کی موجودگی کا پتہ دیا۔

فلائٹ لیفٹیننٹ بھٹی نے اپنے لیڈر کو خطرے سے بھی آگاہ کیا لیکن رفیقی نے قطعی پرواہ نہ کی اتنے میں بھٹی کے طیارے نے دشمن کے ایک ویمپائر طیارے کو مار گرایا اس کے بعد انہوں نے دوسرے طیارے کی خبر لی۔

افواج پاکستان کا مقبوضہ کشمیر میں داخلہ

کشمیر میں جنگ بندی لائن پر اور پاکستان کے سرحدی علاقوں میں بھارت کی مسلسل جارحانہ سرگرمیوں سے مجبور ہو کر یکم ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک فوج کو جوابی کارروائی کرنا پڑی اور اس کی فوج مقبوضہ کشمیر میں داخل ہو گئی۔

آزاد کشمیر کی فوجوں نے پاکستانی فوج کی مدد سے بھمبر سیکٹر میں جنگ بندی لائن پار کر کے دو بھارتی چوکیوں چھمب اور دیوا پر قبضہ کر لیا۔ یہ چوکیاں جنگ بندی لائن سے آٹھ میل دور تھیں۔

پاک فضائیہ کی ابتدائی حربی کارروائی کا تذکرہ کرتے ہوئے چھمب سیکٹر میں دیوا آپریشن کے کمانڈر میجر جنرل اختر حسین ملک نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ کس طرح پاک فوج کے دستوں کی کارروائی کے چند گھنٹوں کے اندر بھارتی فوج کے حوصلے جواب دے گئے اور کس طرح گھبراہٹ کے عالم میں بھارتی فوج کے کمانڈر نے اپنے ہیڈکوارٹر سے وہسکی کی بوتل طلب کی اس خفیہ پیغام کا مفہوم سمجھتے ہوئے ہم نے سرگودھا سے رابطہ قائم کیا اچانک فضا میں ایک گرجدار آواز سنائی دی ہندوستانی طیارے شعلوں کی لپیٹ میں تھے۔

چھمب کے دفاع کے لئے بھارت کا نمبر ۱۹۹ انفنٹری بریگیڈ' دو توپ خانے اور مشین گن کی ایک کمپنی موجود تھی۔ صبح کے دھندلکے میں پاکستانی فوج ٹینکوں کے ساتھ اس پر ٹوٹ پڑی۔ اس کے ایک طرف دھان کے کھیت تھے اور دوسری طرف پہاڑیوں کے دامن تھے جن پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا تھا۔ بھارتی فوج چھ گھنٹے کی لڑائی کے بعد فرانس کے بنے ہوئے پندرہ ٹینک اور تیرہ توپیں چھوڑ کر بھاگ نکلی حالانکہ اس علاقے میں بھارت نے اپنے دفاع کے لئے کنکریٹ کے بڑے مضبوط مورچے بنا رکھے تھے۔

مقبوضہ کشمیر کے ۶ علاقوں میں مجاہدین کی حکومت

یکم ستمبر ۱۹۶۵ء کو جموں سرحد کی ایک سروے رپورٹ میں بتایا گیا کہ بھارتی فوج کا ایک پورا بریگیڈ مجاہدین کے حملہ کی تاب نہ لاکر بھاگ کھڑا ہوا اور چار انچ دھانہ کی توپیں بھی چھوڑ گیا۔ مجاہدین نے ان توپوں پر قبضہ کرنے کے بعد ۲۵ پونڈ کے گولوں سے دشمن پر گولہ باری کی۔ جس کے نتیجے میں وہ سیالکوٹ جموں سرحد سے تیرہ میل دور چھمب کے علاقے پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مزید براں مونا وال' خیروال' دیوا' جوڑیاں' چھارپانی اور پالن وال کے

مجاہدین نے آٹھ گھنٹے کی فائرنگ کے بعد اپنی حکومت قائم کرلی۔ اس کے بعد وہ کامیابی کے ساتھ چھوں اور اکھنور کی طرف پیش قدمی کرنے لگے۔ اکھنور کے قریب بھی پہاڑی علاقے میں گھمسان کی جنگ ہوئی۔

ادھر صدائے کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا کہ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین آزادی نے بھارتی فوج کے اڈوں، مورچوں اور قافلوں پر شدید حملے کئے اور دشمن کو زبردست جانی و مالی نقصان پہنچایا۔ مجاہدین وطن نے وادی کشمیر کے علاقہ سونا مرگ میں بھارتی فوج کے ایک دستے پر حملہ کیا، دشمن کی فوج تھوڑی دیر تک مقابلہ کر سکی اور اسکے بعد بھاگ نکلی۔ بھارتی قابض فوجیں اپنے جوانوں کی لاشیں، اسلحہ، گولہ بارود، مشین گنیں اور سٹین گنیں بھی چھوڑ گئیں۔ مجاہدین نے تین پل تباہ اور ایک پلٹن کا بھی صفایا کر دیا۔

بھارتی وزیراعظم لال بہادر شاستری کی دھمکی

یکم ستمبر کو بھارتی وزیراعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے صدر ایوب کی ماہانہ نشری تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ یہ قطعی طور پر اس بات کا اعتراف ہے کہ پاکستانی ناجائز طور پر وادی میں داخل ہوئے ہیں۔ کشمیر میں جنگ جاری ہے، پاکستانی پوری طاقت سے آئے ہیں، یہ باقاعدہ حملہ ہے اور ہم یقیناً اس کا مقابلہ کریں گے۔ یہ وقت تیار اور چوکنا رہنے کا ہے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی اپیل

۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے پاکستان اور بھارت سے کشمیر میں فوراً جنگ بند کرنے کی اپیل کی اس ضمن میں انہوں نے پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اور بھارت کے وزیراعظم لال بہادر شاستری کو ایک ہی مضمون کے تار بھیجے جن میں لکھا تھا کہ دونوں ملکوں کی مسلح فوجوں کے درمیان تصادم کی وجہ سے عالمی امن کو سنگین خطرہ لاحق ہے انہوں نے اپنے تار میں دونوں ممالک کے سربراہوں سے وعدہ کیا کہ وہ کشمیر میں امن کی بحالی کے لئے اس مسئلے کے تصفیئے کے لئے ہر ممکن کوشش اور تعاون کریں گے۔ سیکرٹری جنرل نے امریکہ، روس، پاکستان اور بھارت کے نمائندوں سے بھی کشمیر کی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔

پونچھ میں بھارتی فوج کی ایک بٹالین ہیڈکوارٹر کا صفایا

صدائے کشمیر ریڈیو کے اعلان کے مطابق ۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو مجاہدین نے پونچھ کے شمال میں ایک بھارتی بٹالین کا صفایا کر دیا۔ مجاہدین نے اتنی مستعدی سے حملہ کیا تھا کہ بھارتی فوج مقابلہ کے لئے نہ سنبھل سکی اور نہایت افراتفری کے عالم میں بھاگ کھڑی ہوئی۔ بھارتی فوجی اپنی وردیاں تک نہ پہن سکے اور شب خوابی کے لباس میں بھاگ گئے۔ وہ اپنے جوتے، کپڑے، بستر

اور ذاتی استعمال کا دوسرا سامان بھی ساتھ نہ لے جا سکے۔

مجاہدین نے اس بٹالین ہیڈ کوارٹر سے اسلحہ اور گولہ بارود کا بڑا ذخیرہ اپنے قبضے میں لے کر بھارتی فوجی کیمپ کو آگ لگا دی۔ مجاہدین کے حملے میں ۱۷ بھارتی فوجی ہلاک اور ۲۷ زخمی ہوئے۔ کیمپ سے ایک خط بھی ملا جس میں لکھا تھا

ہم پر رحم کیا جائے، ہم مجاہدین آزادی سے لڑنا نہیں چاہتے اس لئے کہ وہ بھارتی ظلم اور بے انصافی کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں اس لئے کسی مزاحمت کے بغیر اس چوکی کو چھوڑ جا رہے ہیں۔ اس خط پر کسی کے دستخط نہیں تھے۔

جوڑیاں پر قبضہ اور اکھنور کی جانب پیش قدمی

آزاد کشمیر کی فوجیں پاکستانی فوج کی مدد سے چھمب سیکٹر میں برابر آگے بڑھ رہی تھیں اور اس کے مقابلے میں بھارتی افواج کے حوصلے پست ہو رہے تھے اور وہ ڈھیر سارا اسلحہ اور گولہ بارود چھوڑ کر جا رہے تھے اس کے نتیجے میں ان کی بوکھلاہٹ قدرتی امر تھا اس بناء پر پاک فوج نے ۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جوڑیاں کی چوکی پر قبضہ کر لیا۔ اب تک کی لڑائی میں سینکڑوں بھارتی فوجی ہلاک ہو چکے تھے اور بھارت کے ڈیڑھ سو فوجیوں کو قیدی بنایا جا چکا تھا علاوہ ازیں آزاد فوج نے دشمن کے پندرہ ٹینکوں پر جو کارآمد حالت میں تھے اپنے قبضے میں لے لئے۔

آزاد کشمیر اور پاکستانی فوج کی پیش قدمی کی خبر پھیلتے ہی مقبوضہ کشمیر میں بھگدڑ مچ گئی اور جموں اور دوسرے شہر خالی ہونے لگے۔ پاکستانی طیارے بھی اپنی مسلح افواج کی مدد کو آ پہنچے اور انہوں نے ایک بھی بھارتی طیارے کو اس علاقہ میں داخل نہیں ہونے دیا۔

جب پاک فوج نے مقبوضہ کشمیر میں پیش قدمی شروع کر دی تو بھارتی فوج کی مدد کے لئے بھارتی فضائیہ کے جیٹ طیاروں کے ایک سکواڈرن نے چھمب سیکٹر میں پھر حملہ کیا لیکن پاک فضائیہ کے لڑاکا طیاروں کے جوابی حملہ کی تاب نہ لا کر بھاگ گئے۔

جوڑیاں کا سقوط ایک ایسی کاری ضرب تھی جس نے بھارتی فوج اور بھارتی سیاست دانوں دونوں کو سکتے میں ڈال دیا۔ اس مقام سے پاکستانی بھارت کی پوری مواصلاتی لائن پر حاوی ہو گئے تھے گویا ٹیٹوال اور اوڑی سیکٹر پر بھارت کی جارحانہ چالوں کا موثر جواب دے دیا گیا۔

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے پہلے شہید

میجر محمد سرور شہید ستارۂ جرأت و تمغہ خدمت ۱۹۶۵ء کی جنگ کے پہلے شہید تھے۔

انہوں نے کشمیر کے محاذ پر چھمب سے آگے بڑھتے ہوئے ۲ ستمبر کو جوڑیاں کا قلعہ فتح کیا اور اس پر پاکستان کا پرچم گاڑ دیا جس کی وجہ سے کشمیر کا علاقہ پاکستان کے قبضے میں آ گیا۔ صدر ایوب

طان نے ریڈیو پر اپنی تقریر میں کہا کہ "میں مبارک باد پیش کرتا ہوں کمانڈوز کے اس دستے کو جو وادی کشمیر کے پہاڑوں کو چیرتے ہوئے بجلی کی طرح آگے بڑھا اور اپنی جان کی بازی لگا کر اوڑیاں کا تین منزلہ اسلحہ سے بھرا ہوا قلعہ فتح کر لیا اور دشمن کو شرمناک شکست دی"۔ میجر محمد سرور شہید اسی دستے کے کمانڈر تھے یہاں پر انہوں نے دشمن کے پانچ سو افراد کو پکڑا اور جنگی قیدی بنا کر اٹک فورٹ روانہ کر دیا ایک منٹ دم لئے بغیر آگے بڑھے اور قلعہ کو ریگولر آرمی کے حوالے کیا اس پر دشمن بوکھلا اٹھے اور اس نے لاہور اور سیالکوٹ کا رخ کیا۔

کمانڈوز کے اسی دستے نے تیزی کے ساتھ آگے بڑھنا شروع کر دیا اور اکھنور کے مقام پر جا پہنچا جہاں پر ان کا دوسرا مشن جموں اور اکھنور کے درمیان بڑے پل کو اڑانا تھا۔ ایک فوجی جوان کے سینے پر بم باندھ کر اس کا جنازہ بنایا گیا تاکہ جنازے کے ساتھ پل پر سے گزرا جائے اور بم کے پھٹنے سے پل اڑ جائے۔

دشمن نے جہازوں کی ایک کھیپ اس دستے کے پیچھے روانہ کر دی۔ ان جہازوں کے پروں سے بیک وقت دو سو گولیاں برس رہی تھیں وہ اس دستے کا پیچھا کرتے رہے۔ میجر محمد سرور کمانڈوز کا دستہ لئے آگے بڑھ رہے تھے اسی ایکشن کے دوران ۷ا گولیاں میجر محمد سرور شہید کے سینے اور ایک گولی ماتھے پر لگی انہوں نے کلمہ پڑھا اور اپنی جان کی عظیم قربانی خدا کے حضور پیش کر دی۔

انڈونیشی نوجوانوں نے جہاد کشمیر میں شمولیت کا اعلان کیا

۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کے برادر ملک انڈونیشیا کے ایک ہزار پانچ سو نوجوانوں نے جکارتہ میں بھارتی پالیسی کے خلاف بھارتی سفارت خانہ کے سامنے مظاہرہ کیا اور بھارت کو کچل دو کے نعرے لگائے۔ مظاہرہ ایک گھنٹے تک جاری رہا۔

بھارت کے لڑاکا طیاروں کی تباہی

۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت کے چھ ہنٹر اور نیٹ قسم کے طیاروں نے بھمبر کے علاقے میں داخل ہو کر آزاد کشمیر پر فوجی حملہ کرنے کی کوشش کی۔ پاک فضائیہ کے دو سیبر جیٹ طیاروں نے انہیں حملہ کرنے سے روک دیا اور تین طیاروں کو مار گرایا باقی تین بھاگ نکلے، فضائی جنگ کے دوران پاک فضائیہ کے ایک طیارے کو بھی نقصان پہنچا لیکن اس کا ہوا باز اپنے طیارہ کو کامیابی سے ہوائی اڈے پر لے آیا۔ سرکاری ترجمان نے اس خبر کی تصدیق نہ کی۔

جنگ بندی کی اپیل مسترد

۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت کے وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے کشمیر میں جارحانہ کارروائیاں غیر مشروط طور پر بند کرنے کے سلسلے میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان کی

اپیل عملی طور پر مسترد کر دی ۔ یہ بات انہوں نے قوم کے نام اپنی نشری تقریر میں کی ۔ انہوں نے کہا کہ جنگ بندی مسئلے کا کوئی حل نہیں ہے اور جنگ بند ہونے سے امن قائم نہیں ہو سکتا ہے اور ہم جنگ بند نہیں کر سکتے ۔

کینیڈا کی جانب سے ثالثی کی پیشکش

کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر پیرس نے ۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ایک بیان میں کہا کہ انہوں نے کشمیر میں جنگ بندی کرانے کے سلسلے میں پاکستان اور بھارت کو ثالثی کی پیش کش کی ہے ۔

شاستری کی دھمکی

۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو وزیر اعظم بھارت مسٹر لعل بہادر شاستری نے عوام سے اپیل کی کہ وہ انتہائی ناسازگار حالات سے دوچار ہونے والے ہیں ۔ وہ ابھی سے خود کو تیار رکھیں ۔ انہوں نے قوم کو خبردار کیا کہ ہمیں فضائی حملوں سے مزید نقصان اٹھانا پڑے گا ۔ قوم فضائی حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار بیٹھی ہے ۔

فوجی کیمپ اور بھارتی چوکیوں پر پاکستان کے حملے

۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو مجاہدین آزادی نے مقبوضہ کشمیر میں کئی مقامات پر بھارتی فوجوں کو شدید مالی اور جانی نقصان پہنچایا انہوں نے مختلف سیکٹروں میں دشمن کی چوکیوں پر حملے کئے اور راجوڑی سیکٹر میں پٹرول کے ایک ذخیرے کو آگ لگا دی ۔ نوشہرہ سیکٹر میں بھارتی فوج کے دس افراد ہلاک ہوئے ۔ راجوڑی سیکٹر میں بھی آٹھ آدمی مارے گئے ۔ ٹیٹوال سیکٹر میں بھارتی فوجیں پندرہ لاشیں چھوڑ کر بھاگ گئیں اور سری نگر میں اٹھارہ فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ۔

مصر کے صدر ناصر کی اپیل

۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو مصر کے صدر ناصر نے پاکستان اور بھارت کی حکومتوں سے اپیل کی کہ وہ کشمیر میں امن بحال کریں ۔ یہ بات انہوں نے یوگوسلاویہ کے لیڈروں سے اپنی ملاقات کے دوران کہی ۔

سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس

کشمیر میں بھارت کی پے در پے شکستوں اور حریت پسندوں کی جنگی کارروائیوں کے باعث اقوام متحدہ نے تشویش کا اظہار کیا اور اس ضمن میں سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس ۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو طلب کیا ۔

اجلاس سے قبل کونسل کے صدر نے ایک بیان میں بتایا کہ یہ اجلاس کونسل کے ارکان

کی متفقہ رائے سے طلب کیا گیا ہے۔ سیکرٹری جنرل اور ارکان کے باہمی گفتگو سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ کونسل کو جنگ بندی سے متعلق سیکرٹری جنرل اوتھاں کی اپیل پر غور کرنا چاہئے۔ ارکان نے متفقہ طور پر کشمیر کی تازہ ترین صورتحال کو خطرناک قرار دیا۔ مبصرین نے اس موقع پر یہ خیال ظاہر کیا کہ امریکی اعلان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سلامتی کونسل کا اجلاس نہیں چاہتا تھا۔

آزاد پاک افواج کا دریائے توی کا پار کرنا

۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو آزاد فوجیں مقبوضہ کشمیر کے چھمب سیکٹر میں دریائے توی عبور کر کے پانچ میل آگے بڑھ گئیں اور اکھنور کے آس پاس جنگ میں بھارتی افواج کو زبردست نقصان پہنچا۔ آج تک کی لڑائی میں پاکستانی افواج نے مقبوضہ کشمیر میں پندرہ میل تک پیش قدمی کی اس علاقہ میں سب سے بڑا فوجی اڈہ اکھنور تھا' اسے زبردست جنگی اہمیت حاصل ہے اسی مقام پر ۴۸-۱۹۴۷ء میں بھارتی فوج سے بڑا گھمسان کا رن پڑا تھا اور پندرہ دن تک یہاں زبردست لڑائی ہوئی تھی۔

دریں اثناء دہلی میں وزارت دفاع نے اس بات کا اعتراف کیا کہ پاکستانی فوجوں کے ہراول دستے نے کشمیر کے چھمب سیکٹر میں دریائے توی کو عبور کر لیا ہے۔

چین کی حمایت کا اعلان

۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو عوامی جمہوریہ چین کے نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ مارشل چن ژی اپنے سرکاری دورے پر اسلام آباد پہنچے تو انہوں نے اعلان کیا کہ چین جہاد آزادی کی مکمل حمایت کرتا ہے انہوں نے کشمیری عوام پر بھارتی فوج کے مظالم کی بھی مذمت کی۔

محاذ آزادی کشمیر کا قیام

انقلابی کونسل نے ۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جنگ آزادی کو تیز کرنے کے لئے آزاد کشمیر لبریشن فرنٹ کے قیام کا اعلان کیا۔ اس محاذ میں مندرجہ ذیل رہنماؤں کو شامل کیا گیا۔

"چودھری غلام عباس' میر واعظ محمد یوسف' سردار عبدالقیوم خاں' سردار محمد ابراہیم' خواجہ غلام دین دانی' مسٹر حیدر خاں' مسٹر عبدالعزیز' پیر علی احمد' سردار کرنل شیر احمد خان"۔

مسئلہ کشمیر پر اوتھاں کی رپورٹ

۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھاں نے مسئلہ کشمیر سے متعلق اپنی ایک رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ میں انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر امن کے لئے ایک بہت

بڑا خطرہ ہے نہ صرف پاکستان اور بھارت کے لئے بلکہ وسیع تر امن کے لئے بھی۔ سیاسی حقائق اور ان کے اطلاق سے واقفیت کے باوجود یہ قیاس نہیں کیا جا سکتا کہ میں سیاسی مصلحت کنندہ کی حیثیت سے کام کروں گا۔ صرف یہ کہنا کافی ہے کہ اگست ۱۹۴۸ء میں کونسل کی قرارداد کے مطابق جنگ بندی کا جو معاہدہ ہوا تھا وہ ٹوٹ گیا ہے۔

مجاہدین کی سرگرمیاں

۴ ستمبر کو مجاہدین آزادی نے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجوں پر حملے کر کے مختلف مقامات پر کم سے کم پچاس فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور لاتعداد اسلحہ مجاہدین کے ہاتھ آ گیا۔ سری نگر میں سونا مرگ کے مقام پر ایک جھڑپ میں دشمن کے گیارہ افراد ہلاک ہوئے اوڑی سیکٹر میں بھارتی فوج کے ایک بٹالین کے ساتھ اوڑی سے چھ میل دور جھڑپ ہوئی جس میں بھارتی فوج کے پندرہ افراد مارے گئے۔ مینڈھر سیکٹر میں مجاہدین نے ایک بھارتی چوکی پر حملہ کیا اور دشمن کے کئی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

پاک فوج کی اکھنور کی جانب پیش قدمی

۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستانی فوجوں نے اکھنور کی جانب اپنی پیش قدمی جاری رکھی اور وہ اکھنور کے نواح میں پہنچ گئیں اس روز آل انڈیا ریڈیو نے اپنی نشریات میں اس بات کا اعتراف کیا کہ پاکستان اور آزاد کشمیر کی فوجیں جنگ بندی لائن سے بیس میل اندر تک پہنچ گئی ہیں۔ پاک فوج نے کثیر تعداد میں فوجی لاریاں اور ایک پٹرول ٹینکر بھی تباہ کر دیا۔ اسی روز حربی گشت کے طور پر ایف ۱۰۴ اور ایف ۸۶ طیاروں کی علی الترتیب سولہ اور بیالیس پروازوں کا منصوبہ تیار کیا گیا تھا لیکن فضائی جھڑپ کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا صرف لاہور کے علاقے پر دشمن کے ایک لڑاکا طیارے کی اطلاع ملی۔ مزاحمتی کارروائی کے لئے جب ایک ایف ۱۰۴ طیارہ نیچی پرواز کرتا ہوا تیزی کے ساتھ غراتا ہوا امرتسر کے اوپر سے گزرا تو ہندوستانیوں کو امرتسر کے علاقے میں ہوائی آتشبازی کا گمان ہونے لگا۔ چار ایف ۸۶ اور دو ایف ۱۰۴ طیاروں کو تین بار منصوبے پر عمل کی خاطر روانہ کیا گیا مگر دشمن ان کے مقابل آنے کی جرات نہ کر سکا۔

سلامتی کونسل کی قرارداد

اس دوران میں ۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سلامتی کونسل نے کشمیر میں جنگ بندی سے متعلق ایک قرارداد منظور کی۔ یہ قرارداد ملایشیا کے نمائندے نے پیش کی اور اس کی تائید میں بولیویا، آئیوری کوسٹ، اردن، ہالینڈ اور یوروگوئے نے ووٹ دیئے۔ قرارداد میں کہا گیا تھا کہ کشمیر کی بگڑتی ہوئی صورت حال کے پیش نظر سلامتی کونسل بھارت اور پاکستان کے نمائندوں سے

مطالبہ کرتی ہے کہ جنگ بندی لائن کے دونوں طرف فوراً جنگ بند کر دیں۔ دونوں حکومتیں جنگ بندی لائن کا احترام کریں اور اپنی اپنی مسلح افواج کو جنگ بندی لائن سے اپنی اپنی جانب ہٹالیں جنگ بندی لائن کی نگرانی کے سلسلے میں اقوام متحدہ کے مقرر کردہ فوجی مبصروں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔

یہ اجلاس اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس قرارداد پر عمل درآمد کے متعلق تین دن کے اندر اندر کونسل کے سامنے رپورٹ پیش کریں۔

اقوام متحدہ میں مقیم پاکستانی نمائندے مسٹر احمد علی نے سلامتی کونسل کے ارکان سے اس بات پر سخت احتجاج کیا کہ قرارداد میں کہیں بھی کشمیر میں رائے شماری کا ذکر موجود نہیں ہے اسی بناء پر پاکستانی عوام نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ جنگ بندی کی اپیل مسترد کر دے۔

اقوام متحدہ کی ۶ ستمبر کی قرارداد

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو تنازعہ کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کا ایک بہت ہی مختصر اجلاس چیئرمین آرتھر گولڈ برگ (امریکی) کی صدارت میں منعقد ہوا۔ امریکی مندوب نے کہا کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھاں نے اجلاس سے قبل جو رپورٹ ممبروں کو دی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کشمیر میں صورت حال اس سے کہیں زیادہ سنگین ہے جو ۴ ستمبر کو تھی۔ مسٹر گولڈ برگ نے بغیر کسی مخالفت کے اجلاس ملتوی کر دیا۔ جب دوبارہ اجلاس شروع ہوا تو مندوبین نے ایک قرارداد منظور کی۔

سلامتی کونسل میں کشمیر کے متعلق جو قرارداد منظور کی گئی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:۔

سلامتی کونسل نے کشمیر کی تازہ ترین صورت حال کے متعلق سیکرٹری جنرل کی رپورٹ سنی۔ یہ صورت حال ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو واضح کی گئی یہ بات تشویش ناک ہے کہ جنگ مزید پھیل گئی ہے اور حالات سنگین ہو گئے ہیں۔ سلامتی کونسل دونوں فریقوں سے درخواست کرتی ہے کہ :۔

۱۔ تمام علاقے میں فوری طور پر جنگ بند کر دی جائے۔

۲۔ تمام مسلح دستے ۵ اگست ۱۹۶۵ء سے پہلے کے مورچوں پر پیچھے ہٹالئے جائیں۔

۳۔ سیکرٹری جنرل سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس قرارداد پر تمام متاثرہ علاقے میں فوری طور پر عمل کرائیں اور ایسے اقدام کئے جائیں کہ اقوام متحدہ کی اس تحریک کو قوت پہنچے نیز سلامتی کونسل کو قرارداد کے نفاذ اور متاثرہ علاقے کی صورتحال سے باخبر کیا جائے۔

۴- اس معاملے کو ضروری تصور کیا جائے اور صورت حال پر نظر رکھی جائے تاکہ سلامتی کونسل یہ غور کرے کہ اسے اس علاقے کی سلامتی و امن کے لئے آئندہ کیا اقدام کرنا ہے۔

سلامتی کونسل کی قرارداد ملائیشیا، بولیویا، آئیوری کوسٹ، اردن، نیدرلینڈ اور یوروگوئے نے مرتب کی تھی جس میں فوری طور پر جنگ بند کرنے کی اپیل کی گئی تھی اور سیکرٹری جنرل کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اس قرارداد پر پوری قوت کے ساتھ عمل کرائیں اور کونسل کو باخبر رکھیں۔ یہ قرارداد اتفاق رائے سے منظور کر لی گئی۔

مسلح افواج کے سپریم کمانڈر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان

کمانڈر انچیف بری فوج جنرل محمد موسیٰ خان

کمانڈر انچیف فضائی فوج ائرمارشل نور خان

کمانڈر انچیف بحری فوج وائس ایڈمرل اے۔ آر خان

پاک بھارت جنگ کا ایک اور منظر

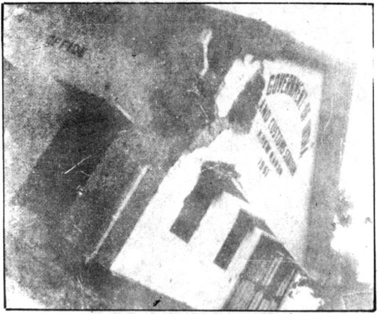

کھیم کرن چیک پوسٹ۔ پاکستانی قبضہ کے بعد

پاک بھارت جنگ کا ایک منظر

باب نمبر ۹

پاک بھارت جنگ

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جب بھارتی فوج نے اعلان جنگ کئے بغیر چوروں کی طرح تین اطراف سے لاہور پر حملہ کیا تو اس وقت وہاں مغربی پاکستان کی گشتی پولیس، ستلج رینجرز اور ایک سرحدی دستہ حفاظت پر مامور تھا ان تینوں دستوں کے سپاہیوں کے پاس برین گن سے کوئی بڑا ہتھیار نہ تھا۔ اس کے بعد مسلح کسان تھے انہوں نے ۶۰ ہزار بھارتی حملہ آوروں کو پانچ گھنٹے تک روکے رکھا اور اس دوران میں پاک فوج کو محاذ پر پہنچنے کا موقع مل گیا۔ بھارتی فوج لاہور پر قبضہ کرنا چاہتی تھی اس لئے اس نے پیش قدمی شروع کر دی اسے روکنے کے لئے پاک فوج نے بی آر بی نہر کے پل کو بم سے اڑا دیا۔ پھر پاک فضائیہ بھی بری فوج کی مدد کو پہنچ گئی۔ قبل ازیں بھارتی فوج واہگہ پر رینجرز کی چوکی پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوگئی تھی لیکن پاک فضائیہ کے آتے ہی دشمن کو لینے کے دینے پڑ گئے کیونکہ اس نے آن واحد میں بھارت کے لاہور کی جانب بڑھتے ہوئے ٹینکوں کو تہس نہس کر دیا تھا۔ ریڈیو پاکستان سے جب بھارت کے لاہور پر حملے کی خبر نشر ہوئی تو لوگ لاٹھیاں، کلہاڑیاں، برچھیاں، تلواریں اور دیگر اسلحہ کے ساتھ محاذ کی طرف دوڑتے ہوئے گئے لیکن پاک فوج کے محافظوں نے انہیں روک لیا اور واپس بھیج دیا۔ ازاں بعد لاہور کے جیالے عوام نے بھارتی حملے کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہ کی اور اپنے معمولات میں مصروف ہو گئے۔ اس محاذ پر میجر جنرل سرفراز خاں تعینات تھے چنانچہ انہوں نے فوراً ہی بھارتی حملے کو روکنے اور بین الاقوامی سرحد کا دفاع کرنے کے لئے مزید اقدامات کئے۔

اس حملے میں بھارت کا پندرھواں پیادہ ڈویژن، ٹینکوں کے دستے اور توپ خانہ شامل تھے۔ یہ دراصل لاہور شہر کی جانب سیدھی پیش قدمی تھی کیونکہ واہگہ سے آنے والی سڑک لاہور کے وسط میں پہنچتی ہے۔

یہ گویا لاہور کے قلب پر حملہ تھا اس کے ساتھ ساتھ دشمن نے اس محاذ کے دائیں بائیں شمال مشرق میں بھینی کی طرف اور جنوب میں برکی کی طرف یلغار شروع کر دی۔ یہ دونوں مقامات بیدیاں، راوی، بمبانوالہ نہر کے کنارے پر واقع ہیں۔ برکی پر بھارت نے حملہ کرنے کے لئے اپنا پورا چوتھا پیادہ ڈویژن لگایا تھا جس کو ٹینکوں اور توپ خانے کی زبردست اعانت حاصل تھی۔

بھارتی ٹینک اور ان کے عقب میں بڑھنے والی پیادہ فوج ابھی نہر کے پل سے کافی دور تھی کہ پاکستانی فوج کے اگلے مورچوں نے اس کو اپنے آگے رکھ لیا۔ توپ خانے اور ٹینک شکن توپوں نے ایسی باڑھیں ماریں کہ دشمن کی صفوں میں افراتفری مچ گئی۔

دشمن کا سب سے بڑا ہدف بیدیاں نہر کا باٹا پور پل تھا اس نے اس پل پر صحیح سلامت قبضہ

کرنے کے لئے سرتوڑ کوشش کی تاکہ آگے پیش قدمی کے لئے راستہ ہموار ہو سکے چنانچہ پل کے چاروں طرف اس کی توپوں نے آتشیں گولوں کی بارش برسا دی۔ یہ پل بھی اتنا ٹھوس اور مضبوط تھا کہ اس پر سے بھاری سے بھاری گاڑیاں گزر سکتی تھیں چنانچہ اس پل کو اڑانا بھی کوئی آسان کام نہ تھا لیکن پاکستان آرمی کے انجینئروں نے دشمن کی سخت مزاحمت کے باوجود اور ٹینکوں اور توپوں کی شدید گولہ باری کی پرواہ کئے بغیر یہ کارنامہ انجام دیا۔ اس کے ساتھ ہی ہماری پیادہ فوج نے دشمن کے کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔

آخری جوان اور آخری گولی تک لڑو یہ پاک فوج کی اس بٹالین کا نعرہ تھا جو اس محاذ پر تعینات تھی اور بھارتی فوج اپنی بھاری تعداد اور وافر ساز و سامان کے باوجود ان باحوصلہ جوانوں کے قدم نہ ہلا سکی۔

اسی روز بھارتی ڈھنڈورچیوں کی طرف سے سرکاری طور پر باٹا پور کی ایک ڈبل ڈیکر بس کی تصویر جاری کی گئی جو بزدل بھارتی حملہ آور امرتسر لے گئے تھے۔ بی بی سی نے بھی اپنے نشریئے میں بغیر کسی تحقیق کے کہہ دیا کہ لاہور پر بھارتی افواج نے قبضہ کر لیا ہے بعد ازاں جب بی بی سی کے نامہ نگار کو اصل صورت حال کا پتہ چلا تو اس نے معافی مانگ لی۔

بھارتی منصوبے کی ناکامی

بھارت کا خیال تھا کہ وہ اچانک حملہ کر کے پاکستان کے دل لاہور پر قبضہ کر لے گا لیکن اس کا یہ خیال اس وقت غلط ثابت ہوا جب پاک فوج نے پاک فضائیہ کی مدد سے اس کے ناپاک منصوبے کو خاک میں ملا دیا اور اسے چند گھنٹوں کی بھی مہلت نہ دی کہ وہ پاکستان پر ازسرنو حملہ کر سکے حالانکہ اس کا خیال تھا کہ پاکستان کی افواج بھارت کے اس اچانک حملے کی تاب نہ لا سکیں گی اور بھارت ۷۲ گھنٹے کے اندر پورے مغربی پاکستان پر قبضہ کر لے گا جنرل چودھری (بھارتی کمانڈر انچیف) نے اپنے فوجیوں کو تو باقاعدہ جم خانہ کلب لاہور میں شراب پینے اور رقص و سرور کی محفل جمانے کی بھی نوید سنائی تھی لیکن پاک فوج کے جیالوں نے ان کے اس ناپاک اور مکروہ منصوبہ کو خاک میں ملا دیا اور پہلے ہی روز جنگ کا پانسہ پلٹ دیا۔

صدر پاکستان نے بھارتی حملہ کے چند گھنٹوں کے بعد ملک میں ہنگامی حالت کا اعلان کیا تمام سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں نے اپنی خدمات پیش کیں اور حکومت کو یقین دلایا کہ وہ اپنا بھرپور تعاون پیش کریں گے اور وقت آنے پر کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ عوام نے بھی اس موقع پر بڑے جوش و خروش اور جذبے کا مظاہرہ کیا جو دیکھنے سے متعلق تھا۔

بھارتی حملے کے پیش نظر سربراہ مملکت کو اپنی فوج کو حوصلہ دینا ہوتا ہے چنانچہ صدر ایوب نے بڑی مدلل اور پرجوش تقریر کی۔ تقریر کو سن کر مسلح افواج کے نوجوان دشمن پر

پل پڑے اور ثابت کر دیا کہ وہ بھارتی فوج جو اس سے تعداد میں بہت زیادہ ہے کسی طرح بھی کم نہیں ہے۔ اس تقریر میں صدر ایوب نے قوم کے نام اپنے پیغام میں کہا تھا کہ دس کروڑ پاکستانی شہریوں کے لئے آزمائش کی گھڑی آ پہنچی ہے تیار ہو جاؤ ضرب لگانے کے لئے کاری ضربیں لگانے کے لئے 'کیونکہ جس بلا نے تمہاری سرحدوں پر اپنا سایہ ڈالا ہے اس کی تباہی یقینی ہے اور پھر ایسا ہی ہوا بھارتی فوج نے پاکستانی فوج سے پہلے ہی مقابلے میں اپنے ۸۰۰ آدمی گنوا دیئے' اس کے اسلحہ کی ایک بڑی تعداد (دس ٹینک اور پچاس گاڑیاں) پر پاک فوج کے جیالوں نے قبضہ کر لیا اور ایک بڑی تعداد کو تباہ کر دیا۔ پاکستانی فوج نے اس تیز رفتاری سے دشمن کا مقابلہ کیا کہ دشمن کو ان دو مقامات سے پیچھے ہٹنا پڑا جن پر اس نے اچانک حملہ کر کے قبضہ کر لیا تھا۔ پاک فوج کے شاہینوں نے پہلے ہی دن دشمن کے ۲۲ جہاز مار گرائے۔ انہوں نے پٹھان کوٹ کے ہوائی اڈے پر بھرپور حملہ کیا اور شدید خطرات کے باوجود نیچی اڑان کر کے تیرہ بھارتی جہازوں کو تباہ کر دیا۔ ان میں روسی طیارے بھی شامل تھے۔

اسی روز سکواڈرن لیڈر سرفراز احمد رفیقی اور فلائٹ لیفٹیننٹ یونس حسن ہلواڑہ کے ہوائی اڈے پر زبردست حملہ کیا اور پانچ طیارے تباہ کئے لیکن دونوں ہواباز فضائی جھڑپ میں شہید ہو گئے۔

صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی تقریر کا مکمل متن

میرے عزیز ہم وطنو!

السلام علیکم! دس کروڑ پاکستانی عوام کے لئے آزمائش کی گھڑی آن پہنچی ہے بھارتی افواج نے آج صبح سویرے پاکستانی علاقہ لاہور کے محاذ پر حملہ کیا انہوں نے بزدلانہ طریقے سے وزیر آباد اسٹیشن پر ٹھہری ہوئی ایک مسافروں کی گاڑی پر بھی گولیاں برسائیں۔ یہ اس سنگین جارحانہ کارروائیوں کے سلسلے کی ایک کڑی ہے جو بھارتی حکمرانوں نے جان بوجھ کر گزشتہ پانچ ماہ سے شروع کر رکھی ہے۔ اس کی ابتداء گزشتہ مئی میں جنگ بندی لائن کی خلاف ورزی سے ہوئی۔ جب انہوں نے کارگل سیکٹر میں ہماری طرف کی تین چوکیوں پر قبضہ جمالیا۔ اقوام متحدہ کی مداخلت پر انہیں یہ تین چوکیاں عارضی طور پر خالی کرنی پڑیں جن پر اگست ۱۹۶۵ء میں پھر قبضہ کر لیا۔ اپنی جارحیت کے دوران انہوں نے بڑھ کر ٹیتوال پر بھی قبضہ کر لیا اور پھر وہ اوڑی پونچھ میں پوری قوت سے داخل ہوئے انہوں نے جنگ بندی لائن کی خلاف ورزی پر ہی بس نہیں کیا بلکہ پاکستان کے علاقہ میں اعوان شریف کے گاؤں پر گولہ باری کی۔ صاف ظاہر ہے کہ ان اشتعال انگیزیوں کے جواب میں ہم نے جس صبر و تحمل کا ثبوت دیا اس کا بھارتیوں نے غلط مطلب لیا۔ بھارتی جارحیت کو روکنے کے لئے آزاد کشمیر کے فوجیوں کو بھمبر سیکٹر میں داخل

ہونا پڑا۔ بھارتیوں نے مجنونانہ طور پر اپنی فضائی فوج کو جنگی سرگرمیوں میں شریک کر کے بحران کو مزید سنگین بنا دیا۔ اس وقت تک ساری دنیا پر یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ کشمیر میں بھارتی جارحیت کا مقصد محض پاکستان پر حملے کی تیاریاں کرنا ہے۔ آج انہوں نے اس کا آخری ثبوت ہی فراہم نہیں کیا بلکہ اپنے ناپاک ارادوں کو بھی ثابت کر دیا جو قیام پاکستان کے وقت سے ان کے دلوں میں ہیں۔ بھارتی حکمرانوں نے کبھی بھی ایک ایسے آزاد پاکستان کے قیام کو تسلیم نہیں کیا جہاں مسلمان اپنے لئے وطن کی تعمیر کا کام کر سکیں۔

گزشتہ اٹھارہ برس میں تمام جنگی تیاریاں ہمارے ہی خلاف کی جاتی رہی ہیں انہوں نے چین کا ہوا دکھا کر ہمارے چند مغربی دوستوں سے وسیع پیمانے پر جنگی امداد حاصل کی۔ ہمارے دوست بھارتی حکمرانوں کی جنگی ذہنیت کو نہیں سمجھ سکے اور بھارت کی ان چکنی چپڑی باتوں میں آ گئے جن میں اس نے یہ ظاہر کیا کہ اگر وہ ایک مرتبہ پوری طرح اسلحہ سے لیس ہو گیا تو چینیوں سے بھی لڑے گا۔ ہمیں ہمیشہ اس امر کا علم رہا ہے کہ یہ ہتھیار ہمارے خلاف استعمال کئے جائیں گے وقت نے یہ بات اسی طرح ثابت کر دی ہے اب جب کہ بھارتی حکمرانوں نے اپنی روایتی بزدلی اور منافقت کے ساتھ اعلان جنگ کئے بغیر اپنی افواج کو پاکستان کی مقدس سرزمین میں گھسنے کا حکم دے دیا ہے۔ ہمارے لئے وقت آ گیا ہے کہ بھارتی سامراج کو ختم کرنے کے لئے منہ توڑ جواب دیں۔ لاہور کے بہادر لوگوں کو دشمن کے پہلے مقابلے کے لئے چنا گیا ہے تاریخ میں ان کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ انہوں نے دشمن کی تباہی کے لئے اس کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکی ہے۔ پاکستان کے دس کروڑ عوام جن کے دل کلمہ لاالہ الااللہ محمد الرسول اللہ کی آواز کے ساتھ دھڑک رہے ہیں وہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک بھارتی توپیں ہمیشہ کے لئے خاموش نہ کر دی جائیں۔ بھارتی حکمرانوں نے ابھی یہ محسوس نہیں کیا کہ ان کا واسطہ کس قوم سے پڑا ہے وہ اللہ کے نام پر فرد واحد کی طرح ایمان اور اپنے منصفانہ مقصد کے لئے لڑے گی۔ اللہ نے انسانوں سے وعدہ کیا کہ ہمیشہ سچ کو فتح نصیب ہو گی۔ ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ہم برسر جنگ ہیں' ہمارے بہادر فوجی دشمن کو بھگانے کے لئے آگے بڑھ چکے ہیں پاکستان کی مسلح افواج کو اپنے جوہر دکھانے کا موقع ملا ہے۔ وہ دشمن کو تباہ کن جواب دیں گے۔ حکومت پاکستان پوری طرح تیار ہے اور اس کے تمام وسائل صورت حال سے نبٹنے کے لئے استعمال کئے جائیں گے۔ حملہ آور کے خلاف جدوجہد میں بلاشبہ ہمیں ان تمام اقوام کی حمایت اور ہمدردی حاصل ہو گی جو امن اور آزادی پر یقین رکھتی ہیں۔

ہم اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق اپنے انفرادی اور اجتماعی دفاع کو استعمال کر رہے ہیں جس کو منشور کے ساتویں باب میں تسلیم کیا گیا ہے۔

میرے عزیز ہم وطنو! آزمائش کی گھڑی میں آپ کو بالکل پرسکون رہنا ہے آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ آپ کو اپنا سب سے اہم اور بڑا فرض ادا کرنا ہے جس کا تقاضا ہے کہ اسے پوری یکسوئی اور مستعدی سے ادا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کو کامیابی عطا کرے گا کیونکہ اس نے ہمیشہ انہیں فتح عطا کی ہے جو حق و صداقت کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ حملہ کرنے کے لئے تیار رہیے اور اس فتنہ پر زبردست یلغار کیجئے جس نے آپ کی سرحدوں پر سر اٹھایا ہے اس فتنے کی تباہی مقدر ہو چکی ہے آگے بڑھیے اور دشمن کا مقابلہ کیجئے اللہ آپ کے ساتھ ہے۔

پاکستان پائندہ باد

بری فوج کے کمانڈر انچیف کا پیغام

٦ ستمبر ١٩٦٥ء کو جب بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو پاکستان کی بری فوج کے کمانڈر انچیف نے پیغام امروز دیتے ہوئے اپنے افسروں اور جوانوں سے کہا:۔

یہ آزمائش اور عزیمت کا وقت ہے بھارتیوں نے دھوکا باز جارحین کی طرح آج صبح واہگہ جنر اور بیدیاں کے مقامات سے پاکستان پر حملہ کر دیا ہے اور انہوں نے یہ حرکت اپنے مخصوص بزدلانہ انداز میں اعلان جنگ کئے بغیر کی ہے۔ ہماری مقدس سرزمین پر بھارت کے اس منافقانہ حملے نے ہماری فوجوں کو بھارت کے جنگ باز لیڈروں پر یہ ثابت کرنے کا موقع فراہم کر دیا ہے کہ پاکستان اپنا دفاع کرنے اور حملہ آور پر تباہ کن ضرب لگانے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔

ملک کے مستقبل اور آئندہ نسلوں کا انحصار آپ کے اقدام پر ہے آپ لوگ اور دیگر دو افواج کے لوگ ملک کے محافظوں کی حیثیت سے دشمن کے ناپاک عزائم کے مقابلے میں عزم و یقین کا سرچشمہ ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ پاکستان کی مقدس سرزمین کے ایک ایک انچ کی حفاظت کے لئے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیں گے۔ مادر وطن کے دفاع کے لئے قوم کی نگاہیں آپ کی جانب لگی ہوئی ہیں انشاء اللہ آپ خود کو اس کا اہل ثابت کریں گے۔

پاک وطن کی مقدس سرزمین پر قدم رکھنے والے دشمن کو تباہ کر دو آپ اس جرات اور عزم کے ساتھ پیش قدمی کریں جس کے لئے آپ دنیا میں مشہور ہیں۔ انشاء اللہ فتح آپ کے قدم چومے گی۔

پاک فضائیہ کے کمانڈر انچیف کا پیغام

بھارت نے اعلان جنگ کئے بغیر پاکستان کے خلاف جنگ شروع کر دی ہے بھارت کا یہ اقدام ہمارے لئے ایک زبردست چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ پاکستانی فضائیہ

کے ارکان اس کا ڈٹ کا مقابلہ کریں گے۔ بھارت نے ہمیں جو چیلنج دیا ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے فضائی فوج تمام جوانوں، افسروں اور خاص طور پر ہوا بازوں پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں آپ کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں خدا آپ کو دشمن کو تباہ کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا دورہ برصغیر

٦ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جب بھارت نے بغیر اعلان جنگ کئے پاکستان کی بین الاقوامی سرحد پر حملہ کر دیا تو پاکستان نے جوابی کارروائی کے طور پر جب اس کے عزائم کو ناکام بنا دیا تو اقوام متحدہ میں بھارتی لابی بوکھلا اٹھی اور اس نے جنگ بندی کے لئے کوششوں کو تیز کر دیا اس ضمن میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھاں ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو راولپنڈی آئے اور انہوں نے صدر ایوب خاں سے پاکستان اور بھارت کے مابین جنگ بندی کے سلسلے میں مذاکرات کئے صدر ایوب نے واضح اور غیر مبہم الفاظ میں سیکرٹری جنرل کو بتا دیا کہ کشمیریوں کی مسلح جدوجہد کو روک کر محض اسی طرح امن بحال کیا جا سکتا ہے کہ اقوام متحدہ بھارت اور پاکستان تینوں اپنا وہ وعدہ جو کشمیری عوام کو ان کا حق خودارادیت دلوانے کے لئے کیا گیا تھا روبہ عمل میں لانے کے لئے فوری اقدامات کریں۔

صدر نے یہ بھی کہا کہ تنا کشمیری عوام بھی اس امر کے مجاز ہیں کہ وہ سابق ریاست جموں و کشمیر کو بھارت سے ملحق کریں یا پاکستان سے۔ صدر نے اپنے مراسلے میں بھارت کو سابق ریاست کے مقبوضہ علاقہ میں دہشت گردی، ظلم و ستم اور مسلسل جارحیت کا ننگا مجرم قرار دیا اور کہا کہ اس کی یہ سب حرکات دراصل خود پاکستان کے خلاف اس کی مجوزہ جارحیت کے مکمل منصوبے کا دیباچہ تھیں لہٰذا بھارت ہی اس کا ذمہ دار ہے۔

انڈونیشیا کی جانب سے پاکستان کی حمایت کا اعلان

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوئیکارنو نے ایوان صدر جکارتا میں اپنے بیان میں کہا کہ پاکستانی عوام اپنی خود مختاری اور آزادی کے تحفظ کے لئے ایک خوفناک جنگ لڑ رہے ہیں انڈونیشیا اس ضمن میں پاکستان اور کشمیری حریت پسندوں کا حامی و طرف دار ہے۔ انڈونیشی طلباء نے جکارتا میں بھارتی سفارت خانے کے سامنے احتجاجی مظاہرے کئے اس سے قبل صدر سوئیکارنو نے کشمیر کی صورت حال اور پاکستان و بھارت کی جنگ پر غور کرنے کے لئے ۲۴ گھنٹے کے اندر اپنے سینئر وزراء کے دو اجلاس بلائے۔ اجلاسوں میں صرف تینوں نائب وزراء اعظم شریک تھے۔

پاک بحریہ کے کمانڈر انچیف کا بحریہ کو چوکس رہنے کا حکم

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک بحریہ کے کمانڈر انچیف وائس ایڈمرل اے آر خان نے ایک حکم میں کہا کہ بھارت نے پاکستان پر حملہ کر دیا ہے اور پاکستان کے خلاف ہر طرح سے برسر پیکار ہے۔ پاکستان کی بری اور فضائی افواج میں ہمارے بھائیوں نے زبردست کاری ضربیں لگا کر بہت اچھا جواب دیا ہے پوری قوم سپریم کمانڈر اور مسلح افواج کی پشت پر ہے۔ میں پاکستانی بحریہ کے افسروں اور جوانوں سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے مقدس فرض ایمان جرات اور مصمم ارادہ کے ساتھ انجام دینے کے لئے اپنے آپ کو اس اعتماد کا اہل ثابت کریں جو ان پر ظاہر کیا گیا ہے انشاء اللہ فتح ہماری ہو گی۔ پاکستان پائندہ باد!

بھارتی طیاروں کے نہتی آبادی پر حملے

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت نے مشرقی پاکستان کے پانچ شہروں پر فضائی حملے کر کے پاکستان کے خلاف جنگ کا ایک اور محاذ کھولا۔ بھارتی لڑاکا طیاروں نے مغربی پاکستان میں کراچی، راولپنڈی اور سرگودھا پر بمباری کی۔ مشرقی پاکستان میں کنیبرا جیٹ طیاروں نے چاٹگام، جیسور، کرمی ٹولا، لال منیر ہاٹ اور رنگپور کی شہری بستیوں پر بم برسائے اس کے جواب میں مشرقی پاکستان کی پاک فضائیہ نے بھی کارروائی کی اور ایک بھارتی ہوائی اڈے پر حملہ کر کے بھارتی فضائیہ کے گیارہ کنیبرا اور چار دوسرے طیارے تباہ کر دیئے۔ مشرقی پاکستان پر ایک اور فضائی جھڑپ میں بھارت کا ایک جیٹ لڑاکا طیارہ تباہ کر دیا گیا۔ اس جھڑپ میں پاکستان کی فضائیہ کا ایک سیبر طیارہ تباہ کر دیا گیا۔ اس کا پائلٹ پاکستانی علاقہ میں صحیح و سلامت اترنے میں کامیاب ہو گیا۔ بھارتی جنگ بازوں نے یہ سمجھا تھا کہ وہ پاکستان کو غافل پا کر اپنے ناپاک منصوبے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن پاکستانی فضائیہ نے جس چابکدستی اور پھرتی کے ساتھ دشمن حملہ آوروں کو جواب دیا اسے وہ ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ لڑائی میں ۲۴ بھارتی طیارے گرائے گئے۔ سہ پہر کو سات اور بھارتی طیاروں کو ٹھکانے لگایا گیا اس طرح یکم ستمبر سے ۷ ستمبر تک بھارت کے ساٹھ طیارے تباہ کئے گئے۔

۷ ستمبر ہی کو بھارتی کینبرا طیاروں نے مغربی پاکستان پر پرواز کی اور راولپنڈی میں انتہائی بلندی سے اندھا دھند بم گرائے۔ اس بمباری کا نشانہ شہری آبادی کو بنایا گیا۔ اس بزدلانہ حملے سے چھ افراد ہلاک اور تقریباً بیس زخمی ہوئے اور کسی فوجی ادارے کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ جوابی کارروائی کے طور پر پاک فضائیہ کے طیارے حرکت میں آ گئے اور انہوں نے کئی بھارتی طیاروں کو مار گرایا۔

دنیا بھر کے ملکوں عموماً اور افریشیائی ملکوں نے خصوصاً بھارت کی ان وحشیانہ اور بزدلانہ حرکات کی مذمت کی۔

دریں اثناء پاک فضائیہ کے طیاروں نے بھارتی فضائیہ کے ہوائی اڈوں پر زبردست حملے کئے اتنے بڑے پیمانہ پر جوابی کارروائی پاکستان نے اب تک نہیں کی تھی۔ پاک فضائیہ کے طیاروں نے پٹھان کوٹ، جالندھر کے نزدیک آدم پور، لدھیانہ کے نزدیک ہلواڑہ پر اور بمبئی کے نزدیک جام نگر پر حملہ کیا اور بھارتی فضائی فوجی اڈوں پر بہت نیچے پرواز کر کے اور انہیں زبردست نقصان پہنچا کر صحیح و سالم واپس آ گئے۔ اس ساری کارروائی میں پاک فضائیہ کا ایک بمبار طیارہ لاپتہ ہوا۔

لاہور کے محاذ پر بھارتی فوج تین طرف سے پھر آگے بڑھی لیکن اس کے حملے کو پاکستان کے جانباز فوجیوں نے پسپا کر دیا اور دشمن حملہ آوروں کو زبردست جانی نقصان پہنچایا۔ بھارتیوں نے پہلا حملہ واہگہ سے دس میل کی دوری پر شمال میں کیا لیکن پاکستان کی دفاعی فوج نے حملہ آوروں کو پاکستانی علاقے میں بڑھنے سے روک دیا۔ بھارت کا ایک اور حملہ قصور کے علاقہ میں کھیم کرن کے جنوب میں آٹھ میل کے فاصلے پر ہوا یہاں بھی بھارتی حملہ آور فوج کو زبردست جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ بہت سے فوجی افسروں اور سپاہیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان میں ایک میجر بھی شامل تھا۔ اس طرح بھارت کو آگے بڑھنے سے روک دیا گیا۔

سرگودھا پر حملہ

پاکستان کے ایک سرکاری ترجمان نے ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بتایا کہ سہ پہر کو بھارتی فضائیہ کے ہنٹر طیاروں نے سرگودھا میں پاک فضائیہ کے فوجی اڈے پر ناکام حملہ کیا۔ ان طیاروں میں ایک ہزار پونڈ وزنی گولے رکھے ہوئے تھے۔ جیسے ہی دشمن کے ہنٹر طیارے حملہ کرنے آئے، پاک فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے انہیں جا لیا اور ایک بمبار کو مار گرایا۔ باقی طیارے بھاگ کھڑے ہوئے پاک فضائیہ کے اڈے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

اُدھر مشرقی پاکستان میں پاک فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے دوسری مرتبہ بھارتی فضائیہ کے اڈے پر زبردست حملہ کیا اور دشمن کے چار طیاروں کو شدید نقصان پہنچایا۔ ان میں دشمن کے دو کینبرا طیارے بھی شامل تھے۔ پاک فضائیہ کو اس حملہ میں اپنے صرف ایک طیارے سے محروم ہونا پڑا۔

ایم ایم عالم کا شاندار کارنامہ

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو شام چھ بج کر پانچ منٹ پر دشمن کے چار ایف چھ ہنٹر اور ایک ایف ۱۰۴

طیارہ سرگودھا کے ہوائی اڈہ کو نشانہ بنانے کے لئے آئے۔ دشمن کے طیارے چار چار کی ترتیب میں پرواز کر رہے تھے۔ جب کہ ایک ہنٹر آزادانہ پرواز کر رہا تھا۔ پاکستان کے ایف ۸۶ طیاروں کی اگلی فارمیشن کے قائد سکواڈرن لیڈر ایم ایم عالم تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے ایک ہنٹر کو مار گرانے کی کوشش کی لیکن میزائل نشانے پر نہ لگا دوسرا میزائل نشانے پر لگا اور طیارہ پاش پاش ہوگیا پھر ایم ایم عالم نے چار ہنٹر طیاروں کی طرف رخ کیا اور یکے بعد دیگرے دشمن کے چار ہنٹر طیاروں کو مشین گن کے فائر سے بھسم کر دیا اور اس طرح نیا ریکارڈ قائم کیا۔

سری نگر پاک فضائیہ کی زد میں

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے سری نگر میں بھارتی فضائیہ کے اڈے کو بھی نشانہ بنایا اس اڈے کو پاکستانی علاقوں پر حملہ کے لئے استعمال کیا جا رہا تھا۔ یہاں پاکستان کے طیاروں نے زبردست حملہ کر کے دشمن کے دو طیاروں کو تباہ کر دیا۔

ادھر بھارتی فضائیہ نے کراچی کے پرامن شہریوں پر ہوائی حملہ کر کے ۳۰ شہریوں کو زخمی کر دیا اور متعدد عمارات کو نقصان پہنچایا۔

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ریڈیو صدائے کشمیر نے انقلابی کونسل کے ایک ترجمان کے حوالے سے بتایا کہ انقلابی کونسل کی فوجوں نے بھارت کے خلاف اپنی سرگرمیوں کا دائرہ اور وسیع کر دیا ہے اور سری نگر کے شمال مغرب میں مجاہدین آزادی نے ایک بھارتی فوجی دستے کو تباہ کر دیا۔ اس حملہ میں ۳۸ بھارتی فوجی ہلاک اور ۱۵ زخمی ہوئے۔ مجاہدین سے معمولی مقابلہ کرنے کے بعد بھارتی فوجی سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ بہت سے اسلحہ پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا۔ مقبوضہ کشمیر کے دوسرے علاقوں میں بھی بھارتی سورماؤں سے مجاہدین کی جھڑپیں ہوئیں۔

ادھر کٹھ پتلی وزیراعظم صادق نے پہلی بار اپنے بیان میں یہ سچی بات کہی کہ کشمیری عوام اپنے وطن کی آزادی کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار ہیں لیکن بھارت کے ناپاک عزائم کی توسیع برداشت نہیں کر سکتے۔

پاکستان کی فوجی امداد بند کرنے کا اعلان

امریکہ نے ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان اور بھارت کے لئے فوجی امداد بند کر دینے کا اعلان کیا۔ اعلان میں یہ کہا گیا تھا کہ دونوں ملکوں کو فوجی امداد میں دیئے جانے والے جنگی سامان کی روانگی بھی بند کر دی گئی ہے۔

چین کی حمایت

عوامی جمہوریہ چین نے ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان پر بھارتی حکومت کے مسلح جارحانہ حملے کی کڑی مذمت کی اور اسے بین الاقوامی تعلقات کے تمام مسلمہ اصولوں کی خلاف ورزی قرار

دیتے ہوئے ایشیاء کے امن کے لئے انتہائی خطرناک قرار دیا۔ عوامی جمہوریہ چین نے مغربی پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت کو خالص مجرمانہ قرار دیتے ہوئے پاکستان کے لئے اپنی مکمل حمایت کا اعلان کیا اور بھارت کو سخت دھمکی دی کہ اسے اپنے مجرمانہ جنگ جوئی کے جذبے کے تمام برے نتائج بھگتنے پڑیں گے۔ متعلقہ بیان میں کہا گیا تھا کہ بھارتی حکومت کشمیر کے مسئلہ میں ہمیشہ سے بے ایمانی اور دھاندلی پر تلی رہی ہے اور باشندگان مقبوضہ کشمیر کو ہتھیار کے بل بوتے پر دبانے کے لئے اس نے جان بوجھ کر ایک طے شدہ منصوبے کے تحت حد متارکہ جنگ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آزاد کشمیر اور خود پاکستان کے متعلقہ علاقے میں فوجی کارروائی کی اور ناجائز قبضہ کیا ہے چنانچہ پاکستان نے اپنے دفاع میں جوابی کارروائی کی اور اب بھارت نے خود پاک بھارت بین الاقوامی سرحد پار کر کے پاکستان کے خلاف بڑے پیمانے پر جو جارحیت کشمیر میں کی گئی فوجی جارحیت سے بھی زیادہ شدید ہے۔

عوامی جمہوریہ چین نے بھارتی حکمرانوں کو آج کی دنیا کے سب سے بڑے دھاندلی باز قرار دیتے ہوئے کہا کہ بھارت جہاں کہیں بھی اس سے ممکن ہوتا ہے اپنے پڑوسیوں کی سرحدات پر دست درازی کرتا رہتا ہے۔ اقوام متحدہ پر کڑی تنقید کرتے ہوئے بیان میں کہا گیا تھا کہ اس عالمی ادارے نے ۱۸ سال ہوئے کشمیریوں کو حق خود ارادیت کے استعمال کی ضمانت دی تھی لیکن آج بھی ڈھٹائی کے ساتھ یہ ادارہ کشمیر میں بھارتی لاقانونیت کا تماشائی بنا ہوا ہے۔ تاہم جیسے ہی پاکستان اپنے دفاع میں کمربستہ ہو گیا اس نام نہاد عالمی ادارے کو ثالثی کی سوجھنے لگی۔

چین نے بھارت کو خبردار کیا کہ چین خاموش تماشائی نہیں رہے گا کسی بھی ہمسایہ پر بھارت کا حملہ تمام ہمسائیوں کو متاثر کرتا ہے چین نے کہا کہ سکم کی سرحد پر جارحانہ کارروائیاں ابھی تک بند نہیں ہوئیں۔

۲۴ گھنٹے میں بھارت کے ۳۱ طیاروں کی تباہی

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت نے راولپنڈی اور کراچی کے علاوہ مشرقی پاکستان کے کئی علاقوں پر وحشیانہ اور بزدلانہ حملے کر کے جنگ کا دائرہ وسیع کر دیا۔ دشمن نے جتنی بار حملے کئے پاک فضائیہ کے طیاروں نے بری طرح پسپا کیا۔

بھارت نے مشرقی پاکستان کے پانچ شہروں پر فضائی حملے کر کے پاکستان کے خلاف جنگ کا ایک اور محاذ کھولا۔ بھارتی لڑاکا طیاروں نے مغربی پاکستان میں کراچی، راولپنڈی اور سرگودھا پر بمباری کی۔

میجر جنرل اختر حسین ملک کیلئے ہلال جرات کا اعزاز

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بارھویں ڈویژن کے جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل اختر حسین ملک کو

بھارتی جارحیت کے مقابلے میں بے مثال جرات اور شاندار خدمات پر تمغہ ہلال جرات عطا کیا گیا۔ جو پاکستان میں بہادری کا دوسرا اعلیٰ ترین اعزاز ہے۔

پاکستان کی مسلح افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے میجر جنرل ملک کو اس اعزاز پر مبارک باد دی اور کہا کہ :-

" آپ کو یہ بتاتے ہوئے مجھے بے انتہا مسرت ہے کہ پاکستان کے دفاع اور آزاد کشمیر کی افواج کی حمایت میں حالیہ جنگی کارروائی کے دوران آپ کی شجاعانہ اور امتیازی خدمات کے اعتراف کے طور پر صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے فوری طور پر آپ کو تمغہ ہلال جرات کا اعزاز عطا کرنے کی منظوری دی۔ جناب والا! میری طرف سے دلی مبارک باد قبول فرمائیے۔"

روس کی اور ایک مصالحتی پیش کش

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو روس کے وزیر اعظم کوسیجن نے پاکستان اور بھارت پر زور دیا کہ وہ بغیر اعلان کی اس جنگ کو ختم کرنے کے لئے صبر و تحمل سے کام لیں۔ مسٹر کوسیجن نے اس تنازعہ و تصفیہ کے لئے اگرچہ ثالثی کی کوئی پیشکش نہیں کی لیکن اپنی خواہش کا اظہار ضرور کیا کہ روس ان اقدامات میں اعانت کرنے کو تیار ہے جو اس تنازعہ کے لئے معاون ثابت ہوں۔

اوتھاں کی اپیل کا جواب

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو صدر ایوب نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھاں کی اپیل کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ "پاکستان ہمیشہ اقوام متحدہ کے منشور پر عمل کرتا رہا ہے۔ تنازعات پرامن طور پر حل کرنے پر یقین رکھتا ہے اور اقوام متحدہ کی اہلیت و کارکردگی پر بھی اسے یقین ہے حالانکہ اسے سلامتی کونسل سے انصاف حاصل کرنے میں بار بار مایوسی ہوئی ہے۔ بھارت مسئلہ کشمیر کو ثالثی یا مصالحت کے ذریعے حل کرنے کے لئے تیار نہیں وہ اس مسئلے کو بین الاقوامی عدالتوں میں بھی پیش کرنے پر آمادہ نہیں اور براہ راست باہمی مذاکرات ہمیشہ ناکام رہے۔"

پاک بحریہ کا کارنامہ

عام دنوں کی طرح چھ ستمبر کا دن طلوع ہوا۔ نیوی کے افسر اور جوان ناشتے میں مصروف تھے کہ انہیں پاکستان پر بھارتی حملے کی اطلاع ملی۔ اس حملے کے پیش نظر پاک بحریہ کے جہازوں کو اپنے ٹھکانوں سے نکل کر کھلے سمندر میں آنے کا حکم دیا گیا۔

آٹھ بج کر ۴۵ منٹ پر بندرگاہ سے تمام جنگی جہاز نکل کر کھلے سمندر میں جا چکے تھے۔ فورس کمانڈر نے جہازوں کو متناسب جنگی ترتیب میں آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ بحری بیڑے کے

سامنے پہلا مقصد یہ تھا کہ پاکستان کے ساحلی اور خصوصاً کراچی کی بندرگاہ کو دشمن کے بحری حملے سے محفوظ رکھا جائے۔ آبدوز غازی کو بھی تیار رہنے کا حکم دیا گیا تھا۔

دوسرا مقصد یہ تھا کہ ملک کی درآمدی و برآمدی تجارت کا سلسلہ دشمن کی مداخلت سے متاثر ہوئے بغیر جاری رہے اور تیسرا مقصد یہ تھا کہ دشمن کی سمندری تجارت میں رکاوٹ ڈالی جائے۔

ادھر پاکستان ایئر فورس اور پاکستان آرمی پوری شدت کے ساتھ دشمن سے برسرِ پیکار تھیں۔ پاکستان نیوی کے افسروں اور جوانوں کے جوش و ولولہ میں بھی اضافہ ہو رہا تھا اور وہ دشمن پر ضرب لگانے کے لئے سخت بے تاب ہو رہے تھے۔

انہیں زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا کیوں کہ انہیں بھارتی بحریہ کے اڈے دوارکا کی تباہی کا حکم مل چکا تھا۔ دوارکا کا اڈہ شہروں کی سلامتی کے لئے بہت بڑا خطرہ تھا خصوصاً وہ کراچی پر بمباری کرنے والے بھارتی طیاروں کی رہنمائی کرتا تھا۔ اس کو تباہ کرنا ضروری تھا۔

دوارکا پر حملے کا منصوبہ تمام جہازوں کو پہنچا دیا گیا چنانچہ جب انہوں نے مناسب جنگی ترتیب اختیار کر لی۔ تو انہیں جہازوں کے راڈار پر دوارکا کی بندرگاہ اور اس کے نواحی ساحلی علاقے صاف نظر آنے لگے۔ جلد ہی دوارکا نمایاں طور پر نظر آنے لگا وہاں بلیک آؤٹ تھا۔ اندھیرے کی وجہ سے چند چمنیوں اور تنصیبات کے سیاہ ہیولوں کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ اتنے میں آدھی رات کا وقت ہو گیا اور ستمبر کی آٹھ تاریخ تھی گھڑیوں نے ساعت صفر کا وقت دیا تو دوارکا سے گولہ باری کا حکم جاری کر دیا گیا کان پھاڑ دینے والا دھماکہ ہوا یکے بعد دیگرے ہر توپ آگ اگلنے لگی اور دوارکا اس طرح لرزنے لگا جیسے سخت زلزلے کی لپیٹ میں آ گیا۔ ہر گولے ٹھیک نشانے پر لگ رہے تھے مختلف تنصیبات اسٹیشن اور دوسرے اہم علاقوں میں آگ لگی ہوئی تھی۔ دشمن کا ساحلی توپ خانہ حرکت میں آیا اور اس نے پاک بحریہ کے جہازوں پر گولہ باری شروع کر دی مگر جلد ہی خاموش کر دیا گیا۔

مجاہدین کے ہاتھوں ۳۰۰ فوجیوں کی ہلاکت

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو صدائے کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا کہ مقبوضہ کشمیر میں گزشتہ ۲۴ گھنٹوں کے دوران محبان وطن نے بھارت کی غاصب فوجوں کے تقریباً تین سو سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ انقلابی کونسل کے ہیڈ کوارٹرز میں بتایا گیا کہ مقبوضہ کشمیر کے ایک مقام پر بھارتی فوجوں اور مجاہدین کے مابین سب سے بڑا تصادم ہوا۔ دو سو بھارتی ہلاک اور پچاس زخمی ہوئے۔ بھارتی فوجوں نے مجاہدین آزادی کے ایک کیمپ پر اچانک حملہ کر دیا تھا یہ حملہ مجاہدین آزادی کے ہاتھوں بھارت کی غاصب فوجوں کی مسلسل ناکامیوں کا نتیجہ تھا۔ رات بھر کی لڑائی کے بعد

بھارتیوں کو زبردست شکست اٹھانی پڑی۔

ادھر سری نگر سونا مرگ روڈ پر مجاہدین نے بھارت کے ایک فوجی قافلہ پر حملہ کر کے پندرہ فوجی گاڑیاں تباہ کر دیں راجوڑی کے علاقے میں مجاہدین نے ایک اور فوجی قافلہ پر حملہ کیا اور تیرہ بھارتی سپاہی ہلاک اور سات ٹرک تباہ ہو گئے۔ مجاہدین نے سری نگر کارگل روڈ کا تین میل کا ایک حصہ بھی تباہ کر دیا اس طرح اس سیکٹر میں بھارتی فوج کی نقل و حمل میں دشواریاں پیدا ہو گئیں۔

بھارت کی چھاتہ بردار فوج کا اترنا

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بزدل بھارت نے کراچی کے علاوہ مغربی پاکستان کے گیارہ علاقوں میں چھاتہ بردار فوج اتار کر پاکستان کے باحوصلہ عوام اور دلیر فوج کو ایک اور چیلنج دیا۔ پاک فوج کے جوانوں کے علاوہ عوام نے بھی دشمن کو ایسا منہ توڑ جواب دیا کہ وہ ہمیشہ یاد رکھے گا کئی علاقوں میں ان چھاتہ بردار فوجیوں کو گرفتار بھی کر لیا گیا جن علاقوں میں چھاتہ فوج اتاری گئی ان میں چنیوٹ، سرگودھا، سانگلہ ہل، چک جھمرا، راولپنڈی، لاہور، شاہدرہ، وزیر آباد، جہلم، سکھر اور بدین شامل تھے۔

جوں ہی ریڈیو پاکستان سے بھارت کی چھاتہ بردار فوج کے اتارنے کا اعلان ہوا تو شہری باشندوں نے اپنے لائسنس یافتہ ہتھیاروں، لاٹھیوں، برچھیوں اور تلواروں کے ساتھ جنگلوں، جھاڑیوں، نالوں، گنے اور کپاس کے کھیتوں، دریائی گھاٹوں اور بندرگاہوں پر ان کی تلاش شروع کر دی اور بیشتر مقامات پر انہیں پکڑ کر فوج اور پولیس کے حوالے کیا گیا۔

اس سے قبل آل انڈیا ریڈیو برابر یہ پراپیگنڈہ کرتا چلا جا رہا تھا کہ چند روز پہلے پاکستان نے پٹھان کوٹ اور جالندھر کے علاقے میں اپنی چھاتہ بردار فوج اتار دی ہے گویا یہ پروپیگنڈہ دشمن نے اپنی اس قسم کی کارروائی کا جھوٹا جواز پیدا کرنے کے لئے کیا تھا اور اس کا مقصد یہ تھا کہ بھارت ہی کے بے گناہ شہریوں کو گرفتار کیا جائے۔

چین کی بھارت کو دھمکی

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارتی حکومت کو چین کی وزارت خارجہ نے ایک مراسلہ بھیجا جس میں چینی علاقے میں بھارتی مورچوں کو توڑنے کا ذکر کیا گیا تھا، نیز بھارت نے چین سکم سرحد پر جو فوج تعینات کی ہے اسے بھی واپس بلایا جائے۔ ورنہ سنگین نتائج کے لئے تیار ہو جائے۔

انڈونیشیا کی جانب سے امداد کا اعلان

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو انڈونیشیا کے صدر احمد سوئیکارنو کی زیر صدارت انڈونیشیا کی سپریم کمان کا ایک ہنگامی اجلاس جکارتہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں اس سوال پر غور کیا گیا کہ پاکستان کو

کس قسم کی امداد بھیجی جائے۔ اس سے قبل انڈونیشیا کے نائب وزیراعظم ڈاکٹر شرول ساگر نے کابینہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں شرکت کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا کہ پاکستان نے سرکاری طور پر انڈونیشیا سے امداد کی اپیل کی ہے۔

ایران کی تشویش

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ریڈیو تہران سے حکومت ایران کا یہ اعلان نشر ہوا:۔

"ایرانی عوام نے پاکستان پر حملہ اور خونریزی کی چونکا دینے والی خبریں انتہائی رنج و الم کے ساتھ سنیں۔ ایرانی قوم کے پاکستانی بھائیوں سے بڑے گہرے روابط ہیں ثقافتی، مذہبی، جغرافیائی اتحاد اور قریبی تعلقات کے دیگر پہلوؤں کے علاوہ دونوں قومیں دوستی اور محبت کے ناقابل شکست رشتوں میں منسلک ہیں۔ اب جب کہ پاکستان اور بھارت میں جنگ شروع ہو چکی ہے ایرانی عوام کو اس اطلاع پر سخت تشویش ہے کہ بھارتی فوج نے ان کے پاکستانی بھائیوں کی مادر وطن کے خلاف جارحیت کا ارتکاب کیا ہے۔ ایرانی عوام اپنے پاکستانی بھائی بہنوں سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور اس عزم کا اعلان کرتے ہیں کہ وہ اپنی ہمدردیاں محض باتوں تک محدود نہیں رکھیں گے۔ وہ اپنے پاکستانی بھائی بہنوں کی کسی ممکن مدد سے دریغ نہیں کریں گے اور یہ وہ کم سے کم فریضہ ہے جس کا ادا کرنا۔ وہ دوستی اور اخوت کے مضبوط رشتوں کے سبب ضروری سمجھتے ہیں۔

شاہ افغانستان اور وزیراعظم افغانستان کے مابین مذاکرات

۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کابل میں وزیراعظم افغانستان مسٹر محمد یوسف نے شاہ افغانستان محمد ظاہر شاہ سے ملاقات کی جس میں بھارت اور پاکستان کے درمیان بگڑے ہوئے تعلقات اور اس علاقے کے حالات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ان دونوں رہنماؤں نے کہا کہ افغانستان جو پاکستان کا ہمسایہ ملک ہے، وہ پاکستان اور بھارت کے تنازعات کو حل کرنے کے لئے فوجی کارروائی کو غلط سمجھتا ہے۔ ادھر افغان وزیر اطلاعات مسٹر محمد ہاشم میوندوال نے کابینہ کے اجلاس کے بعد پاک بھارت جنگ پر تشویش کا اظہار کیا۔

دشمن کی فضائی قوت کا خاتمہ

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک فضائیہ کے دلیر اور جانباز جوانوں نے تمام محاذوں پر دشمن کے جتنے طیارے گرائے اور تباہ کئے ان کے پیش نظر اس کی فضائی قوت کا پانچواں حصہ بالکل تباہ ہو گیا۔ بھارتی فضائیہ کا بیڑا چار سو طیاروں پر مشتمل تھا جن میں سے ساڑھے تین سو طیارے جنگی کارروائیوں میں حصہ لینے کے قابل تھے۔ ان میں سے ساٹھ سے زائد تباہ ہو چکے تھے۔

لاہور کا محاذ

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو لاہور کے محاذ پر پاک فضائیہ کے بمباروں نے بہت نیچی پرواز کر کے لدھیانہ کے قریب ہلواڑا اور جودھپور کے بھارتی ہوائی اڈوں کو نشانہ بنایا اور دشمن کے کئی طیارے تباہ کر دیئے۔

ادھر لاہور کے محاذ پر پاکستان کی میدانی فوجوں نے دشمن کی بڑھتی ہوئی فوجی قوت پر شدید دباؤ ڈالا۔ جس کے نتیجے میں نہ صرف اس کی پیش قدمی روک دی گئی بلکہ جنگی اہمیت کی کئی کامیابیاں بھی حاصل کی گئیں۔

ادھر پاکستان کی بری فوج نے چونڈہ سیالکوٹ کے علاقہ میں دشمن کے ۲۵ ٹینکوں کو تباہ کر دیا اور بہت سے بھارتی سپاہیوں کو گرفتار کر لیا۔ دشمن کی فوج پسپا ہوتے ہوتے بہت سارا اسلحہ چھوڑ گئی۔ اس جگہ سے پاکستان کے ہاتھ اس قدر اسلحہ آیا کہ ایک رجمنٹ کے لئے کافی تھا۔ چونڈہ سیالکوٹ سے پندرہ میل کی دوری پر واقع ہے۔ اسے ایک سڑک پسرور اور ڈسکہ سے سیالکوٹ سے ملاتی ہے۔ فوجی نقطہ نگاہ سے یہ بڑی اہمیت کا مقام ہے یہاں چالیس میل لمبا اور بیس میل چوڑا ہموار میدان جو ٹینکوں کی نقل و حمل کے لئے بڑا ہی موزوں ہے۔

پاک فضائیہ کے طیاروں نے کئی مقامات پر بھارتی حملہ آور فوج کا مقابلہ کرنے والی میدانی فوج کے جوانوں کو برابر امداد پہنچائی۔ بزدل دشمن کے طیاروں نے سیالکوٹ کے ایک ہسپتال اور دیوانی عدالت پر بھی بمباری کی اس کی اندھادھند بمباری سے دیگر عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا۔ جب پاک فضائیہ نے جوابی کارروائی کی تو دشمن کے طیارے دم دبا کر بھاگ گئے۔

حیدر آباد پر حملہ

بھارت نے پہلے کھولے گئے محاذوں پر شکست کے بعد حیدر آباد میں ایک نیا محاذ کھولا اور ۸ ستمبر کو گدرو میں پاکستان کی سرحد کی خلاف ورزی کی اور سرحدی پولیس کی دو خالی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ اس مقام پر پاکستانی فوجوں نے آگے بڑھ کر دشمن کی پیش قدمی روک دی اور دشمن کو زبردست مالی و جانی نقصان پہنچایا۔

لاہور کی سرحد پر دشمن نے جنگ کے دو اور محاذ کھول دیئے۔ سیالکوٹ اور جموں کے درمیان بھارتی فوجوں نے تین مقامات پر سرحدی خلاف ورزی کی لیکن بھارتی حملوں کو پسپا کر دیا گیا۔

پاکستان اور بھارت سے جنگ بند کرنے کی اپیل

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کیتھولک عیسائیوں کے مذہبی رہنما پوپ پال ششم نے پاکستان اور بھارت کی جنگ پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور اپیل کی کہ دونوں ملک فوراً جنگ بند کر دیں۔

پوپ پال نے کہا کہ اگرچہ ان کا اس معاملہ سے کوئی تعلق نہیں لیکن اس کے باوجود وہ دو ایشیائی ممالک کے درمیان جنگ بند کرانے کے لئے حتی المقدور کوشش کریں گے۔ انہوں نے دونوں ملکوں سے کہا کہ وہ اپنا تنازعہ بات چیت کے ذریعے حل کریں۔

گھانا کے صدر کا پیغام

ادھر ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو گھانا کے صدر ڈاکٹر نکرومہ نے عکرہ میں ایک پیغام میں بھارت اور پاکستان کے لیڈروں سے اپیل کی کہ کشمیر میں جنگ بند کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ تنازعات کو خیر سگالی اور خلوص کے جذبے کے ساتھ بھی حل کیا جا سکتا ہے۔

امریکہ کی تشویش

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے کہا کہ کشمیر کے لئے پاکستان اور بھارت کی جنگ بند نہ ہوئی تو دونوں ملکوں کی معیشت تباہ ہو جائے گی۔ صورت حال بہت خطرناک ہے' اس لئے دونوں طرف بھاری جانی نقصان ہو سکتا ہے۔ اگر دونوں ملک امن سے رہیں تو برصغیر دفاع اور تحفظ کے اعتبار سے ناقابل تسخیر بن جائے گا۔ پھر دونوں ممالک کے وسائل اور اعلیٰ صلاحیتوں کو عوام کی اقتصادی و سماجی بہبود کے لئے استعمال میں لایا جا سکے گا۔

جنگ بندی سے متعلق ایتھوپیا کی اپیل

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ایتھوپیا کے حکمران ہیل سلاسی نے بھارتی وزیراعظم اور پاکستان کے صدر محمد ایوب خاں سے اپیل کی کہ وہ فوراً جنگ بند کر دیں اور اس کے بعد تنازعے کا پرامن حل تلاش کریں۔

جکارتہ میں بھارتی سفارت خانہ کی تباہی

۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو انڈونیشیا کے ہزاروں مظاہرین نے پاکستان پر بھارتی حملہ کے خلاف جکارتہ میں بھارتی سفارت خانے کو تباہ کر دیا۔ انہوں نے بھارتی پرچم جلانے کے علاوہ تین کاروں کو بھی نذر آتش کیا۔ پولیس کی بروقت مداخلت سے سفارت خانے کے عملے کو بچا لیا گیا۔

بھارتی حکومت نے اس ضمن میں انڈونیشیا کی حکومت سے احتجاج بھی کیا اس پر انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو نے کہا کہ انڈونیشیا تباہ شدہ بھارتی املاک کا معاوضہ ادا کرے گا۔

لاہور کے محاذ پر پاکستانی فوج کی شاندار کامیابیاں

۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کی جانباز فوج نے لاہور کے محاذ پر دشمن کی جنگی قوت کو بالکل مفلوج کر کے رکھ دیا پاک فوج نے واہگہ کی سرحد پر بھرپور حملہ کیا اور بھارت کے جنگی ناخداؤں کو باہر نکال دیا اور خود ان کے تعاقب میں آگے بڑھ گئیں اور جنگ کا دائرہ قصور کے

بھارتی علاقے میں پھیل گیا۔

پاکستان کے سرکاری ترجمان نے بتایا کہ لاہور کے محاذ پر دشمن کی بزدل فوج کے چھکے چھڑا دیئے گئے۔ سیالکوٹ کے علاقے میں بھارتی فوج کے مزید دس ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ اس طرح اسی محاذ پر دشمن کے ۳۵ ٹینک تباہ ہوئے۔

پاک فضائیہ نے پٹھان کوٹ اور جودھپور کے بھارتی فوجی اڈوں پر زبردست بمباری کی اور رن وے اور فوجی ٹھکانوں کو زبردست نقصان پہنچایا۔ واہگہ کے محاذ پر دشمن کی بھاگتی ہوئی فوج بہت سا اسلحہ اور دیگر سامان جنگ چھوڑ گئی جو پاکستان کے ہاتھ آیا۔ اس محاذ پر بہت سے بھارتی فوجیوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ سیالکوٹ کے علاقے میں بھی نہ صرف دشمن کی پیش قدمی روک دی گئی بلکہ اسے سرحد پار دھکیل دیا گیا۔

پاک فوج نے سندھ راجستھان محاذ پر بھارتی حملوں کو موثر طور پر روک دیا اور اسے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا گیا۔ دشمن کی فوج نے جوڑیاں میں بھی آگے بڑھنے کی کوشش کی لیکن اسے ہر حملے میں شدید جانی نقصان اٹھانا پڑا۔

کراچی پر دشمن کے دو فضائی حملے

۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو دشمن کے طیاروں نے کراچی پر دو مرتبہ حملے کئے دونوں مرتبہ طیارہ شکن توپوں اور پاک فضائیہ کے طیاروں نے انہیں بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

امریکہ کی شہ پر بھارت کا حملہ

۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چین کے وزیر اعظم چو این لائی نے پاکستان پر بھارتی حملے کی سخت مذمت کی اور بھارتی حکومت کو خبردار کیا' کہ اس کی بڑھتی ہوئی جارحیت کے نتائج کی پوری ذمہ داری بھارت پر ہوگی۔ بھارت کی جارحانہ کارروائیاں ایشیاء کے اس علاقہ میں امن کے لئے خطرہ ہیں اور چین بدلتی ہوئی صورت حال پر پوری نظر رکھے گا۔

ہم بھارتی جارحیت کے خلاف جدوجہد میں پوری طرح پاکستان کے ساتھ ہیں اور کشمیری عوام اپنی آزادی اور قومی حق خودارادیت کے لئے جو جدوجہد کر رہے ہیں اس کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔

پاکستان پر بھارت کا حملہ امریکہ کے اشارے پر کیا گیا ہے کیوں کہ امریکی سامراج پاکستان کی آزاد خارجہ پالیسی کو تبدیل کرانے میں ناکام ہو گیا تھا۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی پاکستان آمد اور حکام سے مذاکرات

برصغیر کی تشویشناک صورت حال کے پیش نظر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو راولپنڈی آئے اور انہوں نے صدر ایوب اور وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سے

علاقہ کی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔

تیونس ' الجزائر اور ترکی کی جانب سے پاکستان کی حمایت کا اعلان

چین اور انڈونیشیا کے علاوہ ترکی 'ایران 'الجزائر اور تیونس نے بھی بھارت کے مقابلے میں ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا۔ ترکی کے دو سابق جرنیلوں نے مطالبہ کیا کہ اگر بھارت پاکستان پر حملہ بند نہ کرے تو ترک حکومت شاستری حکومت سے اپنے سفارتی تعلقات منقطع کر لے گی۔

الجزائر نے کھلم کھلا پاکستان کے اس مطالبہ کی حمایت کی کہ اہل کشمیر کو حق خود ارادیت ملنا چاہئے۔ حکومت الجزائر نے اس ضمن میں اعلان کیا کہ تنازعہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی جنوری ۱۹۴۹ء کی قرارداد کے مطابق اصول حق خودارادی کی روشنی میں طے کیا جائے۔ الجزائر نے پاکستان اور بھارت کے درمیاں جنگ پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ امر تشویش ناک ہے کہ دوسری ایشیائی کانفرنس کے انعقاد سے قبل یہ تصادم رونما ہوا ہے۔ حالانکہ اس مجوزہ کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ مشترکہ دشمن سامراج کے خلاف متحدہ افریشیائی محاذ قائم کیا جائے۔ عین اس وقت جب کہ سامراج نے ویت نام کے لوگوں کے خلاف اپنی جارحانہ سرگرمیاں بڑھا دیں۔ یہ تصادم رونما ہوا لہٰذا تنازعہ کشمیر کا تصفیہ کرنے کے لئے دونوں ملکوں کے مابین بات چیت ہونی چاہئے۔

ادھر تیونس اور سیلون (سری لنکا) نے یہ اعلان کیا کہ وہ تنازعہ کشمیر کا اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں تصفیہ چاہتے ہیں جن کی رو سے کشمیریوں کو حق خودارادی ملنا چاہئے۔

بھارت کے تین جہازوں کی ضبطگی

حکومت پاکستان نے ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت کے تین تجارتی جہاز ضبط کر لئے ان کے نام یہ تھے (۱) جل راجندا (۲) سرسوتی اور کراچی میں سکیلا چالنا بندرگاہ میں۔

ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت کارروائی

حکومت پاکستان نے ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو دشمن کی املاک (قبضہ اور رجسٹریشن) کا حکم جاری کیا جس کے تحت پاکستان میں دشمن کی املاک سنبھالنے کے لئے ایک کسٹوڈین کی تعیناتی کا اعلان کیا گیا۔ حکومت نے بحری ' فضائی یا خشکی کے راستے بھارت سے کسی بھی قسم کے سامان کی درآمد برآمد پر بھی فوری طور پر پابندی عائد کر دی۔ یہ کارروائی ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت ہنگامی حالت کے پیش نظر کی گئی تھی۔ حکومت پاکستان نے تمام ممالک کو جنگی اہمیت کے سامان کی برآمد پر بھی پابندی لگا دی۔

ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت (افغانستان کے سوا) ان اشیاء پر پابندی لگائی گئی (۱) اسلحہ 'ہتھیار ' آتش گیر مادہ (۲) تمام درآمد شدہ اشیاء بشمول خام مال (۳) فیرس اور نان فیرس

دھاتیں اور ان کی مصنوعات (۴) سیمنٹ (۵) پٹرولیم اور اس کی مصنوعات (۶) ہر قسم کا سامان، باسمتی چاول، نقشوں اور چارٹوں کے سوا حکومت کو یہ اختیار ہو گا کہ وہ جنگ کے لئے ضروری سامان کی تجارت ممنوع قرار دے دے اور صرف اپنے کام کے لئے استعمال کرے۔ اس صورت میں حکومت ان اشیاء پر بھی قبضہ کر سکے گی ان اشیاء میں اسلحہ، ہتھیار اور ایٹمی جنگ میں کام آنے والی کیمیائی اشیاء شامل تھیں۔

جنگی خطرے کے بیمے کا آرڈیننس

۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو حکومت پاکستان نے اعلان کیا کہ صدر نے جنگی خطرے کے بیمے کا جو آرڈیننس جاری کیا ہے اس کے تحت حکومت مختلف سامان، عمارتوں، جہازوں اور کارخانوں کے جنگی خطرے سے بیمہ کی تحریری طور پر ضمانت دے گی۔ اس سکیم کے تحت تمام کارخانوں بحری یا فضائی راستہ سے پاکستان کے کسی حصہ میں بھیجے جانے والے سامان دو لاکھ روپے سے زیادہ مالیت کی عمارت، تین لاکھ روپے سے زیادہ مالیت کے جہاز اور تاجروں کے پاس ۳۵ ہزار روپے سے زیادہ مالیت کے سامان پر بیمہ لازمی قرار دیا گیا۔

اردن اور سعودی عرب کی حمایت کا اعلان

۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اردن اور سعودی عرب نے بھارت کے مقابلہ میں پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا اور کہا کہ کشمیریوں کو حق خود ارادی دیئے بغیر پاکستان اور بھارت کے درمیان تصادم کو نہیں روکا جا سکتا۔ اردن کے وزیر خارجہ ڈاکٹر حازم نوالصبع نے کہا کہ پاک بھارتی تصادم کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ کشمیریوں کو حق خود ارادی دیا جائے۔

میجر عزیز بھٹی شہید کا شاندار کارنامہ

جس روز بھارتی فوجوں نے پاکستان پر حملہ کیا میجر عزیز بھٹی برکی سیکٹر میں پنجاب رجمنٹ کی ایک کمپنی کی کمان کر رہے تھے۔ جس کی دو پلٹنیں اگلے مورچوں سے صرف چھ سو گز کے فاصلے پر تھیں۔ انہوں نے خطرات کی پرواہ کئے بغیر اگلے مورچوں میں ڈٹے رہنے کا عزم کیا۔ تاکہ ذاتی طور پر دیکھ بھال کر سکیں۔ بھارت نے پورے بریگیڈ کے ساتھ حملہ کیا تھا جس کے ساتھ توپ خانہ اور ٹینک بھی شامل تھے۔ دشمن نے چھ مرتبہ پوری شدت سے حملہ کیا مگر ہر مرتبہ منہ کی کھائی۔ اس لڑائی کا مقصد بی آر بی کے دفاع کو مضبوط بنانے کے لئے کچھ وقت لینا تھا چنانچہ میجر عزیز بھٹی نے نہر کے اگلے کنارے پر متعین پلاٹون کے ساتھ آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا ان حالات میں جب کہ دشمن تابڑ توڑ حملے کر رہا تھا اور اسے توپ خانے اور ٹینکوں کی پوری پوری امداد حاصل تھی۔ میجر عزیز بھٹی اور ان کے جوانوں نے آہنی عزم کے

ساتھ لڑائی جاری رکھی اور اپنی پوزیشن پر ڈٹے رہے۔ ۹ اور ۱۰ ستمبر کی درمیانی رات کو دشمن نے اس سارے سیکٹر میں بھرپور حملے کے لئے ایک پوری بٹالین جھونک دی۔ میجر عزیز بھٹی کو اس صورت حال میں نہر کے اپنی طرف کے کنارے پر لوٹ آنے کا حکم دیا گیا مگر جب وہ لڑ بھڑ کر راستہ بناتے نہر کے کنارے پہنچے تو دشمن اس مقام پر قابض ہو ... ۔ انہوں نے انتہائی سنگین حملے کی قیادت کرتے ہوئے دشمن کو اس علاقے سے باہر نکال کیا اور پھر اس وقت تک وہاں دشمن کی زد میں کھڑے رہے جب تک کہ ان کے تمام جوان اور گاڑیاں نہر سے پار نہ پہنچ گئیں۔

انہوں نے نہر کے اس کنارے پر کمپنی کو نئے سرے سے دفاع کے لئے منظم کیا۔ دشمن اپنے چھوٹے ہتھیاروں اور ٹینکوں اور توپوں سے بے پناہ آگ برسا رہا تھا مگر یہ نہ صرف اس کے شدید دباؤ کا سامنا کرتے رہے اس دوران میں دشمن کے ایک ٹینک کا گولہ ان پر آلگا جس سے وہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ حکومت پاکستان نے ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں فوج کا سب سے بڑا اعزاز "نشان حیدر" دیا۔

میجر راجہ عزیز بھٹی شہید ضلع گجرات کے ایک گاؤں لادیاں سے تعلق رکھتے تھے لیکن ان کی پیدائش ۱۹۲۸ء میں ہانگ کانگ میں ہوئی جہاں آپ کے والد ملازمت کرتے تھے۔ پاکستانی فوج میں ۱۹۵۰ء میں کمیشن ملنے کے بعد انہوں نے پاکستان ملٹری اکیڈیمی میں داخلہ لیا' جہاں انہوں نے نہایت محنت اور ذوق و شوق کا مظاہرہ کیا۔ تربیت ختم کرنے کے بعد نہ صرف اعزازی شمشیر ملی بلکہ نارمن میڈل کے مستحق بھی قرار پائے۔ بعد ازاں پنجاب رجمنٹ میں شامل ہو گئے۔ کچھ عرصہ تک کوئٹہ کے انفنٹری سکول میں انسٹرکٹر کے فرائض انجام دیئے۔ کوئٹہ ہی میں سٹاف کالج میں داخلے کے امتحان میں شریک ہوئے اور اول آئے جس پر انہیں کینیڈا بھیج دیا گیا جہاں سے انہوں نے سٹاف کالج کنگسٹن میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ بعد ازاں سٹاف کورس کے لئے جرمنی بھیجے گئے یہاں بھی انہوں نے پروفیشنل اور اکیڈیمک مضامین میں نمایاں کامیابی حاصل کی وہ اردو کے علاوہ انگریزی' چینی' جاپانی اور جرمنی زبانوں پر عبور رکھتے تھے۔ وہ درمیانہ قد' مضبوط جسم' گورے رنگ اور نیلی آنکھوں کے حامل تھے مغربی موسیقی سے لگاؤ تھا۔

قائداعظم کی برسی پر صدر کا قوم کے نام پیغام

۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو صدر ایوب نے قائداعظم محمد علی جناح کی برسی پر قوم کے نام اپنے پیغام میں کہا:۔

پاکستانی عوام قائداعظم کو اس سے بہتر خراج عقیدت پیش نہیں کر سکتے کہ دشمن کا سر

اور زیادہ سختی سے کچل دیا جائے۔

امسال قائداعظم کی برسی ایسے موقع پر آئی ہے کہ پاکستان کے دس کروڑ عوام ایسے دشمن سے خطرناک جنگ میں مصروف ہیں جن کی پاکستان کے لئے نفرت و حقارت کی مثال صرف اس کی دھوکہ بازی ہی سے مل سکتی ہے۔ بھارت قیام پاکستان کے وقت سے ہی اسے ختم کرنے کے لئے کوشاں رہا۔ قائداعظم نے ان ریشہ دوانیوں سے متاثر ہوئے بغیر کہا تھا:۔

"پاکستان باقی رہنے کے لئے وجود میں آیا ہے اور انشاءاللہ یہ باقی رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی حکمران آج بھی اپنے منصوبوں میں اسی بری طرح ناکام ہوں گے جس طرح قائداعظم کی قیادت میں چلنے والی تحریک پاکستان کو کچلنے میں ناکام ہوئے تھے"۔

بھارتی ننگی جارحیت نے ہمیں موقع فراہم کیا ہے کہ اپنے دوستوں کو پہچان سکیں۔ دنیا کی ان متعدد قوموں کی ہمیں حمایت و اعانت حاصل ہے جو انصاف و آزادی پر یقین رکھتی ہیں۔

ہماری فتح ایک منصفانہ مقصد کی فتح ہوگی اور ہم تزک و احتشام سے آگے بڑھتے رہیں گے۔ پاکستان پائندہ باد!

قومی دفاعی فنڈ کا قیام

صدر ایوب نے اسلحہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو قومی دفاعی فنڈ کے قیام کا اعلان کیا اس ضمن میں انہوں نے کہا:۔

میرے عزیز ہم وطنو!

" اپنی تاریخ کے اس فیصلہ کن دور میں جب کہ ہم ایک ظالم دشمن کے حملہ کو پسپا کرنے میں مصروف ہیں۔ آپ میں سے ہر شخص کو ایک کردار ادا کرنا ہے۔ ایسے وقت میں جب کہ ہماری بہادر مسلح افواج میدان جنگ میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں۔ پوری قوم کو تمام ممکن الحصول ذرائع کو مجتمع کر کے ان کی مدد کرنا چاہئے۔

آپ اپنے آپ سے سوال کریں کہ میں قومی جنگی کوششوں میں کیا کردار ادا کر رہا ہوں؟ آپ اس سوال کا جواب مختلف طریقوں سے دے سکتے ہیں:۔

۱۔ فضول خرچی کو ختم کر کے

۲۔ اخراجات میں کمی کر کے

۳۔ پیداوار میں اضافہ کر کے

آپ جس قدر اپنی ضروریات میں کمی کریں گے اسی قدر آپ کی ضروریات کم ہو جائیں گی۔ وطن کے دفاع میں کوئی قیمت اونچی نہیں، کوئی قربانی عظیم نہیں۔ مدد کی جو پیش کشیں موصول ہو رہی ہیں، انہیں ایک لڑی میں پرونے کے لئے میں نے قومی دفاعی فنڈ قائم

کر دیا ہے۔ تمام بنکوں اور ڈاک خانوں کو عوام سے نقد رقم، دفاعی سیونگ سرٹیفکیٹ اور سیکیورٹیز کی صورت میں عطیات وصول کرنے کی ہدایات دی جا چکی ہیں۔

عطیات اکاؤنٹنٹ جنرل ریونیوز اور اکاؤنٹنٹ جنرل مشرقی و مغربی پاکستان کے نام جمع کرائے جائیں۔ میں آپ سب سے اپیل کرتا ہوں کہ اس فنڈ میں فراخدلی سے عطیات دیجئے۔ یہ ایک مکمل جنگ ہے جس کا کوئی ایک محاذ نہیں سب محاذ پر موجود ہیں۔ اپنا حصہ دلیری سے ادا کیجئے اور جنگ کی خدمت کا حق ادا کر دیجئے"۔

امرتسر اور فیروز پور پاکستانی فوج کی زد میں

۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کی جانباز مسلح افواج نے دشمن کی فوج کو ہر محاذ پر عبرتناک شکست سے دوچار کر کے جنگ کا پانسہ پلٹ دیا۔ پاکستان کی شیر دل افواج نے واہگہ اور قصور کے علاقے میں حملہ آور فوج کو پاکستانی سرحدوں سے بہت پیچھے دھکیل دیا اور دور تک دشمن کے علاقے میں گھس گئی۔ مشرقی پنجاب میں دشمن کی کئی اہم چوکیاں پاکستان کے قبضے میں آ گئیں۔

واہگہ کی سرحد پر پاک فوج نے چھوٹے ہتھیاروں سے دشمن کے دو ہنٹر جہاز مار گرائے۔ ایک نیٹ طیارہ لاہور سیکٹر میں گرایا گیا۔ سیالکوٹ کے محاذ پر بھی دشمن کو منہ کی کھانی پڑی اور اس کا ہر حملہ ناکام بنا دیا گیا۔ دوسرے محاذوں پر بھی بھارتی فوج پسپا ہونے پر مجبور ہو گئی۔ سیالکوٹ کے محاذ پر دشمن کے سات ٹینک اور ۵ توپیں تباہ ہوئیں۔ سندھ راجستھان محاذ پر دشمن نے آگے بڑھنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

ادھر چھمب جوڑیاں کے محاذ پر دشمن کو زبردست پسپائی کا منہ دیکھنا پڑا وہ بھاری جانی نقصان اٹھا کر میدان سے بھاگ کھڑا ہوا۔ اس علاقہ میں پاکستانی فوجیں دشمن کی قلعہ بندیوں کو توڑتی ہوئی آگے نکل گئیں۔ اور دیوا کے شمال میں نالے اور دریائے توی کے درمیان دو چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ اس سیکٹر میں بھی پاک فوج نے دشمن پر برابر دباؤ ڈالے رکھا۔

پاک فضائیہ کے چودہ ہوابازوں کیلئے اعزازات

۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک فضائیہ کے کمانڈر انچیف ائر مارشل نور خاں نے اعلان کیا کہ صدر ایوب خاں نے دشمن کے خلاف فضائی کارروائیوں کے دوران غیر معمولی کارکردگی، شجاعت اور قیادت کا مظاہرہ کرنے پر پاک فضائیہ کے چودہ ہوابازوں کے لئے فوری طور پر اعزازات منظور کئے۔ گروپ کیپٹن محمد ظفر مسعود کے لئے ہلال جرات اور باقی تیرہ افسروں کے لئے ستارۂ جرات منظور کیا گیا۔ گروپ کیپٹن محمد ظفر مسعود کو پاک فضائیہ کے ایک اہم اڈہ کی کمان کرنے میں غیر معمولی قیادت پر ہلال جرات دیا گیا۔ انہوں نے دن رات دشمن کی زبردست

فضائی حملوں کے باوجود اپنے اسٹیشن کے وسائل سے پورا کام لیا اور اس اڈہ سے جوابی حملہ کرنے اور دفاعی کارروائیوں میں غیر معمولی کامیابیاں حاصل کیں۔

پاک فضائیہ کے جن تیرہ افسروں کے لئے ستارۂ جرات منظور کیا گیا۔ انہوں نے فضائی جنگ میں حملہ، بمباری اور فضائی ٹرانسپورٹ کی کارروائیوں میں غیر معمولی شجاعت، ہوا بازی کی مہارت اور قیادت کا مظاہرہ کیا تھا۔ ان میں سے کئی ہوابازوں نے فضائی لڑائیوں میں اپنی تعداد بہت کم ہونے کے باوجود دشمن کے طیاروں کو مار گرایا۔ اور دشمن کے زبردست فائرنگ اور مزاحمت کے باوجود اس کے فضائی اڈوں پر صحیح صحیح نشانے لگا کر بہت سے طیارے اور دوسری فوجی تنصیبات کو تباہ و برباد کر دیا۔ ان میں ایسے بہت سے ہوا باز بھی شامل ہیں جنہوں نے دشمن کے لئے بے شمار ٹینکوں، بکتربند گاڑیوں، بھاری اور درمیانہ درجے کی توپوں اور فوجی گاڑیوں کو جن میں دشمن کی فوج بھری ہوئی تھی، تباہ کر دیا۔

ایوارڈ پانے والے ہوابازوں میں ہمارے وہ دلیر ہوا باز بھی شامل تھے جنہوں نے دشمن کے علاقے میں بہت دور تک گھس کر اور انتہائی ناسازگار حالات اور دشمن کی سخت مزاحمت کے باوجود اپنے خاص مشن پورے کئے۔ ستارۂ جرات پانے والے ایک ہوا باز و سکواڈرن لیڈر اور دو طیاروں کو نقصان پہنچایا تھا۔ انہیں ستارۂ جرات کے ساتھ ایک نشان بھی دیا گیا۔

ستارۂ جرات پانے والے دوسرے ہوابازوں کے نام یہ تھے:۔

ونگ کمانڈر: صلاح الدین۔ زاہد بٹ اور نذیر لطیف

فلائیٹ لیفٹیننٹ: سرفراز احمد صدیقی۔ محمد اقبال۔ سید سجاد حیدر۔ شبیر حسین سید اور محمد محمود عالم۔ رضوان احمد اور سید خالد حسن واسطی۔

فلائنگ آفیسر: سعید الدین احسن۔

پاکستان کی جری فاتح افواج کو صدر سوئیکارنو کا سلام

۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کی جانباز مسلح افواج کو صدر انڈونیشیا مسٹر احمد سوئیکارنو نے زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ پاکستان کی جانباز مسلح افواج نے جس شجاعت، ہوشیاری اور مہارت سے کام لے کر بھارت کی جنگی برتری کو چکنا چور کیا ہے اور جس دلیری اور سرفروشی کے جذبے کے ساتھ وہ دشمن کی فوجوں کو شکستوں پر شکستیں دیتی ہوئی اور پیچھے دھکیلتی ہوئی آگے بڑھی ہیں۔ میں ان کو سلام کرتا ہوں۔

بھارتی فوج کا گھٹیا معیار

بی بی سی لندن کے خبروں کے مبصر چارلس ڈگلس ہیوم نے ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اپنی رائے ظاہر کی کہ پاکستانی فوج کو تعداد میں کم ہونے کے باوجود بھارتی فوج پر فوقیت اور برتری حاصل ہے۔

فرد کے مقابلے میں فرد اور یونٹ کے مقابلے میں یونٹ کے لحاظ سے پاکستان کی مختصر فوج کا معیار تربیت بھارت کی بری فوج سے بہت اعلیٰ اور بلند ہے۔ بھارتی فوج میں فوجی اسلحہ کی امداد کے ذریعے توسیع کی گئی لیکن اس کی تربیت کا معیار گھٹیا رہا۔

تنازعہ کشمیر کے تصفیہ اور جنگ بندی کیلئے تین نکاتی پاکستانی تجویز

۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو وزارت امور خارجہ پاکستان کے ایک ترجمان نے جنگ ختم کرنے اور برصغیر میں پائیدار امن کے لئے تین نکاتی تجویز کا اعلان کیا جس میں کہا گیا تھا کہ :۔

۱۔ پاکستان اور بھارت کی فوجیں جموں و کشمیر سے مکمل طور پر ہٹالی جائیں۔

۲۔ افریقی و ایشیائی ممالک کی فوجوں پر مشتمل اقوام متحدہ کی فوج کو ریاست میں تعینات کیا جائے۔

۳۔ جنگ بندی کے بعد تین مہینہ کے اندر رائے شماری کرائی جائے ترجمان نے مزید کہا کہ پاکستان مسئلہ کشمیر کا فوجی تصفیہ نہیں چاہتا اقوام متحدہ میں پاکستان کا طرز عمل ہمیشہ امن پسند رہا۔

اس نے اقوام متحدہ کے ذریعے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ۱۴ تجویزیں منظور کیں لیکن بھارت نے ان سب کو رد کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ بھارت کشمیر پر اپنا تسلط قائم رکھنا چاہتا ہے اور اس تسلط کو فوجی جارحیت کے ذریعہ مستحکم بنانے کی کوششیں کر رہا ہے۔

ہم امن چاہتے ہیں اور فوری طور پر جنگ بند کرنے کو تیار ہیں لیکن اس سلسلے میں ایک معائدہ ہونا چاہئے جس میں جموں کشمیر کے عوام کے حق خودارادی کی ضمانت دی گئی ہو۔

سیالکوٹ کی شہری آبادی پر بھارتی فضائیہ کا حملہ

۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو دشمن کی بزدل فوجوں نے ہر محاذ پر پاکستان کی جری افواج کے ہاتھوں پے در پے شکست کھانے کے بعد انتہائی مایوسی کے عالم میں شہری آبادیوں پر پھر وحشیانہ حملے شروع کر دیئے۔ اس ضمن میں اس نے ان کی ابتداء سیالکوٹ سے کی۔ بھارتی فضائیہ کے ایک کینبرا طیارے نے سیالکوٹ شہر کے اندر ٹرنک بازار پر ایک پانچ سو پونڈ وزنی بم گرایا جس سے اس علاقہ کے دس افراد شہید اور ۲۸ زخم ہوئے اس بزدلانہ حملے کے نتیجے میں ڈیڑھ سو دکانیں اور عمارتیں مسمار ہو گئیں۔ ڈسٹرکٹ کونسل' میونسپل کمیٹی کے دفاتر اور دوسری سرکاری عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا۔

انقرہ میں تین ہزار طلبہ کا مظاہرہ

۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو تقریباً تین ہزار ترک طلباء نے بھارت کے خلاف زبردست مظاہرے کئے اور اعلان کیا کہ ہم پاکستان کے شانہ بشانہ لڑنے کو تیار ہیں۔ ان کے پاس جو پوسٹر تھے ان میں لکھا تھا کہ قبرص کے تنازعہ پر صرف پاکستان نے ترکی کی حمایت کی تھی۔ سینٹ صوفیہ سکوائر پر تین منٹ کی

خاموشی کے بعد طلباء نے بازاروں میں جلوس نکالا اور پاکستان زندہ باد' بھارت پر لعنت اور دشمنان اسلام پر لعنت کے نعرے لگائے انہوں نے اپنی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کیا کہ انہیں جنگ لڑنے کے لئے کشمیر بھیجا جائے۔

کھیم کرن پر پاکستان کا قبضہ

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جب بھارتی فوجوں نے حملہ کیا تو وہ کھیم کرن سے پاکستان میں ڈھائی میل اندر تک گھس آئی تھیں اور اس سیکٹر میں بھارتی فوجوں کی تعداد پاکستانی فوج کے مقابلہ میں چھ گنا زیادہ تھی۔ لیکن پاکستانیوں نے صرف چار دن کے اندر نہ صرف بھارتیوں کو ان کے علاقے کے اندر دھکیل دیا بلکہ انہیں سخت جانی و مالی نقصان بھی پہنچایا۔ اور کھیم کرن پر ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو قبضہ کر لیا۔ اس روز پاکستانی بکتربند یونٹ بھارت کی ایک پوری بکتربند رجمنٹ میں گھس گیا۔ برصغیر پر برطانوی راج کے وقت یہ یونٹ اور بھارتی رجمنٹ دونوں رائل دکن ہارس بریگیڈ میں شامل تھے۔

کھیم کرن سیکٹر میں پاکستان نے دو بھارتی شرمن ٹینکوں کو صرف ایک ایک گولے سے تباہ کیا اور ان ٹینکوں کا عملہ اپنے ٹینکوں ہی میں موت کے گھاٹ اتر گیا تھا۔

پندرہ ہزار کی آبادی کا یہ شہر واسوکے دو سو بوڑھے سکھوں سے خالی ہو گیا جنہیں عقبی ہسپتال میں بھیج دیا گیا۔

۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو لاہور میں پہلی مرتبہ ٹیلی ویژن پر کھیم کرن شہر دکھایا گیا۔ ٹیلی ویژن کے اس پروگرام میں سب سے زیادہ دلچسپ چیز امریکی اسلحہ اور گولہ بارود کا ذخیرہ تھا جو بھارتی فوجیں بھاگتے ہوئے چھوڑ گئی تھیں۔

کھیم کرن کا بانی سردار پرتاب سنگھ کھیم کرن تھا۔ شہنشاہ جہانگیر کے زمانے میں یہاں کچھ جھونپڑیاں تھیں۔ ان کے برابر اس شہر کی بنیاد رکھی گئی۔ بانی شہر کے والد رائے بید چند شہنشاہ اکبر کے درباری تھے۔ شہر کے بانی رائے صاحب کھیم کرن ایک دن اس خطے سے گزرے تو یہاں کے سرسبز اور شاداب کھیتوں کو دیکھ کر بڑے خوش ہوئے اور انہوں نے پختہ شہر کی بنیاد ڈالی۔ جب وہ اس علاقے میں آئے تو انہیں پیاس لگی چنانچہ جھونپڑیوں میں گئے اور گاؤں والوں سے پانی مانگا۔ مگر پانی مانگنے کا انداز تحکمانہ تھا گاؤں والوں کو یہ لہجہ برا لگا انہوں نے کہا کہ اگر تم اپنے آپ کو حاکم سمجھتے ہو تو اپنے لئے خود کنواں کھود لو۔ رائے صاحب کو سخت صدمہ ہوا چنانچہ انہوں نے اپنے مصاحبوں سے کہا کہ وہ اسی وقت وہ کنواں کھودیں چنانچہ یہ کنواں آج بھی شہر کے وسط میں ہے اور اس کا پانی بھی میٹھا ہے۔

کھیم کرن کی ایک اور تاریخی حیثیت ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد بھی اسی شہر میں پیدا ہوئے۔ یہ شہر بھارتی سرحد کے اندر چھ میل کی دوری پر واقع ہے۔

۱۱ ستمبر کو پاک فوج نے شمالی بنگال میں باغ ڈوگر کے مقام پر بھارت کے ایک فضائی اڈے پر زبردست حملہ کیا اور یہاں اس کے دو لڑاکا طیارے ایک ویمپائر اور ایک ہنٹر گرانے کے علاوہ فوجی ٹھکانے بھی تباہ کر دیئے۔

تمام محاذوں پر پاک فضائیہ کے طیاروں نے بری فوج کی مدد جاری رکھی اور بھارت کی بکتر بند فوج پر زبردست حملے کئے۔ سیالکوٹ سیکٹر میں جب پاک فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے بمباری کا سلسلہ شروع کیا تو میلوں دور سے آگ کے شعلے اور دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دیا۔ لاہور سیکٹر میں پاک فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے دشمن کے چار ٹینک اور کئی فوجی گاڑیوں کو تباہ کیا۔ واہگہ کے علاقہ میں پاکستانی سرزمین کو دشمن کی فوج سے پاک کر دیا گیا اور صرف جسڑ کے محاذ پر دشمن کو بری طرح پسپا کر دینے کے بعد صورت حال میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی البتہ بیدیاں میں دشمن چند سو گز پاکستانی علاقے کے اندر تھا۔ سیالکوٹ سیکٹر میں دشمن کی آگے بڑھنے کی کوششوں کو ناکام بنا دیا گیا۔

۳۵۰ بھارتی فوجیوں کا ہتھیار ڈالنا

۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو قصور کھیم کرن سیکٹر میں بھارت کی چوتھی سکھ رجمنٹ کے ایک لیفٹیننٹ کرنل، سات دوسرے افسروں اور ۳۵۰ سپاہیوں نے پاکستانی افواج کے سامنے بغیر کسی مقابلے کے ہتھیار ڈال دیئے۔ ان سکھ فوجیوں نے کہا کہ وہ پاکستان کے ساتھ جنگ کرنا نہیں چاہتے اور انہیں بھارت کے جنگی ناخداؤں نے اپنے سیاسی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے جنگ میں جھونک دیا ہے۔ یہ سکھ قیدی اس بات پر خوش نظر آ رہے تھے کہ وہ پاکستان کی فوج کے قیدی بن گئے تھے اور اس طرح ان کی جانیں بچ گئیں۔

کھیم کرن میں پاک فوج کی پیش قدمی اور ۳۵۰ جنگی قیدیوں کی گرفتاری صدر ایوب کی حکومت کے لئے نقطہ عروج تھی۔ اس اقدام سے انہوں نے بڑی امیدیں وابستہ کر لیں لیکن بروقت حملے کی وجہ سے اس علاقے میں مزید پیش قدمی نہ ہو سکی۔

ترکی کا اسلحہ دینے کا اعلان

ترکی کے وزیراعظم مسٹر صوات احیاری ارغیلو نے ۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پچاس لاکھ ڈالر کی مالیت کے ہتھیار، اسلحہ اور دیگر سامان جنگ دینے کا اعلان کیا۔ پاکستان کو بھیجے جانے والے اسلحہ میں چھوٹی توپیں، ہلکی بندوقیں، بزوتے اور توپوں کے گولے وغیرہ شامل تھے۔ یہ سامان جنگ ترکی میں تیار کیا گیا تھا۔ یہ سامان پاکستان کو ایک تجارتی معاہدے کے تحت دیا گیا تھا۔

انڈونیشیا کی حمایت کا اعادہ

۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو انڈونیشیا کے اول نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو نے پھر

اس بات کا اعادہ کیا کہ بھارت اور پاکستان کی جنگ میں انڈونیشیا مثبت طور پر پاکستان کے ساتھ ہے۔ انڈونیشی حکومت کی تمام ہمدردیاں پاکستانیوں کے ساتھ ہیں جو بھارتی جارحیت کے خلاف حق و انصاف کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

ادھر جکارتہ میں انڈونیشی نوجوانوں نے بھارتی سفیر مسٹر رتنام کی قیام گاہ کی دیواروں پر جگہ جگہ بھارتیو واپس جاؤ کے نعرے لکھ دیئے۔

مجاہدین کا درۂ ملکاں پر قبضہ

مجاہدین آزادی نے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجوں کو زبردست جانی اور مالی نقصان پہنچایا۔ صدائے کشمیر ریڈیو نے ۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اعلان کیا کہ مجاہدین نے کارگل روڈ پر بھارتی فوجوں کو رسد پہنچانے والے ایک دستہ پر حملہ کر کے ۴ ٹرک تباہ کر دیئے اس دستہ میں کل پندرہ ٹرک شامل تھے۔ جموں کے جنوب مغربی علاقہ میں بھارتی فوج کے ایک اور دستہ پر مجاہدین نے حملہ کر کے اس کا صفایا کر دیا۔ اس جنگ میں متعدد جنگی اہمیت کی دستاویزات اور جنگ کے نقشہ جات بھی مجاہدین کے ہاتھ لگے جو انقلابی کونسل کے صدر دفتر میں بھیج دیئے گئے۔

علاوہ ازیں درۂ ملکاں کی پوری آبادی نے بھارتی سامراج کے خلاف بغاوت کا اعلان کر دیا اور مجاہدین کے ساتھ جنگ میں شامل ہو گئی۔ اس علاقہ کے پانچ سو نوجوانوں نے اپنے علاقے کے تھانے پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا اور پاکستان کا پرچم لہرا دیا۔ اس کارروائی میں مجاہدین نے بھارتی فوج کے لیفٹیننٹ کرنل، صوبیدار اور تین بھارتی سپاہیوں کو بھی ہلاک کیا۔

پونچھ کے علاقے میں ایک ہزار افراد نے جہاد کشمیر میں شرکت کا اعلان کیا۔

عراق کی طرف سے پاکستان کی حمایت کا اعلان

۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو عراق کے صدر عبدالسلام عارف نے بھارتی جارحیت کے خلاف پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا اور کہا کہ وہ پاکستان کو ہر ممکن مدد دینے کو تیار ہیں۔

پاک فوج کا جیسلمیر میں داخلہ

۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کی شیر دل بری فوج نے پاکستانی فضائیہ کی مدد سے سیالکوٹ اور لاہور کے محاذوں پر دشمن کی کثیر التعداد فوج کے زبردست حملے کو نہ صرف پسپا کر دیا بلکہ اسے بہت پیچھے دھکیل دیا۔ سیالکوٹ سکیٹر میں بھی اس نے منہ کی کھائی۔ پاکستان کی مسلح افواج نے رام گڑھ اور جیسلمیر تک آگے بڑھ کر ایک اہم مورچے پر بھی قبضہ کر لیا جس چوکی پر قبضہ کیا گیا وہ رام گڑھ جیسلمیر کے درمیان بھارتی علاقہ میں تھی۔ اس علاقے میں بھارتی سرحدی پولیس نے پاک فوج کے ڈر کے مارے بہت سی چوکیاں از خود خالی کر دی تھیں۔

پاکستان کی مسلح افواج نے سندھ راجستھان سکیٹر میں بھارتی فوج کے جوابی حملے کو بھی

پسپا کیا۔ پاک فوج نے اس دلیری کے ساتھ اچانک حملہ کیا کہ دشمن کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ بھاری جانی و مالی نقصان اٹھا کر اپنے علاقے کی طرف واپس بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔

کھیم کرن سیکٹر میں پاک فوج نے بھارتی فوجوں کو دباؤ میں رکھا اور آگے بڑھ کر کئی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ سلیمانکی کے علاقے میں پاک فوج نے کئی بھارتی چوکیوں کو اپنے قبضے میں لے لیا۔ پاک فضائیہ کے طیاروں نے بھارتی فوج پر حملہ کر کے اس کے ۲۸ ٹینک اور ۱۲۳ بھاری فوجی گاڑیاں تباہ کر دیں اب تک کی لڑائی میں دشمن کے ۱۸۷ ٹینک تباہ کئے جا چکے تھے۔

دشمن کے بمبار طیاروں نے ملتان اور نواب شاہ کے ہوائی اڈوں پر حملہ کیا مگر اس بزدلانہ حملے سے پاکستان کے کسی فوجی اڈے کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔

چھمب سیکٹر میں دشمن کے کئی حملوں کو بری طرح ناکام بنا دیا گیا یہاں پاکستان نے اپنی چوکیوں کو بہت مضبوط بنا رکھا تھا جب پاکستان کا جوابی حملہ ہوا تو اس وقت ایک بھارتی بریگیڈ وہسکی کی بوتل طلب کر رہا تھا اس خفیہ اصطلاح کا مطلب یہ تھا کہ اسے فوری طور پر فضائی فوجی امداد بہم پہنچائی جائے۔ یہ خفیہ پیغام پاکستانیوں نے سن لیا۔ انہیں پتہ چل گیا کہ دشمن کے قدم اکھڑ چکے ہیں اس پیغام کے ملتے ہی پاک فوج چند منٹ کے اندر چھمب اور دیوا کو اپنے قبضے میں لے چکی تھی۔

سیالکوٹ کے محاذ پر ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ

۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کے محاذ پر برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کی سب سے بڑی جنگ لڑی گئی۔ بھارت نے پچاس ہزار پیدل فوج اور بکتربند ڈویژن اور چھ سو ٹینکوں کی مدد سے خوفناک ترین حملہ کیا جسے پاک فوج نے گھمسان کی جنگ کے بعد اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید سے اتنی ہی شدت سے کچل دیا۔ بھارت نے کشمیر کی جانب پاکستان کی نہ رکنے والی پیش قدمی روکنے کے لئے اس محاذ پر اپنی پوری فوجی قوت سے بھرپور حملے شروع کر دیئے۔ اس ضمن میں بھارت ٹینکوں اور بکتربند گاڑیوں کی ایک چٹان لے کر آیا تھا۔ جسے پاکستان کے ناقابل تسخیر اور شیر دل جوانوں نے اپنے بمبار، ٹینک شکن دستوں اور بکتربند گاڑیوں کی مدد سے پاش پاش کر کے رکھ دیا۔ پاکستان کے ٹینک شکن دستے دشمن کی صفوں کو چیرتے ہوئے ٹینکوں کے پیچھے پہنچ گئے اور وہاں سے ٹینکوں پر قیامت برپا کر دی۔

بی بی سی نے اپنے ایک نشریئے میں بتایا کہ سیالکوٹ کی جنگ دوسری جنگ عظیم کے بعد دنیا میں کہیں لڑی جانے والی سب سے بڑی جنگ تھی معلوم ہوتا ہے کہ دشمن ہتھیار ڈالنے سے پہلے اپنی پوری طاقت آزمالینا چاہتا ہے چنانچہ ایسی ہی ایک اور جنگ میں اس کی شکست اس کے تابوت میں آخری کیل ہوگی۔ محاذ کا یہ معرکہ چھتیس گھنٹے جاری رہا۔ پاک فضائیہ نے دشمن

کی صفوں پر زبردست حملے کر کے ایک بار پھر اہم کردار ادا کیا۔

سلامتی کونسل میں بھارت کی جنگ بندی کی دہائی

پاکستان کی مسلح افواج تعداد میں کم ہونے کے باوجود ہر محاذ پر بڑی دلیری سے لڑ رہی تھیں اور اس کے نتیجے میں اس نے بھارت سے کثیر تعداد میں گولہ بارود اور اسلحہ چھین لیا تھا علاوہ ازیں پاک فوج نے بھارت کے بہت سے علاقے کو بھی اپنے قبضے میں لے لیا۔

اسی اثناء میں پاک فضائیہ اور پاک بحریہ نے رہی سہی کسر نکال دی تھی اور بھارت کے ہوائی بیڑے کا ایک چوتھائی حصہ تباہ کر دیا تھا۔ ان حالات میں بھارت چاہتا تھا کہ جنگ فوری طور پر بند ہو جائے اور اس نے اپنے نمائندے چھاگلہ کو اقوام متحدہ میں بھیجا اور اس نے ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سلامتی کونسل میں یہ بیان دیا کہ ہم کسی شرط کے بغیر جنگ بند کرنے کو تیار ہیں۔ اس بیان کے بعد عالمی دباؤ پاکستان پر بڑھتا چلا گیا کہ حملہ آور تو جنگ بند کرنے کی درخواست کر رہا ہے لہٰذا پاکستان کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ بھی جنگ بند کر دے۔ پاکستان کے پاس اتنی فوج نہیں تھی کہ وہ بھارت کے اندر بہت دور تک چلی جاتی۔ جنگ بندی پر غور ہوتا رہا فوجی حکام نے تین دن کی مہلت مانگی لیکن دباؤ اس قدر شدت اختیار کر گیا تھا کہ پاکستان کو جنگ بند کرنا پڑی۔

جکارتہ میں ایئر انڈیا کے دفتر کی تباہی

۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو انڈونیشیا کے نوجوانوں نے جکارتہ میں بھارتی طیارہ ران کمپنی ایئر انڈیا کے دفتر پر حملہ کر کے اس کے تمام فرنیچر اور کاغذات کو نذر آتش کر دیا۔ انہوں نے یہ کارروائی پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت پر احتجاج کے طور پر کی۔

دریں اثناء انڈونیشیا کے وزیر تعلقات عامہ ڈاکٹر ارسلان عبدالغنی نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ استصواب رائے عامہ کے ذریعے حل ہونا چاہئے کیونکہ کشمیر کی ۷۵ فیصد اکثریت پاکستان کی حامی ہے جب کہ ایک بہت معمولی سی حکمران اقلیت بھی بھارت سے گٹھ جوڑ کئے ہوئے ہے۔

مجاہدین آزادی کا پٹن پر حملہ

۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو مجاہدین آزادی نے سری نگر سے پندرہ میل دور پٹن میں بھارت کے ایک فوجی اڈے کو بالکل تباہ کر دیا۔ صدائے کشمیر ریڈیو کے اعلان کے مطابق جس وقت مجاہدین نے اس اڈے پر حملہ کیا، بھارتی فوجی اس قدر حواس باختہ ہو گئے تھے کہ انہوں نے ایک دوسرے پر گولیاں چلانی شروع کر دیں۔ ان کا یہ عمل پوری رات جاری رہا صبح مجاہدین نے دیکھا کہ پورے اڈے پر لاشوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے جو بھارتی باقی بچے انہیں مجاہدین نے ٹھکانے لگا دیا۔ اس کے بعد مجاہدین بھارتیوں کا فوجی سازوسامان اور خوراک کا ذخیرہ لے کر روپوش ہو گئے۔

مجاہدین نے سری نگر سے صرف پانچ میل دور ایک فوجی کانوائے کو بھی تباہ کیا۔ دریں اثناء سری نگر سے ۲۲ میل دور ہندی پور کے علاقہ میں بھارتی فوج اور انقلابیوں کے مابین بھی جھڑپیں ہوئیں۔ ان جھڑپوں میں بھارت کے دو درجن فوجی ہلاک ہو گئے۔

رام گڑھ، جیسلمیر سیکٹر اور کھیم کرن سیکٹر کی صورتحال

پاک فوج نے ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو رام گڑھ اور کھیم کرن سیکٹر میں کئی بھارتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔

ادھر پاک فضائیہ کے طیاروں نے پاک فوج کی مدد کرتے ہوئے ہر محاذ پر دشمن کے حملوں کو ناکام بنانے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا۔ پاکستان کی طیارہ شکن توپوں نے دشمن کے دو اور طیارے مار گرائے۔

موناباؤ ریلوے سٹیشن پر پاک فوج کا قبضہ

موناباؤ ریلوے سٹیشن بھارتی سرحد کا آخری ریلوے سٹیشن ہے۔ یہ راجھستان سیکٹر میں واقع ہے۔ میجر جنرل ممتاز علی راجا اس محاذ کے کمانڈر تھے۔ یہاں پاک فوج کی صرف دو بٹالین تعینات تھیں۔ ان میں سے ایک (۱۸ پنجاب) کی کمان میجر جنرل ممتاز علی راجا کر رہے تھے۔ اس علاقے میں بھارت کی ۳ کمپنیاں تھیں ایک مرہٹہ رجمنٹ، ایک پیرا ملٹری فورس اور ایک بی ایس ایف اور ایک ڈیزرٹ۔ اچانک پاک فوج کو وائرلیس پر ایک پیغام ملا چنانچہ پاک فوج نے توپ خانے سے بمباری شروع کر دی جس سے بھارتی فوج بوکھلا اٹھی۔ اسی اثناء میں پاک فوج کو بھارتی فوج کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ اپنے اعلیٰ افسروں کو پیغام بھجوا رہے ہیں کہ پاکستان نے ہم پر شدید دباؤ ڈال رکھا ہے اور ہمارا محاذ مشکل میں ہے۔ ۱۳ ستمبر کو میجر جنرل ممتاز علی راجا کو حکم ملا کہ وہ موناباؤ پر حملہ کر دیں چنانچہ آٹھ میل کا پیدل سفر طے کرنے کے بعد پاک فوج دشمن کے سامنے آ گئی، دشمن پاک فوج کو دیکھتے ہی بھاگ نکلا اور اس طرح کسی فائر کے بغیر موناباؤ پاکستان کی فوج کے قبضے میں آ گیا۔

دشمن کافی تعداد میں اسلحہ اور گولہ بارود کے علاوہ ریلوے پراپرٹی بھی چھوڑ گیا۔

راجوڑی پر مجاہدین کا قبضہ

۱۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو مقبوضہ کشمیر کے علاقے راجوڑی پر انقلابی کونسل کا سبز پرچم لہرا دیا گیا اور بھارتی فوج کی زبردست کوششوں کے باوجود پورے علاقے پر مجاہدین نے اپنا کنٹرول قائم کر لیا۔

ریڈیو صدائے کشمیر نے مجاہدین کی سرگرمیوں کے بارے میں اطلاع دیتے ہوئے اپنے نشریئے میں کہا کہ اب راجوڑی کے علاقے سے بھارتی دور غلامی کی بچی کھچی یادگاریں ختم کی جا رہی ہیں۔

مجاہدین نے پونچھ میں بھارتی فوج کے ایک کیمپ پر حملہ کر کے بے شمار فوجیوں کو ہلاک کر دیا اور بہت سے اسلحہ اور غذائی سامان پر قبضہ کر لیا۔ اسی دوران وادی کشمیر میں ایک اور بھارتی فوجی قافلہ پر مجاہدین نے چھاپہ مارا اور ایک درجن بھارتیوں کو ہلاک اور ۶ فوجی گاڑیوں کو تباہ کر دیا۔

لاہور کے محاذ پر بھارت کا ناکام حملہ

۱۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کی شیردل افواج اور پاک فضائیہ کے جانبازوں نے رات گئے تک دشمن کے مزید بارہ لڑاکا بمبار طیاروں کو ٹھکانے لگایا۔ ان میں کینبرا' نیٹ اور ڈکوتا طیارے شامل تھے۔ پاک فضائیہ نے یہ طیارے سری نگر اور مشرقی پاکستان کے گرد بھارت کے فضائی ٹھکانوں پر بمباری کر کے تباہ کئے۔

پاکستانی طیاروں نے لال منیر ہاٹ اور شوئنگ پر بھارتی طیاروں کی بمباری کا انتقام لینے کے لئے اگرتلہ اور مبارک پور کے بھارتی فوجی ٹھکانوں پر زبردست حملے کئے اور بمباری کر کے دشمن کے تین طیاروں کو ٹھکانے لگایا۔

پاک فوج نے سندھ راجستھان محاذ پر بھارتی علاقے کے اندر گھس کر ایک اور چوکی پر قبضہ کر لیا۔

ادھر لاہور کے محاذ پر دشمن نے مقبول پور کے مقام پر تین بار بھرپور حملہ کیا مگر پاکستان کی جانباز بری فوجوں نے پاکستانی فضائیہ کے عقابوں کی مدد سے تینوں بار حملے کو پسپا کر دیا۔ دشمن کو اس علاقے میں سینکڑوں لاشیں اور اپنے زخمی سپاہیوں کو چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ اکھنور کے محاذ پر پاک فوج نے اپنی پوزیشن کو مستحکم بنایا۔

پاک فضائیہ کے طیاروں نے آدم پور اور ہلواڑہ کے فضائی ٹھکانوں پر بھی زبردست حملے کئے۔ آل انڈیا ریڈیو نے ان دونوں ہوائی اڈوں کی تباہی کا اعتراف کر لیا۔

بھارتی طیاروں کی پشاور اور کوہاٹ پر بمباری

بزدل دشمن نے پاک فوج اور فضائیہ کی جنگی سرگرمیوں سے مرعوب ہو کر شہری آبادیوں کو نقصان پہنچانے کے لئے ایک نیا محاذ کھولا۔ انڈین ائر فورس کے طیاروں نے پشاور اور کوہاٹ پر بم برسائے۔ جس سے ساٹھ سے زیادہ بے گناہ شہری شہید ہوئے' دو مسجدوں کو بھی نقصان پہنچا۔

پشاور میں پاک پی ڈبلیو ڈی کے ایک ایگزیکٹیو انجینئر شفیق اللہ جن کی عمر ۳۳ برس تھی' بھارتی فضائیہ کے بزدلانہ حملے سے نہ صرف خود شہید ہوئے بلکہ ان کی بیوی' چار بچے' بوڑھی ماں اور بھائی بھی شہید ہو گئے۔

ایک ہزار سال تک جنگ لڑنے کا عہد

پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی رہائش گاہ پر اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اگر بھارت نے ہمارا تین نکاتی منصوبہ منظور نہ کیا تو جنگ بند نہیں ہوگی۔ ہمارے تین نکاتی منصوبے پر مذاکرات کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم ایک چھوٹی سی قوم سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اگر ضرورت پڑی تو ہم کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے ایک ہزار سال تک جنگ جاری رکھیں گے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ :-

۱۔ پاکستان اور بھارت کشمیر سے اپنی فوجیں مکمل طور پر ہٹالیں اور اقوام متحدہ کی افریشیائی فوج کشمیر میں بھیجی جائے۔

۲۔ تین ماہ کے اندر رائے شماری کرائی جائے اور وہاں کے باشندوں سے دریافت کیا جائے کہ وہ بھارت کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں یا پاکستان کے ساتھ ؟

حکومت شام کا اظہار تشویش

۱۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو شام کی حکومت نے پاکستان اور بھارت میں جنگ پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تنازعہ کشمیر کے حل کے لئے بین الاقوامی سرحدوں کی خلاف ورزی اور معصوم شہری آبادی پر بمباری ضروری نہیں۔

جہاں تک تنازعہ کشمیر کا تعلق ہے، حکومت شام کشمیریوں کے اس مقدس حق پر یقین رکھتی ہے کہ انہیں اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا موقع دیا جائے اور بین الاقوامی سرحدوں پر امن قائم ہونے کے بعد تنازعہ کشمیر کا حل اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق تلاش کیا جائے۔

کشمیر میں رائے شماری کے بارے میں امریکی حکومت کا موقف

۱۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو امریکہ کے وزیر خارجہ ڈین رسک نے کہا کہ امریکہ اب بھی اپنے اس موقف پر قائم ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان تنازعہ کشمیر کے منصفانہ حل کے لئے رائے شماری کرائی جائے۔

چین کو پاکستان اور بھارت کے جھگڑے سے علیحدہ رہنا چاہئے اور یہ تنازعہ سلامتی کونسل ہی کو طے کرنا چاہئے۔

بھارت سے جنگ کرنے کیلئے ایرانیوں کی خدمات

۱۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پورے ایران میں یوم ہمدردی پاکستان منایا گیا اور پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت کی شدید مذمت کی گئی اس ضمن میں ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا جس میں کہا گیا تھا کہ :-

ایسے موقع پر جب کہ ہمارے ہمسایہ اور دوست ملک پاکستان میں ہمارے بھائی اور بہنیں جنگ کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔ ایرانی عوام ان سے اپنی دلی کا ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ پاکستانیوں کو اپنی خود مختاری اور مقدس نصب العین کے تحفظ کی جدوجہد میں ایرانیوں کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ حکومت ایران کا یہ اعلان تہران سے ایرانی وزیراعظم امیر عباس ہویدا اور ترک وزیر خارجہ حسن عشق کی بھارتی جارحیت کے بارے میں صدر ایوب سے بات چیت کے لئے پاکستان روانگی کے موقع پر جاری کیا گیا۔

اعلان میں مزید کہا گیا کہ ایرانی قوم دعا کرے گی کہ ہمارے پاکستانی بھائیوں اور بہنوں کو جو اپنی آزادی کی خاطر اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں جنگ سے نجات مل جائے۔

دریں اثناء تہران کی سڑکوں اور چوراہوں پر جگہ جگہ پاکستان کے پرچم لہرائے گئے اور ایرانی شہریوں نے بڑی مقدار میں ان پاکستانی پرچموں پر پھول نچھاور کئے اور اس طرح بھارت کے جارحانہ حملے کی جرات مندانہ مقابلہ پر پاکستان کی مسلح افواج اور قوم کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

ایرانی وزیراعظم عباس ہویدا اور ترکی کے وزیر خارجہ کی پاکستان آمد

۱۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو دوست ملک ایران اور ترکی کے وزیراعظم مسٹر عباس ہویدا اور مسٹر حسن عشق برصغیر کی مخدوش صورت حال اور پاکستان پر بھارتی حملہ اور اس کے خلاف پاکستان کو اقدامات پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے راولپنڈی آئے اور انہوں نے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں سے ملاقات کی اور ان دونوں رہنماؤں نے صدر کو اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

ادھر ترک وزیراعظم مسٹر ارغپلو نے بھارتی وزیراعظم لال بہادر شاستری سے مطالبہ کیا کہ بھارت جنگ بند کر کے پاکستان علاقہ سے اپنی فوجیں واپس بلائے۔

صدر سوئیکارنو کا موقف

۱۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر احمد سوئیکارنو نے اپنی پارٹی کی ۵۳ ویں سالگرہ کے موقع پر کہا کہ اسلام نے ہمیشہ حق و انصاف کی حمایت کی ہے اور ظلم و بربریت کی مخالفت کی۔ انہوں نے ملائیشیا پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ یہ ملک پاکستان اور بھارت کی جنگ میں غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہے کیوں کہ وہ پاکستان اور بھارت دونوں کو اپنا دوست قرار دیتا ہے۔ کوئی بھی ملک جو ایک طرف خود کو مسلمان کہے اور دوسری طرف بھارت کی حمایت کرے وہ دراصل منافق ہے۔

آخر دم تک جنگ لڑنے کا عزم

۱۴ ستمبر کو پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے راولپنڈی میں پر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کیا اس میں سو سے زیادہ ملکی اور غیر ملکی نمائندے موجود تھے۔ اس میں صدر ایوب نے بھارتی حملے کا پس منظر تفصیل سے بتایا:۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی بقاء کے لئے جنگ لڑ رہے ہیں۔ بھارت نے سیالکوٹ اور لاہور پر قبضہ جمانے کی نیت سے ان شہروں پر حملہ کیا اس کا مقصد یہ بھی تھا کہ وہ ہم سے فوجی طاقت کے بل پر اپنی بات منوا سکے مگر حملہ آور فوجوں کو پیچھے دھکیلا جا چکا ہے۔

بھارت نے مکمل منصوبہ بندی کے بعد پاکستان پر حملہ کیا ہے پاکستان کے قیام کے بعد ہی سے اس کے جارحانہ عزائم آشکارا ہونے لگے تھے لیکن رن کچھ کے سمجھوتے کے بعد بھارت کے متنازعہ علاقے میں اپنی فوجیں ہٹانے سے انکار پر یہ واضح ہو گیا تھا کہ بھارت پاکستان پر حملہ کرنے والا ہے۔ جنگ بھارت نے مسلط کی ہے پاکستان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ وہ بھارت کے ساتھ امن سے رہے گزشتہ ۱۷ برسوں سے ہم نے بھارتی لیڈروں کو جس میں آنجہانی نہرو بھی شامل تھے اور موجودہ وزیر اعظم لال بہادر شاستری بھی یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ کوئی اور طریقہ ڈھونڈ لیا جائے جس کے ذریعے دونوں ممالک امن کے ساتھ اچھے ہمسایوں کی طرح رہ سکیں، عزت اور شرافت کی زندگی بسر کر سکیں۔

میں ہی یہ خواہش لے کر ایک دفعہ دہلی بھی گیا لیکن میری اپیلوں سے کسی کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی اور نہ ہی انہوں نے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق مسئلہ کشمیر کے تصفیئے کا کوئی آبرو مندانہ حل نکالا۔

موجودہ جنگ سے کیا حاصل ہو گا مجھے اس کا اندازہ نہیں لیکن بھارتی لیڈروں کو اچھی طرح یہ سمجھ لینا چاہئے کہ پاکستان چھوٹا ملک ہے وہ بھارت جیسا کردار ادا نہیں کر سکتا اور جب تک بھارت کو پاکستان کی مدد حاصل نہ ہو وہ بھی زیادہ عرصہ تک اپنا کوئی کردار ادا نہیں کر سکتا۔

صدر نے جنگ کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا:۔

بھارت نے اکھنور کے علاقے میں اپنی فوجیں جمع کرنا شروع کر دی تھیں جو پاکستانی سلامتی کے لئے خطرہ بن سکتی ہیں۔ اس جارحانہ کارروائی کو روکنے کے لئے پاکستان کو چھمب کے علاقے میں جنگ بندی لائن عبور کرنی پڑی لیکن اس سے قبل ہی اس مقام پر جمع ہونے والی بھارتی فوجیں پاکستان کے دیہات پر گولے برسا چکی تھیں۔ یہ دیہات جموں و کشمیر کے متنازعہ علاقے میں واقع نہیں تھے۔

پاکستان پر حملہ کرنے کے بعد بھارت نے جنگ کا دائرہ وسیع کر دیا مگر لاہور اور سیالکوٹ کے علاقہ میں بھارت کے حملے روک دیئے گئے اور اس کی فوجوں کو پیچھے دھکیل دیا گیا۔

بھارت کے جارحانہ عزائم اس وقت بے نقاب ہو گئے تھے جب اس نے پاکستان کی یہ پیش کش مسترد کر دی تھی کہ بین الاقوامی سرحدوں سے فوجیں ہٹانے کے معاملہ پر دونوں ملکوں کے افسروں سے بات چیت ہونی چاہئے۔ لیکن بھارت رن کچھ اور دوسرے ایسے علاقوں میں اپنی فوجیں تعینات کرنا چاہتا تھا جہاں سے وہ پاکستان کے علاقے پر حملہ کر کے قبضہ جما سکے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا اعتراف ناکامی

۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھاں نے نئی دہلی سے نیویارک روانگی کے وقت اعلان کیا کہ میں پاکستان اور بھارت کی حکومتوں کو جنگ بندی پر آمادہ کرنے کی پہلی کوشش میں ناکام ہو گیا ہوں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے اب کہ دونوں ملکوں میں جنگ بند کرانے کی کوششیں ترک کر دی جائیں گے۔ گذشتہ دنوں میں' دونوں ممالک کے رہنماؤں نے میرے ساتھ بڑی صاف گوئی کے ساتھ مذاکرات کئے ہیں۔ ان کی روشنی میں اس افسوسناک مسئلے کے پرامن تصفیئے اور جنگ بندی کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھوں گا مجھے اس سلسلے میں دونوں حکومتوں سے تعاون کی توقع ہے۔

بھارتی کمانڈر کی ڈائری اور جیپ کی برآمدگی

۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پندرہویں بھارتی انفنٹری ڈویژن کے جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل نرنجن پرشاد اپنی جنگی ڈائری گنوا بیٹھے۔ یہ ڈائری پیش قدمی کرنے والی پاکستانی فوج کے ہاتھ لگی۔ یہ ڈائری ایک جنگی خیمہ سے ملی جس کو بڑی عجلت سے دشمن نے خالی کیا تھا علاوہ ازیں ایک جیپ بھی ملی۔

اس ڈائری میں انکشاف کیا گیا تھا کہ لاہور پر حملے کا منصوبہ دو ماہ پہلے بنایا گیا تھا اور میجر جنرل نرنجن پرشاد کے بیان کے مطابق وہ اس منصوبے سے متفق نہیں تھے۔ انہوں نے اپنی ڈائری میں یہ انکشاف کیا کہ یہ منصوبہ شروع سے آخر تک غلط ہے اور میں نے یہ نتیجہ اس وجہ سے اخذ کیا ہے کہ فوجی کارروائیوں کے لئے واضح اور غیر مبہم اقدامات نہیں ہیں۔ انہوں نے بھارتی حکمرانوں پر نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا کہ وہ مجوزہ فوجی کارروائیوں کے بارے میں پرامید تھے اور انہوں نے نہ تو حقائق کو پیش نظر رکھا تھا نہ ہی صورت حال کے تمام پہلوؤں پر غور کیا تھا۔ بہت سے فوجی افسران کسی نہ کسی فوجی اسسٹنٹ کے ذریعہ ذاتی فائدہ اور ترقی حاصل کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ ایک بھی مسئلہ ایسا نہیں جس پر پوری توجہ سے غور کیا جاتا ہو ان کے گھٹیا طرز عمل کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ دشمن کو ہمیشہ کمزور سمجھتے ہیں اور خود کو

زیادہ طاقت ور خیال کرتے ہیں۔

بھارت کا جنگی جنون

۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت کے وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھاں کی دہلی سے روانگی کے چند گھنٹے بعد آل انڈیا ریڈیو سے یہ اعلان کیا کہ جنگ ختم نہیں ہوئی اور جنگ بندی کی جو کوشش ہوئی تھی وہ ناکام ہو چکی ہے۔ اس کے ساتھ ہی بھارتی وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے کہا کہ بھارت نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے سامنے ٹھوس تجاویز رکھی تھیں لیکن پاکستان نے جنگ بندی کے لئے جو تین شرطیں لگائی ہیں ان کی وجہ سے ہماری تجاویز بے نتیجہ رہیں۔

پاکستان کی تینوں تجاویز کے بارے میں میرا جواب صرف یہ ہے کہ ریاست جموں و کشمیر میں دخل اندازی سے باز رہو۔ نیز ریاست جموں و کشمیر بھارت کا داخلی معاملہ ہے اور پاکستان پیشگی شرائط پیش کر رہا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ کشمیر پر پاکستان کے بے بنیاد دعوے تسلیم کر لئے جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ عارضی امن قائم کرنے میں اوتھاں کو کامیابی نہیں ہوئی۔

سماٹرا میں انڈونیشی نوجوانوں کا بھارتی قونصل خانے پر قبضہ

۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بارہ ہزار انڈونیشی نوجوانوں نے شمالی سماٹرا کے شہر میداں میں بھارتی قونصل خانے اور مرکز اطلاعات پر قبضہ کر لیا۔ یہ کارروائی انڈونیشی نوجوانوں نے کشمیر اور پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت کی مذمت اور کشمیری و پاکستانی عوام کی حمایت کی خاطر کی۔ مظاہرین نے بھارتی پرچم کو اتار کر اس کی جگہ انڈونیشی پرچم لہرا دیا اور بھارتی قونصل سے مل کر اسے ایک یادداشت پیش کی جس میں کشمیر اور پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت کی شدید مذمت کی گئی تھی اور مطالبہ کیا گیا تھا کہ بھارت اپنی جارحیت فوراً بند کر دے لیکن بھارتی قونصل مسٹر پی آر نمبیسانی نے وفد سے کہا کہ کشمیر بھارت کا جزو لاینفک ہے۔ مظاہرین نے بھارتی مرکز اطلاعات کی تمام کتابوں پر بھی قبضہ کر لیا اور انہیں ٹرک میں لاد کر لے گئے۔

ادھر مغربی جاوا میں بھارتی شہریوں اور ان کی املاک کو مغربی جاوا کی انتظامیہ کی تحویل میں دے دیا گیا۔

تمام محاذوں پر بھارت کی پسپائی

۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت کو تمام محاذوں پر شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ پاک فضائیہ کے جانبازوں نے دشمن پر یلغار جاری رکھی اور ہر محاذ پر دشمن کی پیش قدمی روک دی اور انہیں اپنی سرحدوں سے پیچھے دھکیل دیا۔ کئی محاذوں پر پاکستانی جانبازوں نے اپنی پوزیشن کو مستحکم کیا۔

فضائی جنگ میں دشمن کے مزید چار جیٹ طیارے تباہ ہوئے۔ ۲۲ مزید ٹینک ۵ بھاری توپیں اور ۵۱ دوسری فوجی گاڑیوں کے علاوہ دیگر ساز و سامان کو بھی زبردست نقصان پہنچایا گیا۔

پاک فضائیہ کے طیاروں نے سری نگر، جودھپور، ہلواڑہ، آدم پور اور پٹھان کوٹ کے ہوائی اڈوں پر بھی بمباری کی اور دشمن کی املاک اور ہوائی تنصیبات اور جنگی طیاروں کو جلتے ہوئے دیکھا۔ اب تک کی دس روزہ جنگ میں پاکستان کے ضائع ہونے والے بمبار طیاروں کی تعداد دو ہو گئی۔ چھ لڑاکا طیارے اس کے علاوہ تھے۔

کھیم کرن قصور سیکٹر میں پاک فوج نے دشمن کی فوج پر مسلسل دباؤ جاری رکھا اور اس محاذ پر پاک فوج نے بھارتی فوج کو زبردست نقصان پہنچایا اور دشمن کے تین طیاروں کو مار گرایا۔ لاہور اور سیالکوٹ سیکٹر میں دشمن کے حملوں کو پسپا کر دیا گیا اور دشمن کی فوج کو پیچھے دھکیل دیا گیا۔ کھیم کرن سیکٹر میں بھارت کی ایک اور چوکی پر قبضہ کر لیا گیا۔

پشاور اور سرگودھا کی شہری آبادی پر بمباری

دشمن نے ہر محاذ پر اپنی پسپائی اور پاکستان کی بہادر افواج کے ہاتھوں پے در پے شکست سے جھنجلا کر ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کی شہری آبادیوں پر بزدلانہ حملے جاری رکھے۔ دشمن کے بمبار طیاروں نے پشاور اور سرگودھا کی شہر والی آبادی کو نشانہ بنایا۔ سرگودھا میں ۱۲۱ افراد شہید اور بہت سے دوسرے زخمی ہو گئے۔ ان میں ۵ عورتیں اور دو بچے شامل تھے۔ پشاور کے قریب بھی سات افراد شہید ہو گئے اور بہت سے زخمی ہوئے۔ گاؤں کی ایک مسجد بھی شہید ہو گئی۔

ادھر پاک فضائیہ کے سیبر جیٹ طیاروں نے دوپہر کو ساڑھے بارہ بجے امرتسر اور جالندھر کے مابین بیاس کے پل پر پرواز کے دوران دشمن کے دو ہنٹر طیارے تباہ کر دیئے۔

سیالکوٹ سیکٹر میں بھارتی فوج نے دو سمتوں سے بھرپور حملہ کیا اس حملہ میں بکتربند اور پیدل فوج نے حصہ لیا۔ جیسے ہی دشمن کی فوج کو آگے بڑھتا دیکھا گیا۔ پاک فضائیہ اور توپ خانہ حرکت میں آ گئے اور دشمن کے حملہ کرنے سے پہلے ہی اس پر کاری ضرب لگا کر اسے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ دشمن کو زبردست جانی و مالی نقصان ہوا۔

کھیم کرن سیکٹر میں قدرے سکون رہا۔ واہگہ اٹاری سیکٹر میں بھی دشمن نے کوئی خاص کارروائی نہ کی۔ البتہ سیالکوٹ جموں سیکٹر میں دشمن کی پیش قدمی کو روک دیا گیا۔

گڈرو سیکٹر میں دشمن کے ۶۱ ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ پاک فضائیہ نے حصار ضلع میں سرنسا کے علاقے میں دشمن کے ایک ہوائی اڈے پر حملہ کیا اور اس کے فوجی ٹھکانوں کو

زبردست نقصان پہنچایا۔

افغانستان کا اظہار تشویش

افغان حکومت نے پہلی بار برصغیر میں پاک بھارت جنگ پر تشویش کا اظہار کیا۔ اس ضمن میں کابینہ کا ایک اجلاس ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو منعقد ہوا جس کی صدارت وزیراعظم نے کی۔ اجلاس کے اختتام پر ایک اعلان جاری کیا گیا جس میں کہا گیا تھا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان فوجی کارروائی سے جو سنگین صورت حال پیدا ہوئی ہے اس پر افغانستان کی حکومت اور عوام کو سخت پریشانی اور تشویش لاحق ہے اور مسائل کے تصفیہ کے لئے فوجی کارروائی کے طریقہ کو انتہائی غلط اور اس علاقہ کے امن کے لئے خطرناک سمجھتے ہیں۔

بارہ عرب سربراہوں کی طرف سے پاکستان کی حمایت کا اعلان

۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو عرب ممالک کے سربراہوں نے کاسا بلانکا میں کشمیری عوام کے حق خود اختیاری کی حمایت کا اعلان کیا۔ اور پاکستان اور بھارت سے اپیل کی کہ وہ فوراً جنگ بند کر دیں اور مسئلہ کشمیر کا فیصلہ استصواب رائے عامہ اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق طے کریں۔ اس طرح ان عرب سربراہوں نے پاکستان کے موقف کی مکمل حمایت کا اعلان کیا اور کہا کہ بھارت کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ ریاست جموں و کشمیر اس کا حصہ ہے۔

سیالکوٹ جموں سیکٹر میں گھمسان کا رن

۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ جموں سیکٹر میں پھر گھمسان کا رن پڑا۔ بھارت کی بزدل فوج نے آگے بڑھ کر بھرپور حملہ کیا مگر پاکستان کی بری فوج کے مجاہدوں نے اسے بری طرح ناکام بنا دیا۔ اس محاذ پر پاک فضائیہ کی مدد سے دشمن کے مزید ۵۵ ٹینک، بہت سی توپیں اور فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں۔ اس طرح اب تک کی لڑائی میں دشمن کے تباہ ہونے والے ٹینکوں کی تعداد ۴۴۲ ہو گئی۔ ۱۷۰ ٹینک پاک فوج کے ہاتھ لگے جو صحیح حالت میں تھے۔

ادھر پاک فضائیہ کے عقابوں نے ہلواڑہ اور آدم پور کے بھارتی ہوائی اڈوں پر زبردست بمباری کی اور دشمن کے کئی فوجی ٹھکانوں کو تباہ کر دیا۔

پاکستان اور بھارت کو اقتصادی اور فوجی ناکہ بندی کی دھمکی

۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھاں نے سلامتی کونسل سے کہا کہ وہ پاکستان اور بھارت کو جنگ بند کرنے کا حکم دے اور اقوام متحدہ کے زیر اہتمام کسی دوست ملک میں پاکستان اور بھارت کے سربراہوں کی کانفرنس منعقد ہونی چاہئے جس میں تنازعات کے پرامن تصفیئے کی کوشش کی جائے اس ضمن میں انہوں نے چند سفارشات بھی پیش کیں۔ جو یہ ہیں :-

۱۔ پاکستان اور بھارت کو جنگ بند کرنے کا حکم دیا جائے۔

۲۔ دونوں ملکوں کے سربراہوں کا ایک اجلاس دوست ملک میں منعقد کیا جائے اور اگر ضروری ہو تو اس مقصد کے لئے سلامتی کونسل کی ایک کمیٹی بھی قائم کی جائے۔

۳۔ اس امر کا جائزہ لیا جائے کہ سلامتی کونسل کس طرح جنگ بندی پر عمل کرا سکتی ہے اور ٦ ستمبر کی قرارداد کے مطابق دونوں ملکوں کی فوجوں کو سابقہ مورچوں پر لانے کی کس طرح نگرانی کی جا سکتی ہے۔

اوتھاں نے یہ بھی کہا کہ سلامتی کونسل کو چاہئے کہ وہ دونوں ملکوں پر اچھی طرح واضح کر دے کہ اگر انہوں نے جنگ بندی سے متعلق کونسل کا حکم نہیں مانا تو اقوام متحدہ کے منشور کے باب ۷ کی دفعہ ۳۹ کے تحت ان کے خلاف بین الاقوامی پیمانے پر اقتصادی اور فوجی کارروائیاں کی جائیں انہوں نے اپنے امن مشن کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور بھارت خلوص کے ساتھ جنگ بند کرنے کو تیار ہیں چنانچہ میں فوری طور پر جنگ بندی کے لئے تجاویز پیش کر رہا ہوں:۔

۱۔ پاکستان اور بھارت کی فوجوں کو ان کے مورچوں پر واپس آ جانا چاہئے جہاں وہ ۵ اگست ۱۹۶۵ء سے قبل تھیں۔

۲۔ صدر ایوب اور وزیراعظم شاستری کی ملاقات جلد سے جلد کرائی جائے۔

جنگ کی صورتحال کے بارے میں اوتھاں کی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے:۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان تباہ کن جنگ ہو رہی ہے دونوں فریقوں نے کئی مقامات پر جنگ بندی لائن کی خلاف ورزی کی ہے اور جنگ بھارت اور مغربی پاکستان کی سرحد تک پہنچ گئی ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں بہت سے لوگ ناجائز طور پر داخل ہو گئے ہیں اور شمال مغربی سرحد کے قبائل بھی جنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔ دونوں ملکوں میں فرقہ وارانہ فسادات کا بھی خطرہ ہے بھارتی فوجوں نے کارگل، ٹیٹوال اور اوڑی پونچھ میں جنگ بندی لائن کی خلاف ورزی کی ہے۔ جنوب میں بھارتی فوجیں جموں کی سرحد پار کر کے سیالکوٹ میں داخل ہو گئیں اور امرتسر اور فیروزپور سے بھارتی فوجوں نے لاہور کی طرف پیش قدمی کی پاکستانی فوجوں نے جنگ بندی لائن پار کر کے اکھنور کی طرف بڑھنا شروع کر دیا ہے۔

انہوں نے اپنی رپورٹ میں جنگ کے کئی ایک واقعات بھی پیش کئے۔

جنگ سے متعلق اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی رپورٹ

۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھاں نے پاکستان اور بھارت کا تین روزہ

دورہ کر کے سلامتی کونسل میں جو رپورٹ پیش کی اس کی تفصیل اس طرح ہے۔

کہ میں نے وزیراعظم شاستری اور صدر ایوب خاں کے درمیان ملاقات کی تجویز پیش کی تھی۔ صدر ایوب نے اس کا یہ جواب دیا تھا کہ جنگ بندی اسی وقت ممکن ہو سکتی ہے جب اس کے بعد فوراً ایسے اقدامات کئے جائیں جن سے تنازعہ کا دیرپا اور باعزت فیصلہ ہو سکے تاکہ ایسے تباہ کن واقعات پھر پیش نہ آئیں۔ جن کا اس وقت برصغیر کو خطرہ لاحق ہے اس فیصلہ کے لئے ایک موثر مشنریز اور ایک طریق کار ضروری ہے تاکہ تنازعہ کا آخری فیصلہ ہو سکے۔

دونوں لیڈروں نے اپنے جواب میں پہلے جنگ بند کرنے کی صاف صاف خواہش ظاہر کی مگر دونوں نے اپنی اپنی شرائط بھی عائد کر دیں جس کے نتیجہ میں دوسری طرف یہ ہوا کہ جنگ بندی کی تجویز کو قبول کرنے میں بھی مشکلات حائل ہو گئیں۔

فوجی ہیڈ کوارٹر پر مجاہدین آزادی کا حملہ

۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سری نگر کی حدود میں ملیشیا ہیڈ کوارٹر پر مجاہدین آزادی نے بھرپور حملہ کیا۔ یہ حملہ اتنا زبردست تھا کہ اس سے ہیڈ کوارٹرز میں بھگدڑ مچ گئی اور ملیشیا کے عملہ نے خوف زدہ ہو کر ایک دوسرے پر گولیاں چلانا شروع کر دیں۔ یہ فائرنگ رات گئے تک جاری رہی۔ دریں اثناء سری نگر سے تقریباً ۳۰ میل دور کارگل روڈ پر بھارت کے ایک فوجی قافلے پر مجاہدین نے زبردست حملہ کیا یہ قافلہ کمک لے کر جا رہا تھا۔ قافلہ کے بیشتر سپاہی ہلاک ہو گئے۔ ۵ گاڑیاں تباہ ہوئیں۔

پونچھ کے علاقے میں بھی مجاہدین نے ۵ بھارتی سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

پاکستان اور بھارت اقوام متحدہ میں

۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت کے وزیر تعلیم مسٹر چھاگلہ نے سلامتی کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سب سے پہلے سلامتی کونسل کو یہ طے کرنا چاہئے کہ حملہ آور کون ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ سلامتی کونسل پاکستان کو حملہ آور قرار دے اور بھارت کے خلاف اس جارحیت کی مذمت کرے۔ پاکستان اور چین کی ملی بھگت ہے اس کا ثبوت چین کا وہ مراسلہ ہے جس میں اس نے ہم سے سکم کی سرحد پر فوجی ٹھکانے ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ چین نے بھارت پر حملہ کرنے کی دھمکی دی ہے۔ ہماری حکومت برداشت نہیں کر سکی کہ کوئی غیر ملک کشمیر میں اپنی فوج بھیجے کیونکہ کشمیر بھارت کا حصہ ہے انہوں نے دریافت کیا کہ امریکہ ٹیکساس اور الاسکا میں رائے شماری قبول کرلے گا۔ انہوں نے صدر ایوب کے رویئے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کے رویئے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں چین کے اس الٹی میٹم کا

پہلے سے علم تھا وہ بھارت کو دو محاذوں پر لڑانا چاہتے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ چین ہماری پیٹھ میں چھرا گھونپ دے۔

ادھر سلامتی کونسل میں پاکستان کے نمائندے مسٹر ایس ایم ظفر نے زور دے کر یہ بات کہی کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان مستقل جنگ بندی کے لئے مسئلہ کشمیر کا سیاسی تصفیہ بڑا ضروری ہے اور جنگ بندی کا جو منصوبہ بنایا جائے اس میں مسئلہ کشمیر کے حل کی گنجائش ہونی چاہئے۔ پاکستان کشمیر کے جھگڑے کو بین الاقوامی جنگ میں تبدیل کرنے کا خواہاں نہیں ہے اس کا مطالبہ تو صرف یہ ہے کہ سلامتی کونسل نے ۱۷ سال پہلے کشمیر میں رائے شماری کے متعلق جو قرارداد منظور کی تھی اس پر عمل کرایا جائے۔

پاکستان اب کشمیریوں کی آزادی اور ان کے حق خودارادی کے لئے محض وعدوں پر تکیہ کرنے کی بجائے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔ مسئلہ کشمیر اور کشمیر میں رائے شماری کرانے کا معاہدہ اتنا پرانا ہے کہ مغربی ممالک سے پاکستان کا اتحاد بھی اتنا قدیمی نہیں، روس اور چین کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے کے لئے ہم نے حال ہی میں جو کوششیں کی ہیں، مسئلہ کشمیر کا وجود ان کوششوں سے پہلے ہی عمل میں آگیا تھا اور طے شدہ فیصلہ کے مطابق تنازعہ کشمیر طے کر لیا گیا تو چین یا کسی دوسری غیر ملکی طاقت کا کوئی مقصد پورا نہیں ہوگا۔

پاکستان بھارت کی طرح دوسروں کے علاقوں پر بری نیت نہیں رکھتا اور نہ ہی اس پر کسی کا دباؤ یا اثر ہے ہم نہیں چاہتے کہ تنازعہ کشمیر بڑی طاقتوں میں تصادم کا باعث بنے۔

مسٹر ایس ایم ظفر نے کہا کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی دھمکی آمیز تجویز مان لی گئی تو جنگ کبھی ختم نہیں ہوگی۔

چین کا بھارت کو الٹی میٹم

چین پاکستان کا بہترین دوست ہے اس نے ہمیشہ کشمیر کے سلسلے میں پاکستان کے موقف کی حمایت کی اور ہر سطح پر اس کا شانہ بشانہ ساتھ دیا۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں جب جنگ طول پکڑ گئی تو چین نے ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت کو زبردست دھمکی دی جو ایک احتجاجی مراسلے کی شکل میں تھی اس کا متن یہ ہے:۔

بھارتی حکومت برابر چین اور بھارت کی سرحد پر نیز چین سکم سرحد پر اپنی فوجی مداخلت کو چھپانے اور ان کی تردید کرنے کی سابقہ روش پر قائم ہے۔ بھارت چین سرحد پر چین نے خود ۱۹۶۲ء میں جنگ بندی کی اور اپنی فوجوں کو ہٹالیا۔ حالانکہ بھارتی فوجوں کی طرف سے یہ اشتعال انگیزی برابر جاری ہے۔ بھارت نے ہوائی یا بری طریقے سے اب تک تین سو مرتبہ چین کے

علاقے میں مداخلت کی ہے۔ چینی حکومت برابر بھارت سے احتجاج کرتی رہی ہے اور اسے تنبیہہ کی گئی ہے اس کے ساتھ چین نے بعض دوست ممالک کو بھی ان کی اطلاع دی ہے۔ حقیقت اپنی جگہ ہے اور بھارت ان کو محض بہانے سازی سے ختم نہیں کر سکتا۔ بھارت اس اثناء میں سکم چین سرحد پر جارحانہ اقدامات کے لئے غیر قانونی فوجی تعمیرات کرتا رہا۔ اب بھارتی حکومت بڑی چالاکی سے یہ کہتی ہے کہ اس معاملے کو ایک آزاد اور غیر جانبدار مبصر کے جائزوں کے بعد حل کیا جا سکتا ہے۔ بھارت نے بڑی بے شرمی سے کہہ دیا ہے کہ :۔

۱۔ بھارتی فوج نے کبھی سکم چین سرحد عبور نہیں کی ہے اور نہ بھارت نے اس پر کوئی فوجی تعمیرات کی ہیں۔ بھارت کا دعویٰ بالکل جھوٹ ہے۔

۲۔ یہ بات بھی واضح ہو کہ بھارت نے اپنے ہر مراسلہ میں ہٹ دھرمی کے ساتھ سکیانگ اور تبت کے بعض حصوں پر اپنا دعویٰ جتایا ہے۔ اس کے ساتھ چین بھارت سرحد کے مغربی سکیٹر پر بھی اس نے دعویٰ کیا اور یہ کہا کہ چین نے اس پر غیر قانونی قبضہ کر رکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ علاقے کبھی بھارت کے نہ تھے اور نہ ہیں بھارت نے جب سرحدی نقشوں میں گڑبڑ کی تب بھی اس نے ان علاقوں کو اپنا نہ دکھایا تھا اس کے برعکس میکموہن لائن پر چینی علاقے کے ۹ ہزار مربع کلومیٹر پر بھارت نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے اور اسے چین برابر اپنا علاقہ کہتا رہا ہے۔

۳۔ بھارت نے امریکی سامراج اور ان کے حواریوں کی مدد سے ہمیشہ نفرت انگیز قوم پرستی اور پڑوسیوں کے خلاف جارحیت کی پالیسی پر عمل کیا ہے۔ بھارت کی منطق یہ رہی ہے کہ وہ تمام علاقے جو اس نے زبردستی چھینے ہیں اس کے ہیں اور وہ علاقے بھی جو وہ لینا چاہتا ہے اس کے ہیں۔ اس پالیسی کا نتیجہ ہے کہ بھارت نے :۔

۱۔ ۱۹۶۲ء میں چین پر حملہ کیا تھا اور اسی منطق کے تحت اس نے آج پاکستان پر حملہ کیا ہے۔

۲۔ چینی حکومت برابر یہ کہتی رہی ہے کہ مسئلہ کشمیر کو کشمیری عوام کے حق خودارادیت کی بنیاد پر حل کیا جائے جیسا کہ پاکستان اور بھارت عہد کر چکے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ حق اور باطل میں تمیز نہ کی جائے اور کشمیری عوام کے امن کی پامالی کو تسلیم کر لیا جائے نہ یہ کہ پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت کو جائز سمجھ لیا جائے۔

یہ ماضی کی طرح اب بھی چین کی پالیسی کا جزو ہے کہ وہ کشمیر میں مطالبہ استصواب رائے کی حمایت کرے۔ بھارت نے بجائے کشمیری عوام کا مطالبہ ماننے کے کھل کر پاکستان پر حملہ کر دیا۔ چینی حکومت کو اس امر پر سخت تشویش ہے کیونکہ دنیا میں عقل و انصاف کا وجود برقرار رہنا

چاہیئے ۔ ہم اس وقت تک برابر پاکستان کی حمایت کرتے رہیں گے جب تک بھارت کی فوجی خلاف ورزی جاری ہے خواہ بھارت کو امریکہ اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے کچھ ہی مدد کیوں نہ ملے ۔

بھارت عرصہ سے سکم کی سرحد پر اشتعال انگیزی کر رہا ہے اور اسے اس سرحد پر چینی سرحدوں کا ذرا سا بھی احترام نہیں ہے اب بھارت نے جاسوسی اور اشتعال انگیزی کے لئے چین کے علاقے میں مداخلت شروع کر دی ہے ۔ بھارت نے سرحد پر ۵۶ فوجی کیمپ قائم کئے ۔ بار بار چینی احتجاج کے باوجود بھارت نے اپنے کان بند کر لئے ہیں ۔ اور وہ سرحدوں کی خلاف ورزی پر قائم ہے ۔ اب اس نے چین کے علاقے میں دور تک مداخلت کی ہے اس نے سرحدی باشندوں پر حملے کئے ہیں اور ان کو لوٹا ہے ۔ چینی حکومت مطالبہ کرتی ہے کہ وہ چین سکم سرحد پر تمام فوجی کیمپوں کو تین دن کے اندر اندر ختم کر دے اور فوراً چین بھارت ' چین سکم سرحدوں کی خلاف ورزی ختم کر دے ۔

انبالہ کے ہوائی اڈے پر پاک فضائیہ کا حملہ

پاک فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے ۱۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت کے علاقوں میں گھس کر حملہ کیا اور انبالہ چھاؤنی پر بمباری کر کے دشمن کے فوجی ٹھکانوں کو زبردست نقصان پہنچایا ۔ انبالہ کے ہوائی اڈے پر کھڑے چار کینبرا طیارے پاک فضائیہ نے تباہ کر دیئے اور پاکستان کے تمام ہوا باز صحیح و سلامت واپس اپنے اڈوں پر آ گئے ۔

میدان جنگ میں پاکستان کی شیردل فوجوں نے ہر سیکٹر میں دشمن پر زبردست دباؤ برقرار رکھا اور اسے شدید جانی و مالی نقصان پہنچایا ۔ سیالکوٹ جموں سیکٹر میں پاکستان کی فوج دشمن پر برابر دباؤ ڈالتی رہی اور اسے سخت نقصان پہنچایا ۔ اسی سیکٹر میں بھارتی فوج کا ایک افسر بھی گرفتار ہوا ۔

جب کہ واہگہ اٹاری سیکٹر میں دشمن نے تین محدود حملے کئے لیکن پاک فوج کے توپ خانے اور ٹینک شکن توپوں نے دشمن کو پسپائی پر مجبور کر دیا ۔ پاک فضائیہ کے طیاروں نے بھارتی فضائیہ کے دو نیٹ طیارے بھی تباہ کئے ۔ آج تک کی لڑائی میں دشمن کے ۱۰۶ طیاروں کو پاک فضائیہ نے تباہ کیا تھا ۔

جنرل نرنجن پرشاد کی جیپ کا جلوس

۱۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارتی فوج کی ۲۵ ویں پیدل ڈویژن کے میجر جنرل نرنجن پرشاد کی فوجی جیپ کو لاہور کے گلی کوچوں میں گھمایا گیا ۔ ایس پی ۲۰۰ ۔ ۲۵ نمبر پلیٹ کی دو ستاروں والی جیپ جب لاہور کی مال روڈ ' انارکلی اور دیگر بڑی بڑی سڑکوں سے گزری تو جان بچا کر بھاگنے والے

بھارتی سورما کی جیپ کو دیکھنے کے لئے سارا لاہور امڈ آیا اور کافی دیر تک سڑکوں کا ٹریفک رکا رہا۔ مجمع نے بھارتی بزدلو، شرم کرو، شرم کرو کے پرجوش نعرے لگائے اور پھر پاک فوج زندہ باد پاک فضائیہ زندہ باد کے نعروں سے سارا شہر گونجنے لگا۔

صدر ایوب کی پریس کانفرنس

۱۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو صدر ایوب نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس کانفرنس میں ملکی صحافیوں کے علاوہ غیر ملکی صحافی بھی شامل تھے۔ ائر مارشل ریٹائرڈ اصغر خاں اپنی کتاب دی فرسٹ راؤنڈ میں لکھتے ہیں یہ پریس کانفرنس نہایت ناقص ثابت ہوا ان کے (صدر ایوب) انداز اظہار میں تذبذب نمایاں تھا اور سننے والوں نے جن میں بہت سے غیر ملکی صحافی شامل تھے اس سے یہ اثر لیا کہ ایوب خاں کا عزم کمزور پڑ رہا ہے۔ ائر مارشل ریٹائرڈ اصغر خاں کی بات کسی حد تک اس لئے بھی درست تھی کہ پاکستان کے پاس لڑائی کے لئے ہتھیار اور گولہ بارود ختم ہو رہا تھا۔

چونڈہ (سیالکوٹ) کے محاذ پر گھمسان کی جنگ

۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کی جانباز فوجوں نے سیالکوٹ سیکٹر میں دشمن پر کاری ضرب لگا کر اس کا ایک اور بڑا حملہ پسپا کر دیا اور بہت سے بھارتی فوجیوں کو موت کی نیند سلا دیا۔ اس سیکٹر میں دشمن کو عبرتناک سزا دی گئی اور بہت سے فوجیوں کو قیدی بنا لیا گیا۔

واہگہ اٹاری سیکٹر میں دشمن نے ہر طرف سے بڑھنے کی کوشش کی مگر دونوں مقامات پر اس کی پیش قدمی روک دی گئی دشمن بھاری نقصان اٹھا کر بھاگ کھڑا ہوا۔

سندھ راجستھان کے علاقے میں پاک فوج نے دشمن کی ایک چوکی کو تباہ کر دیا اور زبردست مقابلہ میں تقریباً ڈیڑھ سو بھارتی سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ علاقے میں دشمن کے مزید ۴۱ ٹینک تباہ ہوئے۔

کھیم کرن سیکٹر میں نسبتاً خاموشی رہی تاہم دشمن نے محدود حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن اسے بری طرح پسپا کر دیا گیا۔

سرگودھا پر دشمن کا پھر بزدلانہ حملہ

دشمن کے طیاروں نے ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پھر سرگودھا کے فوجی ٹھکانوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی مگر پاکستان کے کسی فوجی ادارے کو نقصان نہیں پہنچا لیکن آس پاس کی آبادی پر دشمن کے طیاروں نے جو بم گرائے اس سے ایک شہری شہید ہو گیا۔

روسی وزیراعظم کی مصالحتی خدمات

روس کے وزیراعظم الیکسی کوسیگن نے ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کے صدر ایوب اور بھارت کے وزیراعظم لال بہادر شاستری کو علیحدہ علیحدہ خطوط لکھے جن میں انہوں نے اس

خواہش کا اظہار کیا کہ یہ دونوں لیڈر اپنے اختلافات ختم کرنے کے لئے تاشقند میں ملاقات کریں اور اگر یہ دونوں لیڈر چاہیں تو وہ (روسی وزیراعظم) بھی اس موقع پر موجود رہنے کو تیار ہیں۔

۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان نے روس کی پیش کش کو قبول کر لیا۔

لاہور میں فضائی جنگ

۲۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کی سہ پہر کو لاہور کی فضا میں پاک فضائیہ کے طیاروں اور بھارتی فضائیہ کے حملہ آور لڑاکا طیاروں کے درمیان خاصی زوردار لڑائی ہوئی جس میں شیردل ہوابازوں نے دشمن کے دو ہنٹر طیارے مار گرائے۔ یہ لڑائی بڑی دلچسپ اور حیرت انگیز تھی۔ لاہور کے زندہ دل شہریوں نے یہ لڑائی مال روڈ کے اوپر فضا میں ہوتی دیکھی اور انہوں نے دشمن کے ایک ہنٹر طیارہ کو اپنی آنکھوں سے تباہ ہوتے دیکھا۔ دوسرا طیارہ بھارتی علاقے میں جا کر گر گیا۔ پاک فضائیہ کے ایک طیارے کو نقصان پہنچا مگر اس کا ہواباز صحیح و سالم ہوائی اڈے پر اتر گیا۔ قریب کھیتوں میں جو لوگ کام کر رہے تھے انہوں نے بھارتی طیارے کو جلتے ہوئے دیکھا۔

جنگ کے دیگر محاذوں کی کیفیت

۲۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جنگ کے تمام محاذوں پر پاکستان کی افواج نے دشمن پر دباؤ برقرار رکھا۔

ادھر صدائے کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا کہ ۲۴ گھنٹے میں مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین آزادی نے دو جھڑپوں کے دوران ۷۳ بھارتیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ مجاہدین نے بیاس کے علاقے میں بھارتی ریزرو پولیس کی ایک چوکی پر بھی حملہ کیا جس کے نتیجے میں ۳۳ پولیس مین اور پانچ فوجی انجینئر ہلاک ہو گئے۔

سلامتی کونسل کی قرارداد کا مکمل متن

۲۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سلامتی کونسل میں پاکستان اور بھارت کے مابین جنگ بندی کی جو قرارداد منظور ہوئی اس کا متن یہ ہے :۔

" سلامتی کونسل نے سیکرٹری جنرل کی اس رپورٹ پر غور کیا ہے جو انہوں نے بھارت اور پاکستان کی حکومتوں کے ساتھ گفت و شنید کے بعد پیش کی ہے کونسل سیکرٹری جنرل کی ان کوششوں کا اعتراف کرتی ہے جو انہوں نے کونسل کی ۴ ستمبر اور ۶ ستمبر کی قراردادوں کے مقصد کو پورا کرنے کے سلسلے میں کی ہیں۔ کونسل نے بھارت اور پاکستان کے نمائندوں کے نظریات بھی سن لئے ہیں اور فریقین کے ان اختلافات سے آگاہ بھی ہو چکی ہے جو انہوں نے سیکرٹری جنرل کی رپورٹ میں جنگ بندی کی تجویز کے متعلق ظاہر کئے ہیں اور خاص طور پر کونسل نے بڑی تشویش سے یہ بھی محسوس کر لیا ہے کہ اب تک فریقین نے جنگ بند نہیں کی اور اسے اس امر کا یقین ہو چکا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے مابین کشمیر کے قبضہ اور اس سے

متعلق دیگر مسائل پر باہمی اختلافات دور کر کے تمام جھگڑوں کا پرامن حل تلاش کرنے سے پہلے جنگ بندی ازبس ضروری ہے لہٰذا سلامتی کونسل مطالبہ کرتی ہے کہ :-

۱۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو گرین وچ کے اوقات کے مطابق ٹھیک سات بج کر پانچ منٹ (پاکستانی وقت کے مطابق ۱۲ بجے) پر جنگ بند کر دی جائے اور دونوں حکومتیں اپنی اپنی افواج کو جنگ بند کر دینے کا حکم دے دیں اور اس کے بعد تمام فوجیں ان مورچوں پر واپس چلی جائیں جہاں وہ ۵ اگست ۱۹۶۵ء کے دن تھیں۔

۲۔ سلامتی کونسل سیکرٹری جنرل سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ایسی ہر ضروری امداد مہیا کریں جس سے جنگ بندی اور فوجوں کو پیچھے ہٹانے کے کام کی پوری پوری نگرانی ہو سکے۔

۳۔ سلامتی کونسل تمام ملکوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ہر ایسے اقدام سے احتراز کریں کہ جس سے علاقہ میں صورت حال بگڑنے کا اندیشہ ہو۔ کونسل مزید فیصلہ کرتی ہے کہ جونہی سلامتی کونسل کی ۶ ستمبر والی قرارداد کے اس حصے پر عمل درآمد ہو جائے گا جو جنگ بندی کی کارروائی سے متعلق ہے کونسل اس مسئلہ پر غور کرے گی کہ بھارت اور پاکستان کے ان سیاسی مسائل کے حل میں کیا مدد دے سکتی ہے۔ جو پاکستان اور بھارت کی موجودہ جنگ کی اصل بنا کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دریں اثناء سلامتی کونسل بھارت اور پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ایسے تمام ممکن العمل طریقے جو اقوام متحدہ کے منشور کی دفعہ ۳۳ میں درج ہیں اختیار کریں اور سیکرٹری جنرل سے مزید درخواست کرتی ہے کہ اس قرارداد پر عمل درآمد کرانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں تاکہ موجودہ صورت حال کا پرامن حل تلاش کیا جا سکے نیز سلامتی کونسل کے سامنے اپنی کارگزاری کے نتائج بھی پیش کریں۔

جنگ بندی کی قرارداد سے متعلق سلامتی کونسل کے کسی رکن نے کوئی اعتراض یا مخالفت نہیں کی۔ گیارہ ارکان میں سے دس نے اس کے حق میں ووٹ دیئے اردن نے اپنا ووٹ استعمال نہیں کیا۔

جنگ بندی کی جو قرارداد منظور کی گئی اس پر سلامتی کونسل کے گیارہ ارکان نے نجی طور پر چودہ گھنٹے تک صلاح مشورے کئے اور پھر رات ایک بجے کونسل کا اجلاس شروع ہو سکا۔ نیدرلینڈ کے نمائندہ مسٹر ڈی بیوس نے قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا کہ تمام ارکان کی متفقہ رائے یہ ہے کہ ایشیائی بین الاقوامی صورت حال کے پیش نظر جنگ کو دوسرے علاقوں تک نہ پھیلنے دیا جائے۔

ہمارا دوسرا مقصد یہ ہے کہ کشمیر کے پیچیدہ سیاسی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے راستے

ہموار کئے جائیں۔

قرارداد پر رائے شماری سے قبل پاکستان کے نمائندے سید محمد ظفر نے کہا کہ سلامت کونسل کا فرض ہے کہ وہ کشمیری عوام کو اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کرنے کا موقع دے۔

فرانس کے نمائندے راجر سیڈوکس نے کہا کہ اس قرارداد کے دو بڑے حصے ہیں ایک حصہ میں جنگ بندی کے لئے کہا گیا ہے اور دوسرے حصے میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ سیاسی مسئلے سے جو جنگ کا باعث بنا ہوا ہے، کونسل کو دلچسپی ہے۔ فرانس اس قرارداد کے دونوں حصوں کو یکساں اہمیت دیتا ہے اور انہیں لازم و ملزوم سمجھتا ہے۔ سلامتی کونسل کے لئے وقت کے اس تقاضے کو سمجھنا ضروری ہے کہ جنگ بندی کے بعد جلد سے جلد ایک سیاسی تصفیہ کے لئے ازسر نو موثر جدوجہد کی جائے۔ اردن کے نمائندے سعدی نے قرارداد پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ اس قرارداد کا حقیقت پسندی سے کوئی تعلق نہیں اور یہ بے تکی قرارداد ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ زیر بحث قرارداد میں کشمیر کے اندر رائے شماری کرانے کے متعلق اقوام متحدہ کی سابقہ قراردادوں کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا چنانچہ سلامتی کونسل کے کہنے سے فریقین میں بات چیت شروع ہوئی تو اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔

پاکستان کے نمائندے ایس ایم ظفر نے قرارداد پیش کرتے ہوئے اس پر اعتراض کیا اور کہا اس قرارداد میں کشمیر کے اندر رائے شماری کرانے کی کوئی دفعہ شامل نہیں ہے۔ انہوں نے سلامتی کونسل سے پرزور مطالبہ کیا کہ کشمیری عوام کو اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کرنے کے لئے اظہار رائے کا حق ملنا چاہئے۔ مسٹر ظفر نے کہا کہ بھارت کشمیر میں اقوام متحدہ کی زیر نگرانی آزادانہ و منصفانہ رائے شماری کے لئے صرف اس اندیشہ کی وجہ سے تیار نہیں ہوتا کہ استصواب رائے کا نتیجہ پاکستان کے حق میں نکلے گا۔

۴۳ فوجی افسروں اور جوانوں کیلئے شجاعت کے اعزازات

صدر مملکت نے جنگ میں اعلیٰ کارکردگی کے سلسلے میں ۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جن فوجی افسروں اور جوانوں کو تمغے اور اعزازات دینے کا اعلان کیا۔ ان کے نام یہ ہیں :-

ہلال جرات : میجر جنرل ابرار حسین۔ ایم بی ای (۲) بریگیڈیئر ملک مجید العلی (۳) بریگیڈیئر امجد علی خاں چودھری۔

ستارۂ جرات :- لیفٹیننٹ کرنل نثار احمد خاں (اے سے (۲) لیفٹیننٹ کرنل محمد شیر اے سی (۳) لیفٹیننٹ کرنل عبدالرحمٰن شہید (۴) لیفٹیننٹ کرنل محمد صدیق بلوچ (۵) لیفٹیننٹ کرنل محمد حنیف پنجاب (۶) میجر رضا خاں اے سی (۷) میجر شاہ بہرام

خاں خٹک اے سی (۸) میجر ضیاء الدین احمد عباسی اے سی شہید (۹) میجر راؤ تجمل حسین خاں (۱۰) سکواڈرن لیڈر نجیب (۱۱) میجر دلاور حسین بٹ (۱۲) میجر شاہنواز بلوچ شہید (۱۳) کیپٹن عبدالجلیل پنجاب شہید (۱۴) لیفٹیننٹ حسین شاہ اے سی شہید (۱۵) رسالہ دار ریاض الحسن اے سی (۱۶) صوبیدار محمد شریف خاں اے کے (۱۷) نائب رسالدار شمشاد اے سی شہید (۱۸) نائب رسالدار محمد خلیق اے سی شہید (۱۹) نائب رسالدار عبدالحق اے سی۔

تمغہ جرات :۔ (۱) گنر حوالدار خلاص خاں (۲) گنر حوالدار اکبر دین (۳) حوالدار سکندر خان پنجاب شہید (۴) ایل ڈی غضنفر خاں اے سی (۵) ایل ڈی عطا محمد اے سی (۵) ایل ڈی محمد اسلم اے سی (۶) نائک محمد نذیر بلوچ شہید (۷) نائک محمد اکبر الدین (۸) اے ایل ڈی محمد سلیم اے سی شہید (۹) اے ایل ڈی وہاب گل اے سی (۱۰) اے ایل ڈی سلیم اختر اے سی شہید (۱۱) اے ایل ڈی نذیر احمد اے سی شہید (۱۲) ایل نائک گل حسن پنجاب شہید (۱۳) یو پی ایل نائک اصغر علی ایف ایف (۱۴) ایس ڈبلیو آر غلام جیلانی اے سی (۱۵) ایس ڈبلیو آر محمد کریم اے سی (۱۶) سپاہی فدا حسین پنجاب شہید (۱۷) سپاہی محمد یونس ایف ایف شہید (۱۸) سپاہی سردار حسین ایف ایف شہید (۱۹) سپاہی محمد حسین ایف ایف۔

اس ضمن میں پاک فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے کہا کہ پاکستان کی بری فوج کے تمام افسروں اور اپنی طرف سے آپ کی جرات مندی اور فرض شناسی پر صدر کی طرف سے فوری طور پر اعزاز عطا ہونے پر آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ہم سب کو آپ کی بہادری پر فخر ہے اعزاز پانے والے جو جوان آج ہم میں موجود نہیں وہ شہید ہیں ان کے لئے اس سے بہتر موت کوئی نہیں ہو سکتی کہ انہوں نے حملہ آور کے خلاف مادر وطن کی حفاظت کے لئے لڑتے ہوئے شہادت پائی۔

فضائیہ اور پاک فوج کی کامیابیاں

۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک فضائیہ کے طیاروں نے آدم پور، ہلواڑہ اور جودھپور کے ہوائی اڈوں پر نہایت کامیاب حملے کئے اور کئی فوجی ٹھکانوں کو شدید نقصان پہنچایا۔ بدین میں پاکستان کے فضائی سٹیشن پر دشمن نے حملہ کیا جس سے فضائی سٹیشن کو معمولی نقصان ہوا۔

راجستھان سیکٹر میں پاک فوج نے جنگی اہمیت کو اور کامیابیاں حاصل کیں اور پہلے سے زیادہ بڑے علاقے پر قبضہ کر لیا۔ بھارتی فوجوں نے اس سیکٹر میں پاکستانی علاقہ ڈالی میں آگے بڑھنے کی کوشش کی تھی مگر انہیں پاک فوج نے پیچھے دھکیل دیا۔ دشمن کو بھاری جانی نقصان اٹھا کر اسلحہ اور گولہ بارود چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہونا پڑا۔

سیالکوٹ سیکٹر میں دشمن کو پاک فوج نے زبردست جانی نقصان پہنچایا۔ کھیم کرن اور فاضلکا سیکٹر میں چار اور ٹینک تباہ کئے گئے۔ لڑائی میں دشمن کے تین سنچورین ٹینک اور تین ٹینک شکن توپیں بھی تباہ کی گئیں اور چھ مشین گنوں کے علاوہ گولہ بارود کے بہت سے ذخیرے پر بھی پاک فوج نے قبضہ کر لیا۔

انڈونیشیا میں بھارتی املاک سرکاری تحویل میں

۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو انڈونیشی حکومت نے پاکستان کی حمایت میں انڈونیشیا میں تمام بھارتی املاک کو حکومت کی نگرانی میں لینے کا اعلان کیا۔

سرکاری اعلان میں کہا گیا تھا کہ ہم نے یہ قدم بھارتی باشندوں کے مفاد میں اٹھایا گیا ہے تاکہ بھارتی املاک اور اثاثوں کو خوردبرد اور ناجائز خرید و فروخت سے بچایا جائے۔ انڈونیشیا کے تیسرے نائب وزیراعظم ڈاکٹر صالح نے بتایا کہ فیصلہ انڈونیشیا کی مجلس صدارت نے کیا۔

جنگ بندی کیلئے بھارتی وزیراعظم کی رضامندی

۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارتی وزیراعظم لال بہادر شاستری نے اعلان کیا کہ بھارت نے پاکستان و بھارت کی سرحد پر جنگ بندی سے متعلق سلامتی کونسل کی قرارداد منظور کر لی ہے اور اگر پاکستان جنگ بند کرنے کو تیار ہے تو بھارت بھی جنگ بند کر دے گا۔

راجوڑی کے قریب مجاہدین کا زبردست حملہ

۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو راجوڑی کے قریب مجاہدین آزادی نے حملہ کر کے ۳۰ بھارتی سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

راجستھان سیکٹر میں پانچ سو مربع میل بھارتی علاقے پر قبضہ

۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو راجستھان سیکٹر میں پاکستانی فوج نے بھارت کے ایک سو کے قریب فوجی افسروں اور جوانوں کو گرفتار کر لیا اور ڈالی کی چوکی پر دشمن کے ایک خفیہ حملہ کو ناکام بنا کر اسے سخت جانی و مالی نقصان پہنچایا۔ اس کے علاوہ بے شمار سامان جنگ بھی پاکستان کی فوج کے قبضے میں آیا۔ اس سیکٹر میں رام گڑھ کے گرد و نواح میں پاک فوج نے نو چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔

ادھر واہگہ اٹاری سیکٹر میں بھی پاک فوج نے دشمن کو اس کی اگلی چوکیوں سے پیچھے ہٹایا اور اس طرح ایک بڑا علاقہ دشمن کے قبضے سے آزاد کرا لیا۔

کھیم کرن سیکٹر میں دشمن نے آگے بڑھنے کی کوشش کی لیکن پاکستان کی بری فوج نے دشمن کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ اسی سیکٹر میں پاکستان کی طیارہ شکن توپوں نے زمین سے فائرنگ کر کے دشمن کا ایک ہنٹر مار گرایا۔ حسینی والا سیکٹر میں بھی دشمن کو پسپا ہونے پر مجبور کیا

گیا۔ اسی سیکٹر میں بھارتی مسلح افواج کے پہلے کمانڈر انچیف جنرل کری آپا کے صاحبزادے فلائٹ لیفٹیننٹ کے سی کری آپا کو گرفتار کر لیا۔

انقلابی کونسل کا جنگ بند نہ کرنے کا اعلان

۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو صدائے کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا کہ پاکستان اور بھارت نے جمعرات کو صبح ۳ بجے سے جنگ بند کرنے کا جو معاہدہ کیا ہے اس کا اطلاق انقلابی کونسل پر نہیں ہوتا۔

چنانچہ مقبوضہ کشمیر میں انقلابی فوجوں نے مختلف مقامات پر بھارت کے ۴۳ فوجیوں کو ہلاک کر دیا اور دشمن کا ایک ہیلی کاپٹر بھی مار گرایا۔ جب کہ سری نگر کے قریب دشمن کے فوجی قافلے کا صفایا کر کے گولہ بارود کے ذخیرے پر بھی مجاہدین نے قبضہ کر لیا۔

پاکستان کی اقوام متحدہ سے علیحدہ ہونے کی دھمکی

۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سلامتی کونسل کے ہنگامی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے غیر مبہم اور واضح الفاظ میں اعلان کیا کہ تنازعہ کشمیر کے باعزت اور منصفانہ تصفیہ کے سلسلے میں اقوام متحدہ اور مغربی طاقتوں نے اپنا پورا اخلاقی زور صرف نہ کیا تو پاکستان اقوام متحدہ سے علیحدہ ہو جائے گا۔ انہوں نے انتہائی گرم جوشی سے ارکان سے کہا کہ اٹھارہ سال سے آپ لوگوں نے کشمیر کو کھلونا بنا رکھا ہے اور اس سے کھیلنا اپنا شعار۔ سلامتی کونسل نے اس مسئلے کو حل کرنے میں انتہائی بے حسی کا ثبوت دیا ہے۔ پاکستان نے جنگ بندی کی قرارداد امن کے مفاد کی خاطر قبول کی ہے ہم اس قرارداد کو غیر تسلی بخش سمجھتے ہیں۔ امریکہ کے نمائندے مسٹر گولڈ برگ نے جو اجلاس کے صدر تھے تنازعہ کو انتہائی سنگین قرار دیا اور کہا کہ جنگ بندی مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کی طرف پہلا قدم ہے۔

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا کہ پاکستان نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو راولپنڈی میں بتا دیا تھا کہ پاکستان امن کا خواہش مند ہے۔ ایسا امن جس میں پاکستان اور بھارت اچھے ہمسایوں کی طرح رہ سکیں۔ پاکستان کی پالیسی کا بنیادی اصول یہی رہا ہے کہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ خاص طور پر اپنے بڑے ہمسائے بھارت سے اچھے دوستانہ مراسم قائم رکھے جائیں محض جنگ بند کرنے سے کام نہیں چلے گا۔ اب یہ سلامتی کونسل کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ جموں و کشمیر کے مسئلے کا ایسا حل تلاش کرے جو بامقصد ہو اور ہمیشہ کے لئے ہو تاکہ آئندہ مسلح تصادم کا موقع نہ آ سکے۔ سلامتی کونسل ۱۸ سال سے اسے دبائے بیٹھی ہے اور اس نے اپنی بے حسی اور غفلت کی انتہا کر دی ہے اور اب یہ آخری موقع ہے۔

سلامتی کونسل میں وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو کی لرزہ خیز تقریر کا مکمل متن

۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سلامتی کونسل میں پاکستان کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے جو تقریر کی اس سے تمام ارکان متاثر ہوئے۔ ان کی یہ تقریر بلاشبہ کونسل میں کی جانے والی چند بہترین تقاریر میں سے ایک تھی۔ ان الفاظ میں بی بی سی کے نمائندے نے مسٹر بھٹو کو خراج تحسین پیش کیا۔ ان کی لرزہ خیز تقریر کا متن درج ذیل ہے :-

جناب صدر!

میں آپ کا اور کونسل کے ممبران کا شکر گزار ہوں کہ اس ہنگامی اجلاس کے انعقاد کے لئے پاکستان کی درخواست منظور کر لی گئی۔ اظہار تشکر کا خاص سبب یہ ہے کہ یہ ہنگامی اجلاس ایسے وقت شروع ہوا ہے جو کسی حد تک تکلیف دہ ہے اور ایک ایسے مسئلے پر غور کے لئے شروع ہوا جو میرے ملک کے عوام کے لئے ایشیاء کے لئے اور غالباً دنیا کے امن کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے یہ اجلاس بلایا اور پاکستان کو درپیش اہم ترین مسئلہ پر غور کا سامان کیا۔ میں اس اجلاس کے لئے نہ صرف محفل ممبران کا بلکہ سلامتی کونسل کے دوسرے ارکان کا بھی بے حد مشکور ہوں۔ میں پاکستان سے یہاں آیا ہوں' میں نے اس اجلاس کے لئے خصوصی درخواست کی تھی کیونکہ اس وقت ہمیں جو مسائل درپیش ہیں وہ ہمارے لئے بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔

میں سیکرٹری جنرل کا بھی بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے بھارت اور پاکستان کے درمیان بامقصد تصفیہ کی بات کی ہے ان کی کوششیں قابل تحسین ہیں اور ہم اس کے لئے ان کے مشکور ہیں۔ اسی طرح ہم ان تمام امن پسند ممالک کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے پاکستان پر مسلط کی جانے والی جنگ کو ختم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ پاکستان ایک چھوٹا ملک ہے۔ آپ نقشہ پر ایک نظر ڈال کر بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمارے ملک کا رقبہ کیا ہے اور ہمارے مسائل کیا ہو سکتے ہیں ہمارے چھوٹے ملک کو اس وقت ایک دیو پیکر عفریت اور ایسے عظیم جارح کا سامنا ہے جس نے اپنی تاریخ میں ہمیشہ جارحیت سے کام لیا ہے۔ ہماری آزادی کے گزشتہ سولہ سترہ سال میں ہم نے بار بار بھارت کو جارحیت کرتے دیکھا' ۱۹۴۷ء سے آج تک وہ کسی نہ کسی کے خلاف فوجی کارروائی کرتا رہا ہے اس نے جوناگڑھ پر اس طرح قبضہ کیا' مانادور کو اسی طرح اپنا حصہ بنایا' کامگرول کو اسی طرح دبوچا' ریاست حیدر آباد دکن کے خلاف مکمل اور انتہائی ظالمانہ فوجی کارروائی کی اور اس کے بعد اس نے گوا کے خلاف یہی حربہ آزمایا۔ اس کے

بعد اس نے ایسے حالات پیدا کئے جن میں چین سے اس کا تصادم ہوا اس کی سب سے بڑی جارحیت کا نشانہ پاکستان بنا۔ پاکستان کو بھارتی لیڈر اپنا دشمن نمبر ایک سمجھتے ہیں۔ اور پاکستان ہی وہ واحد ملک ہے جسے سامنے رکھ کر بھارت کی پالیسیاں مرتب کی جاتی ہیں۔ ۱۹۴۷ء سے آج تک ہمیں اسی صورت حال کا سامنا ہے اور ہمیں ہمیشہ سے معلوم رہا ہے کہ وہ ہمارے خلاف وحشیانہ فوجی کارروائی ضرور کریں گے۔

پاکستان کا بنیادی اصول یہ رہا ہے کہ تنازعات کا پرامن حل تلاش کیا جائے۔ گزشتہ سات سو برس سے ہم ان دونوں مذاہب کے مابین فلاح کی راہ تلاش کرتے رہے لیکن ان میں ناکامیوں کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ امن کا صرف ایک راستہ باقی ہے اور وہ یہ کہ ہم برصغیر ایک علیحدہ علیحدہ علاقے کو اپنا وطن بنالیں۔ ہمارا مطمع نظر یہ تھا کہ رقبہ میں ایک چھوٹا سا علاقہ ہو جس میں ہم امن و سکون کے ساتھ رہیں اور ہمیں اپنے ایک عظیم ہمسایہ کی پشت پناہی حاصل رہے۔ یہ تھا وہ ہمارا جواب جسے سامنے رکھ کر ہم نے پاکستان بنایا تھا۔ ہم جانتے تھے کہ یورپ کے کچھ ممالک علیحدہ علیحدہ ہیں لیکن پھر بھی ان میں بہت سی قدریں مشترک ہیں اور امن کے ساتھ رہتے ہیں۔ ہمارا خیال تھا کہ پاکستان کے قیام کے بعد برصغیر میں مکمل امن ہو جائے گا اور پاکستان و بھارت دوستانہ تعلقات کے سہارے ایک دوسرے کو فائدہ پہنچا سکیں گے۔

ہمارا ملک چھوٹا ہے اور جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں ہمارے وسائل بھی کم ہیں۔ پس نقشہ پر ایک نظر ڈال کر ہی آپ اسی نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں کہ پاکستان بھارت کے خلاف فوجی کارروائی نہیں کر سکتا یہ امر یقین ہے کہ ہم جارحیت نہیں چاہتے، ہم جنگ نہیں چاہتے، ہم تصادم نہیں چاہتے۔ ہم امن کے خواہاں ہیں کہ ترقی کی راہ میں اپنا قابل تقلید سفر جاری رکھ سکیں اور یہ زمانہ کچھ اس قسم کا ہے کہ اس میں سبھی کی خواہشات بہت زیادہ ہیں۔ ہماری خواہشات یہ ہیں کہ ہمارے تمام وسائل ہمارے ملک کی ترقی و خوش حالی پر صرف ہوں۔ یہ خدا کا نافذ کردہ قانون نہیں ہے کہ ایشیاء اور افریقہ کے لوگ ہمیشہ ننگے بھوکے ہیں۔ ہم ایشیا اور افریقہ سے افلاس کی لعنت ختم کرنے کی جدوجہد میں اپنا حصہ ادا کر رہے ہیں۔ ہماری تمام تر کوشش یہ ہے کہ ہمارے عوام بہتر زندگی گزاریں۔

ہم جنگ کو قطعی پسند نہیں کرتے کیونکہ ہمیں اپنی ترقی و خوشحالی کے لئے طویل جدوجہد کرنی ہے ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ لوگ ایک چھوٹی سی بات کے لئے قتل کئے جائیں۔ ہم بھارت کے عوام کا احترام کرتے ہیں کیونکہ چند سال قبل تک ہم اور وہ ایک ہی ملک کے باشندے تھے ہم نے پاکستان اس لئے بنوایا تھا کہ دونوں قومیں امن و سکون کے ساتھ رہیں اور ایک دوسرے کی ترقی میں بڑے پیمانے پر تعاون کریں۔ ہم صرف ایک بات چاہتے ہیں اور وہ

یہ کہ ہم ایک دوسرے کی ضرورتوں اور جذبات کو سمجھیں اور باہمی معاہدوں کی مدد سے برصغیر کی ترقی کے لئے کام کریں۔

لیکن آج ہم جنگ کر رہے ہیں یہ ایک ایسی جنگ ہے جو بھارت نے ہم پر مسلط کی ہے۔ ۴۵ کروڑ آبادی کا ملک ۱۰ کروڑ کی آبادی والے ملک پر چڑھ دوڑا ہے ایک بڑے اور ہوس پرست ملک نے اپنے چھوٹے ہمسائے کے خلاف اپنے مکروہ عزائم کا اظہار کیا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے فرانس یا جرمنی نے ڈنمارک پر حملہ کیا ہو یہ ایسا ہی ہے جیسے برازیل اور ارجنٹائن جنوبی امریکہ کے کسی چھوٹے ملک پر حملہ آور ہوئے ہوں اور یہ ایسا ہی جیسے امریکہ نے کسی چھوٹے سے ملک کے خلاف ہتھیار اٹھائے ہوں لیکن ہم نہیں چاہتے کہ ہمیں کوئی صفحہ ہستی سے مٹا دے ہمیں زندگی سے محبت ہے ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں ہم ترقی کی راہ پر آگے بڑھنے کی آرزو رکھتے ہیں لیکن آج ہمارے شہروں پر بھارتی طیارے ہم پر بم برسا رہے ہیں آج بھارت کی مسلح افواج سرحدوں پر ہمارے خلاف وحشیانہ جارحیت پر تلی ہوئی ہیں۔۔

ان حالات نے ہمیں اپنے وقار کے لئے لڑنے پر مجبور کیا ہے ہم جارحیت کا نشانہ بنے ہیں بھارت نے ہماری سرزمین مقدس پر اپنے مکروہ قدم جمانے کی ناکام کوشش کی ہے لیکن اپنے رقبہ اور اپنے وسائل سے بے نیاز ہو کر ہم نے اس کے خلاف لڑنے کا فیصلہ کیا اس فیصلے کی بنیاد یہ ہے کہ ہم حق پر ہیں۔ ہم حق خود ارادیت کے لئے لڑ رہے ہیں ہم نے اپنے اصولوں کو پامال نہیں کیا ہے ہم نے اپنے عہد نہیں توڑے ہیں ہم نے حق خود ارادیت کا پرچم بلند کیا ہے۔ یہ وہی پرچم ہے جسے ایک دنیا نے حق و انصاف کا پرچم قرار دیا ہے جناب والا یہ وہ پرچم ہے جس نے اس وقت پورے افریقہ اور ایشیاء میں جادو سا کر دیا ہے اس پرچم تلے عوام کا جو طوفان اٹھتا ہے وہ سب سے بڑا طوفان ہے اور اسے روکا نہیں جا سکتا۔ اس اصول کی سربلندی کے لئے ہم بھی نبرد آزما ہوئے ہیں ہم نے جنگ اس طرح شروع کی ہے کہ ہماری پشت پر طاقت خداوندی اور حق و انصاف کی دیوار ہے۔ ہم نے پوری تندہی، پورے جوش اور پورے ولولے کے ساتھ لڑنے کا عہد کیا ہے ہم ہر اس طاقت کے خلاف لڑیں گے جو ہماری منصفانہ جدوجہد کی راہ میں رکاوٹ کرے گی۔

میں کہہ چکا ہوں کہ سیکرٹری جنرل نے چند بہترین تجاویز پیش کی ہیں ان تعمیری تجاویز کے لئے ہم ان کے مشکور ہیں وہ صرف اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نہیں وہ ایک عظیم ایشیائی اور پاکستان و بھارت کے ایک عظیم ہمسایہ ملک برما کے لیڈر بھی ہیں۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ ہم ان سے تعاون کریں ہم نے ان سے پاکستان میں نہایت مفید بات چیت کی تھی اور انہیں باور کرایا تھا کہ ہم امن اور صرف امن چاہتے ہیں ہم جنگ نہیں چاہتے ہم تباہی و بربادی نہیں چاہتے۔

لیکن ہمارا موقف یہ ہے کہ امن بامقصد اور مستقل ہونا چاہئے۔ یہ ایسا امن ہونا چاہئے کہ پھر توڑا نہ جا سکے جس کے سہارے پاکستان اور بھارت اچھے ہمسایہ ممالک کی طرح رہ سکیں ہم بھارت کو اب بھی اپنا ہمسایہ سمجھتے ہیں اور ہم اس سے فوجی تصادم نہیں چاہتے ہم اس کے ساتھ ہمیشہ امن کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ دنیا کی کوئی قوم امن کے مقابلے میں جنگ کو زیادہ پسند نہیں کرتی۔

ہم ایک چھوٹے ملک کے لوگ ہیں اور ہماری خارجہ پالیسی کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ہم تمام ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کریں لیکن ہم جانتے ہیں کہ اگر بھارت سے ہمارے اچھے تعلقات قائم نہ ہوتے تو دوسرے ممالک سے بہتر تعلقات کی کامیابیاں بھی بے مقصد رہیں گی۔ بھارت تاریخی' جغرافیائی اور سیاسی اسباب کی بناء پر ہمارا سب سے بڑا ہمسایہ ہے ہم اس سے بہترین تعلقات کے مقام کی سخت جدوجہد کرتے رہے ہیں اور کامیابی کی منزل آنے تک کرتے رہیں گے۔

بھارتی مندوب جنہیں میں اچھی طرح جانتا ہوں اور جن کا میں بے حد احترام کرتا ہوں اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہم نے بھارت سے اچھے تعلقات کے قیام کے لئے کیا کچھ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ صدر پاکستان نے بار بار بھارت سے اچھے تعلقات کی ضرورت پر زور دیا ہے اور ایسے مواقع فراہم کئے ہیں جن میں دونوں ملک قریب تر آنے کی راہ تلاش کر سکیں ہم نے بار بار اس سلسلے میں پہل کی ہے پروپیگنڈہ کی بات چھوڑ دیجئے ہماری پیش کردہ بہت سی تجاویز دونوں ملکوں کے ریکارڈ پر ہیں یہ تاریخ کے ایسے حقائق ہیں جن پر کوئی پردہ نہیں ڈال سکتا جب سے صدر ایوب پاکستان کے سربراہ مملکت بنے ہیں۔

انہوں نے متعدد بار اپنی حد سے آگے بڑھ کر بھارت سے دوستی کی ضرورت پر زور دیا ہے ہر میدان میں تعاون کی پیش کش کی ہے کیا دنیا کو یاد نہیں رہا کہ ۱۹۵۹ء میں صدر پاکستان نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ فوجیں ایک دوسرے کے سامنے سے ہٹالی جائیں اور مسائل کا بامقصد تصفیہ کر لیا جائے اور جنگ کا خطرہ نہ رہے یہ سب باتیں ریکارڈ پر موجود ہیں۔

ان سب باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم بھارت سے بھی ایسے ہی تعلقات چاہتے ہیں جیسے کہ ایک اچھے ہمسائے ہونے چاہئیں لیکن اس کے ساتھ ہی ہماری خواہش یہ بھی ہے کہ امن ہو تو واقعی امن ہو اور اس سے ایک خود مختار ملک کا وقار مجروح نہ ہو بھارت کو معلوم ہونا چاہئے کہ پائیدار امن صرف ہمسری ایک دوسرے کے وقار' وعدوں کی پاسداری اور معاہدوں کے احترام کی بنیاد پر ہی قائم ہو سکتا ہے۔ بھارت نے پاکستان سے پاکستان کے عوام سے اور اس سے بڑھ کر کشمیر اور دنیا سے کچھ وعدے کئے ہیں انہیں وعدوں کا احترام کرنا ہو گا۔

جموں و کشمیر بھارت کا قدرتی حصہ نہ آج ہے اور نہ کبھی تھا۔ یہ علاقہ بھارت اور پاکستان کے درمیان متنازعہ ہے۔ جغرافیائی، ثقافتی، تاریخی اور سیاسی طور پر کشمیر پاکستان کا حصہ ہے اور اس کا یہ رشتہ بھارت کے ساتھ کبھی نہیں ہو سکتا۔ جموں و کشمیر کا باشندے خون، نسل، طریقہ زندگی غرضیکہ ہر طرح سے پاکستانی باشندوں سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ وہ ہر لحاظ سے پاکستانی عوام کا ایک حصہ ہیں۔

جو کوئی ان حالات کو زبردستی تبدیل کرنے کی کوشش کرے گا اس کے خلاف ایک ہزار سال بھی دفاع کی جنگ لڑنی پڑی تو ہم لڑیں گے۔ ایک سال قبل میں نے سلامتی کونسل کو پورے خلوص کے ساتھ ان حالات سے باخبر کر دیا تھا اس وقت یہ عالمی ادارہ امن اپنی تمام دانشمندی اور اپنے تمام اختیارات کے باوجود ہمیں ایک قرارداد تک سے نہ نواز سکا۔ ارکان کا خیال یہ تھا کہ ہم ایک مردہ گھوڑے کو سلامتی کونسل میں اٹھالائے ہیں اور اس سے دراصل ہمارا مقصد داخلی طور پر کچھ پروپیگنڈہ کرنا ہے لیکن دنیا کو معلوم ہو جانا چاہئے کہ پاکستان کے دس کروڑ عوام مسئلہ کشمیر کے التواء سے ہرگز نہیں لڑنے دیں گے۔ ہم نے کشمیری عوام سے ایک وعدہ کیا ہے ہم اس وعدہ کو ہرگز فراموش کرنے پر تیار نہیں۔ بھارتی اس وعدے کو بھلا دیں لیکن ہم ایسا ہرگز نہیں کر سکتے اور آخر دم تک جدوجہد کریں گے۔ ہم اپنے وقار اور اپنے ملک کی سالمیت کے لئے خون کا آخری قطرہ بہانے تک لڑیں گے۔ ہم جارح نہیں ہیں ہم جارحیت کا نشانہ بنائے گئے ہیں۔ سلامتی کونسل کا فرض تھا کہ وہ واضح طور پر جارح کی نشاندہی کرتی اور بتاتی کہ اس جارحیت کا نشانہ کون بنا ہے اس نے نہیں بتایا لیکن دنیا جانتی ہے کہ جارحیت پاکستان کے خلاف برپا کی گئی ہے۔

میں یہاں کونسل کے کچھ ممبروں کے جملے دہرانے سے گریز کر رہا ہوں دراصل ان ملکوں کو بیٹھنے کا کوئی اختیار نہیں ہے ہمارے نزدیک صحیح معنوں میں ہی ملک نہیں میں اس وقت ان نام نہاد ملکوں سے مخاطب بھی نہیں ہوں اس وقت دنیا کے بڑے اور امن پسند ممالک سے مخاطب ہوں میں صرف ان سے مخاطب ہوں جو حق و انصاف اور صداقت پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ دنیا جانتی ہے کہ تاریخ کی قدر و قیمت کیا ہے تاریخ گواہ ہے کہ ماضی میں بے شمار جنگیں لڑی گئی ہیں لوگوں نے حق و انصاف کا پرچم بلند کیا ہے۔ ظلم و استبداد کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ اس وقت میں سلامتی کونسل کے صرف ان ممبران سے مخاطب ہوں جو حق و انصاف پر ایمان رکھتے ہیں اور میں تہ دل سے ان کا اب تک کی مساعی کا مشکور بھی ہوں میرا یقین ہے کہ فتح ہمیشہ حق کی ہوتی ہے لہٰذا آپ کی مساعی کی کامیابی بھی یقینی ہے جموں و کشمیر کے عوام بھی صرف اور صرف انصاف چاہتے ہیں اور شائد ان کے منصفانہ مطالبہ کا احساس دنیا نے اس سے قبل اتنا صحیح

کبھی نہیں کیا تھا جتنا آج کر لیا ہے ہمیں پہلے سے بہت زیادہ اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ اس مطالبے کے لئے کشمیری عوام کو اور ہمیں کامیابی ہو گی دنیا کے مختلف ممالک جو بھارت سے کہیں زیادہ طاقتور تھے وہ بھی اپنی دست نگر اقوام کے حق خود ارادیت کو تسلیم کر چکے ہیں تو پھر کشمیری عوام کو یہ حق کیوں نہیں ملتا کیا حق خود ارادیت کی وہ روشنی جو ایشیاء اور افریقہ کے ہر حصے تک پہنچتی جا رہی ہے جموں و کشمیر کے لوگوں کے لئے نہیں ہو گی کیا وہ بھارت کی طبقہ واریت کے ٹھکرائے ہوئے لوگوں کی طرح ہیں جنہیں ایک نعمت سے محروم رکھا جائے گا کیا وہ اچھوت ہیں کہ انہیں اونچی ذات کے ہندو تہذیب یافتہ اقوام کی طرح خود ارادیت کا حقدار نہیں سمجھتے ۔ فرانس جیسا ملک الجزائر کے عوام سے مطالبہ حق خود ارادیت کو تسلیم کر چکا ہے روس جیسا ملک حق خود ارادیت کو تسلیم کرتا ہے ساری دنیا ہر قوم کے لئے حق خود ارادیت کو سب سے زیادہ جائز قرار دیتی ہے تو پھر جموں و کشمیر کے عوام کو اس حق سے محروم کیوں رکھا جائے طاقت کو اصولوں پر کیوں فتح پانے دی جائے دنیا کو معلوم ہونا چاہئے کہ :-

طاقت اصولوں پر کبھی فتح نہیں پا سکتی ۔ فتح اصولوں کی ہوتی ہے اور کشمیر کے مسئلہ پر بھی ایسا ہی ہو گا یہ مسیحی اصول تھے یہ ایک اصلاحی اصول ہے کہ ہر دور کی تہذیب کا اصول ہے اور جو قومیں اس اصول کو تسلیم نہیں کریں گے انہیں اس کا نتیجہ بھگتنا ہو گا ۔

آج بھارت ایک تنہا ملک ہے اس کا رقبہ بڑا اور وسائل بڑے ہیں لیکن دنیا کے کسی ملک نے کھل کر اس کی حمایت کی نہیں ہے کیونکہ پورا افریقہ اور پورا ایشیاء خود ارادیت کے اصول کو تسلیم کرتا ہے یہ دونوں براعظم کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کو تسلیم کرتے ہیں اس کے علاوہ کاسابلانکا کانفرنس میں عرب سربراہوں نے کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کے اصول کو تسلیم کیا اور پاکستان کے موقف کی حمایت کی ۔ یورپ کے ملکوں نے کشمیریوں کے اس حق کو درست قرار دیا امریکی وزیر خارجہ ڈین رسک کہہ چکے ہیں کہ کشمیر کے مسئلہ کا بہترین حل استصواب ہے ۔

اب صورت حال یہ ہے کہ ایک طرف پوری دنیا اور حق خود ارادیت کی صداقت ہے اور دوسری جانب ایک جنگی مشین اور ایک جارحیت پسند ملک اور ایک غاصب طاقت ہے جو جارح اور جنگ پسند ملک ہے اور غاصب طاقت ہے یہ جارح اور جنگ پسند ملک اپنے وعدے توڑ رہا ہے اور عوامی روح کو کچلنے میں ناکام کوششیں کر رہا ہے لیکن اسے معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے عوام کی روح کو کبھی کچلا نہیں جا سکتا ۔ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ آپ ایک بار جنگ بندی کرا سکتے ہیں ۔ دوسری بار تصادم کا سلسلہ بھی رکوا سکتے ہیں لیکن بار بار نہیں ۔ پاکستان کے دس کروڑ عوام عہد کر چکے ہیں کہ وہ انصاف کے لئے لڑتے ہوئے جانیں قربان کر دیں گے لیکن

اصولوں کو قربان نہیں ہونے دیں گے۔ خواہ ان کے مقابلے میں کوئی بھی طاقت آجائے وہ پر عزم ہیں اور پر عزم رہیں گے۔

اس بیان کے بعد مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں صدر پاکستان کا وہ پیغام پڑھ کر سناؤں جو انہوں نے دارالحکومت راولپنڈی سے پاکستان کے وقت کے مطابق دن کے ۱۱ بجے مجھے ارسال کیا ہے پاکستان سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر ۲۲۱ مجریہ ۲۰ ستمبر کو ناقابل اطمینان سمجھتا ہے لیکن پھر بھی بین الاقوامی امن کی غرض سے نیز سلامتی کونسل کے لئے اسے آزادانہ اور تعمیر عمل بنانے کے لئے جس سے موجودہ تنازعہ کی اصل وجہ یعنی مسئلہ کشمیر و جموں کو حل کیا جا سکے۔ پاکستان کی مسلح افواج کو آج دن کے ۱۲ بجے جنگ بند کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اس وقت کے بعد ہماری فوجیں اس وقت تک دشمن پر فائرنگ نہ کریں گے جب تک ان پر فائرنگ نہ کی گئی ہو اس جنگ بندی پر عمل کی شرط یہ ہے کہ بھارت اپنی فوجوں کو ایسا ہی حکم دے۔

Your Excellencies براہ کرم اس مسئلے پر میری طرف سے اعلیٰ ترین توجہات کا یقین رکھیے۔ یہ پیغام پاکستان کے مستقل مندوب مسٹر سید امجد علی کو بھیجا گیا تھا۔ ہم نے اس طرح بین الاقوامی امن اور خیر سگالی کے جذبہ کے تحت ان فوجوں کو جنگ بند کرنے کا حکم دے دیا بشرطیکہ بھارت بھی ان پر عمل کرے، لیکن محض اشتعال انگیزی کو روک دینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اقوام متحدہ کے اہم ترین ادارے سلامتی کونسل کو خود اس مسئلے کی بنیاد پر توجہ کرنی ہے۔ گزشتہ ۱۸ سال سے یہ ادارہ مسئلہ کشمیر کے مستقبل کو جھٹلاتا رہا ہے اب ۲۵۰ لاکھ عوام کو مزید کھلونا نہیں بنایا جا سکتا۔

یہ سلامتی کونسل کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کے مستقبل اور بامقصد حل پر عمل کرائے۔ سلامتی کونسل کے سامنے ۱۸ سال تک یہ معاملہ رہا ہے اس کے پاس بے شمار قراردادیں، بے شمار دستاویزیں ہیں یہ ایک سنگین ترین مسئلہ ہے کیا یہ ایک ستم ظریفی نہیں ہے کہ ایک ایسا تنازعہ جو عالمی جنگ میں تبدیل ہو سکتا ہے اور جیسا کہ موجودہ صورت حال نے ثابت کر دیا ہے کہ سلامتی کونسل کے سامنے غفلت اور سستی کا شکار رہا ہے۔ ایک سال قبل جب میں یہاں آیا تھا تو سلامتی کونسل اس مسئلہ پر پاکستان کی تجویز کردہ ایک سادہ سی قرارداد تک منظور نہ کر سکی اس نے مسئلہ پر غور تک کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ یہ مسئلہ ختم ہو چکا ہے مردہ ہے لیکن یہ مسئلہ کبھی ختم نہیں ہو گا کبھی نہیں مرے گا۔ سلامتی کونسل کے لئے یہ آخری موقع ہے کہ وہ پوری قوت اور صلاحیت کے ساتھ اپنی اخلاقی ذمہ داری کے ساتھ مسئلہ کشمیر کے منصفانہ اور ایماندارانہ حل کے لئے کوشاں ہو جائے ورنہ تاریخ کونسلوں، آرگنائزیشنوں، اداروں اور اجلاسوں کا انتظار نہیں کرتی بالکل اسی طرح جیسے کہ وہ

الجزائر کے لئے انتظار نہیں کرتی آخر کار ہم کو خود اپنا راستہ تلاش کرنا ہو گا یہی نہیں اپنی حکومت کی جانب سے سلامتی کونسل کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر اس آخری موقع کے بعد جو ہم سلامتی کونسل کو دے رہے ہیں اس نے پوری اخلاقی ذمہ داری کے ساتھ مسئلہ کشمیر حل نہ کیا تو پاکستان اقوام متحدہ کو خیر باد کہہ دے گا۔ ہم نے اقوام متحدہ کو آخری موقع دیا ہے کہ وہ غور کرے ہم اس ادارے کو ایک معینہ مدت دیں گے اگر سلامتی کونسل اپنی ذمہ داریوں کے باوجود اس مسئلہ کو حل نہیں کر سکی اگر وہ اپنے منشور اور مواعید کے باوجود عمل نہیں کرتی ہم اور دنیا کی ایک تہائی یا اس سے زیادہ آبادی اقوام متحدہ سے باہر ہو گی۔ یہ بات میں کسی الٹی میٹم کے انداز میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ہم اقوام متحدہ کے منشور اور مقاصد کے پابند ہیں اور اگر ہم اقوام متحدہ کو چھوڑ دیں گے تو اس کے منشور اور مقاصد کے تحت چھوڑیں گے۔

جنگ بندی سے متعلق صدر ایوب کا اعلان

۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو صدر ایوب نے اعلان کیا کہ پاکستان نے ملک کے وسیع تر مفاد اور امن کی خاطر جنگ بندی سے متعلق سلامتی کونسل کی قرارداد منظور کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاہم ہماری فوجیں ان مورچوں پر بدستور ڈٹی رہیں گے جن پر وہ اس وقت قابض ہیں۔ پاکستان کی مسلح افواج کو احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں کہ وہ ۲۳ ستمبر کو صبح ۳ بجے تک جنگ بند کر دیں اور اس وقت تک گولی نہ چلائیں جب تک ان پر فائرنگ نہ ہو۔ ہم نے اقوام متحدہ کو آگاہ کر دیا ہے کہ اس وقت اسے سنگین ذمہ داری درپیش ہے اور یہ اس کی آزمائش کا وقت ہے اگر وہ اس علاقہ میں امن قائم کرنا چاہتی ہے تو اسے تنازعہ کشمیر کے منصفانہ اور آبرومندانہ تصفیہ کی اہمیت اور ضرورت تسلیم کرنی پڑے گی اور اگر وہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے سلسلے میں اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے میں ناکام رہی تو برصغیر اس سے زیادہ ہولناک جنگ کی لپیٹ میں آ جائے گا۔

صدر ایوب نے کہا کہ بھارت کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے تنازعہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق طے کرنے کے سلسلے میں ہماری تمام کوششیں ناکام ہو گئیں اور بھارت نے پرامن بات چیت کے ذریعہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے تمام دروازے بند کر دیئے کشمیری عوام جو بھارتی ظلم و تشدد سے تنگ آ چکے تھے اپنی آزادی کے لئے جنگ شروع کرنے پر مجبور ہو گئے۔

جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمیں اس کا پہلے سے علم تھا کہ بھارت پاکستان پر حملے کرنے کے منصوبے بنا رہا ہے آخر اس نے تمام اصولوں کو ٹھکرا کر اور تمام معاہدوں کی خلاف ورزی کر کے پہلی بار جنگ بندی لائن توڑ دی اور جب بھمبر سیکٹر میں اس کے منصوبے ناکام ہونے لگے تو اس نے لاہور پر حملہ کر دیا۔ دشمن کا مقصد یہ تھا کہ لاہور پر قبضہ کر کے 'سیالکوٹ کی طرف سے

بھرپور حملہ کیا جائے اور گوجرانوالہ اور وزیر آباد کو منقطع کر دیا جائے لیکن اللہ نے ہم پر فضل کیا اور پوری قوم پشاور سے لے کر چاٹگام تک ایک فرد واحد کی طرح اٹھ کھڑی ہوئی اور ہر محاذ پر ہماری فوجوں نے اپنے عوام کی اتحاد کی طاقت سے دشمن پر فتح پائی ۔ ہماری فوجوں نے جس مہارت اور اعلیٰ کارکردگی اور اعتماد سے کام لے کر اسلام کی تاریخ میں اپنے لہو سے ایک سنہری باب رقم کیا ہے وہ پوری قوم کے لئے ایک فخریہ کارنامہ ہے ۔

جنگ بندی کی مدت

۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھاں نے سلامتی کونسل کو مطلع کیا کہ انہوں نے سلامتی کونسل کی قرارداد کے تحت پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ بندی کی نگرانی کے لئے ایک سو فوجی مبصرین کو تیار رہنے کا حکم دیا ہے انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ کشمیر کو چھوڑ کر پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ بندی اور فوجوں کو واپس بلانے کی نگرانی کے لئے مزید ۶۰ معاون شہری حکام کی ضرورت ہوگی اور تین ماہ میں پایہ تکمیل کو پہنچنے والی اس کارروائی کے لئے اقوام متحدہ کو ۱۶لاکھ ۴۵ ہزار ڈالر '۸ طیاروں اور دیگر ساز و سامان کی ضرورت ہوگی ۔

بھارتی بحریہ کا پاک بحریہ پر حملہ

۲۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو صبح ۳ بجے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی ہدایت پر تمام محاذوں پر جنگ بند کر دی گئی لیکن جنگ بندی کا وقت ختم ہونے سے تھوڑی دیر پہلے بھارت نے پاکستان کے کھلے سمندر میں پاک بحریہ کے یونٹوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی جسے پاکستان کی چوکس بحریہ نے ناکام بنا دیا اور دشمن کا ایک فریگیٹ بحری جہاز غرق کر دیا اس لڑائی میں پاکستان کی بحریہ کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچا ۔

بھارت کی میدانی فوج نے بھی جنگ بندی سے ذرا پہلے واہگہ' اٹاری اور کھیم کرن سیکٹروں میں پیش قدمی کی ناکام کوششیں کیں ۔ مگر پاک فوج اپنے مورچوں میں ڈٹی ہوئی تھی اس لئے بھارت کے یہ حملے ناکام رہے ۔

مجاہدین آزادی کی سرگرمیاں

ریڈیو صدائے کشمیر کے اعلان کے مطابق مقبوضہ کشمیر کے مختلف مقامات پر انقلابی فوجوں اور بھارتی فوجیوں کے مابین شدید جھڑپیں ہوئیں جن میں بھارت کے ۸۳ فوجی ہلاک ہو گئے ۔ سری نگر سے سترہ میل اور مغرب میں مجاہدین نے ایک اور فوجی اڈے پر حملہ کیا اور اسلحہ و گولہ بارود کا ذخیرہ تباہ کر دیا ۔

یوم تشکر

بھارت سے فتح یاب ہونے کی خوشی میں ۲۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پورے ملک میں یوم تشکر منایا گیا۔ کراچی، راولپنڈی، ڈھاکہ اور لاہور کے علاوہ تمام شہروں اور قصبوں میں نماز شکرانہ ادا کی گئی اور مجاہدین کشمیر مورچوں پر ڈٹے پاکستانی غازیوں اور وطن عزیز کے دفاع میں جام شہادت نوش کرنے والوں کے لئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔ نماز شکرانہ کے اجتماعات اور نماز جمعہ کے اجتماعات میں خطیبوں نے پاکستان پر بھارتی جارحانہ حملہ کے پس منظر پر جہاد میں غازیوں کی جانبازی، صدر ایوب کے فائر بندی کے مدبرانہ فیصلہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

باب نمبر۱۰

پاکستان کی مسلح افواج اور عالمی پریس

☆ پاکستان کی مسلح افواج بھارتی جارحیت کے خلاف جوابی حملہ کر سکتی ہیں اور انہوں نے نہ صرف دو دنوں میں ۳۰ بھارتی طیارے تباہ کر دیئے بلکہ ان کی افواج کو بھی نقصان پہنچایا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اگرچہ پاک مسلح افواج کی نفری بھارتی افواج سے کم ہے لیکن پاکستان کی مسلح افواج نے جذبے کے باعث دشمن سے کئی گنا زائد فتوحات حاصل کی ہیں۔

(روزنامہ ڈی جکار تا ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ بھارتی فوج کسی حالت میں بھی کسی جگہ پاکستانی فوج کا مقابلہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں رہی۔

(نیویارک ٹائمز ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ پاکستانی فوجیوں سے مقابلہ کرنے والی پہلی بھارتی رجمنٹ جم کر مقابلہ نہ کر سکی اور بھارتی فوجی اپنا تمام ساز و سامان، توپ خانہ، سپلائز و دیگر سامان رسد اور اپنے اضافی کپڑے تک چھوڑ کر بھاگ گئے۔

(ٹاپ آف نیوز واشنگٹن ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ اگرچہ بھارت نے نقصانات کے حقیقی اعداد و شمار نہیں بتائے لیکن نظر آتا ہے کہ گزشتہ ہفتے میں اسے بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے وہ ٹینکوں، ہوائی جہازوں اور اسلحہ کی ایک بھاری تعداد سے محروم ہوگیا ہے۔ وہ پاکستان کی سخت جانی اور عالمی رائے عامہ پر بوکھلا اٹھا ہے۔ وزیراعظم شاستری کی حکومت اب جنگ بندی کے لئے کوئی ایسی راہ ڈھونڈ رہی ہے جس سے اپنی بھڑکتی ہوئی جنتا کو بھی مطمئن کیا جا سکے۔

(نیویارک ٹائمز ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ عالمی رائے عامہ نے بھارتی نقطہ نظر کے خلاف کسی بھی حکومت نے بھارت کی حمایت اور پاکستان کی مخالفت نہیں کی۔ کسی ایک بھی افریقی ایشیائی قوم نے بھارت کے ساتھ حمایت کا ذرہ برابر اشارہ نہیں کیا۔

(ٹائمز آف انڈیا بمبئی ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ بھارت ایک فیصلہ کن کارروائی کے لئے بھاری بکتر بند جمعیت کے ساتھ آیا تھا لیکن پاکستان کی مسلح افواج ایک سیسہ پلائی دیوار بن گئیں اور دشمن کے دستوں کو زبردست نقصان پہنچایا۔

(دی انڈونیشین ہیرالڈ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ ہر درخت کے نیچے ایک یا دو جیپ چھپائی گئی تھیں جو کہ بزوکا راکٹوں سے لیس تھیں دریں اثناء میدان جنگ سے واپس ڈویژنل ہیڈکوارٹر پہنچنے والے پاکستانی فوجیوں نے بلند آواز سے فتح کا نعرہ لگایا۔

(ڈیلی مرر ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ دشمن (پاکستان) جس تیز رفتاری اور غیض و غضب سے تمام محاذوں پر لڑ رہا ہے اس صورت حال کے پیش نظر بھارت کی تمام فوج کو پاکستانی علاقے میں پیش قدمی کرنا ہرگز آسان نہیں ہے۔ پاکستان کی افواج غیر منظم باغیوں کی طرح نہیں ہے بلکہ عظیم سپاہیوں کی منظم فوج ہے۔

(ٹائمز آف انڈیا بمبئی ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ پاکستان اور بھارت کے درمیان اس جنگ کے نتیجے میں بھارت سفارتی طور پر تنہا رہ گیا ہے بھارت جو کبھی غیر جانبدار اقوام کا ایک محترم قائد تھا اس کو اب کسی بھی ملک کی حمایت حاصل نہیں رہی۔

(لی موند پیرس ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ فضائی جنگ میں بھی دونوں ممالک کی فوجوں میں وہی تناسب تھا جو زمینی جنگ میں تھا۔ بھارت کو عددی برتری حاصل تھی اور پاکستان کو صلاحیت کی۔ بیشتر مبصرین کا خیال ہے کہ لڑائی توقع کے مطابق لڑی گئی مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان کی مختصر لیکن اعلیٰ تربیت یافتہ فوج بھارتی فوج کی نسبت کئی گنا صلاحیت رکھتی ہے۔

(دی ٹائم ویکلی ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ پاکستان کی فضائیہ بھارتی جہازوں کو بار بار بھگا کر اور صحیح ہدف بنانے کے بعد مکمل طور پر فضائی تسلط حاصل کرنے کے قابل ہو گئی تھی بھارتی پائلٹ پاکستانی پائلٹوں اور افسروں کے مقابلے میں احساس کمتری کا شکار تھے اور ان کی قیادت قابل صد افسوس تھی بھارت مکمل طور پر اس قوم کے ہاتھوں شکست سے دوچار ہو چکا تھا جس کی آبادی کے لحاظ سے تناسب ایک اور چار اور مسلح افواج کی جسامت کے لحاظ سے ایک اور تین کا تھا۔

(سنڈے ٹائمز لندن ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ اس قوم کو کون شکست دے سکتا ہے جو موت سے کھیلنا جانتی ہو مجھے پاک بھارت جنگ کے بارے میں شاید کچھ یاد رہے نہ رہے لیکن میں اس فوجی افسر کی مسکراہٹ کبھی نہیں بھول سکتا جس کی مسکراہٹ نے مجھ پر یہ عیاں کر دیا کہ پاکستانی جوان کس قدر نڈر اور بہادر ہیں۔

☆ پاک فوج کے جوانوں سے لے کر جنرل آفیسر کمانڈنگ تک کے تمام افراد آگ کے شعلوں سے اس طرح کھیل رہے تھے جس طرح بچے گلیوں میں گولیاں کھیلتے ہیں۔ میں نے جنرل آفیسر کمانڈنگ سے سوال کیا کہ تعداد میں کم ہونے کے باوجود آپ بھارت والوں پر کس طرح قابو پا سکتے ہیں اس نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ میری طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا " اگر حوصلہ، عزم، بہادری اور حب الوطنی کے عناصر کو خریدا جا سکتا تو بھارت امریکی امداد کے ساتھ ان عناصر کو حاصل کر سکتا تھا"۔

(سوئس کرن ٹائم میگزین ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ سپاہی کا سپاہی سے مقابلہ ہو یا ایک یونٹ کا دوسری یونٹ سے۔ پاکستان کی چھوٹی سی فوج کا معیار بھارت سے کہیں بلند ہے۔ سیالکوٹ کے محاذ پر شدید ترین جنگ جاری ہے بھارت نے ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی مزید کمک بھیج دی ہے لیکن پھر بھی وہ پاکستانی پوزیشنوں کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکا۔

(چارلس ڈگلس ہوم کمنٹیٹر بی بی سی)

☆ اب فتح پاکستان کی دسترس میں ہے یہاں بہت سے فوجی ماہرین کا خیال ہے کہ بھارت بوکھلا کر پنجاب اور کشمیر دونوں محاذ پر پاکستان کو الجھائے رکھنے کی کوشش کر رہا ہے بھارت نے پاکستان کے ٹینکوں اور طیاروں کی تباہی کے بارے میں جو مبالغہ آمیز خبریں شائع کی تھیں اب خود اپنے سرکاری اعلانات میں یہ کہہ کر ان کی تکذیب کر رہا ہے کہ پاکستانی فوجیں زبردست طاقت سے جوابی حملہ کر رہی ہیں۔

(ڈگلس براون سنڈے ٹیلی گراف لندن ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ میں نے فیروزپور کے قریب بھارتی محاذ جنگ کا دورہ کیا اور بھارتی کمانڈروں سے پوچھا کہ انہوں نے پاکستان کے ۱۷۱ ٹینک تباہ کرنے کا جو دعویٰ کیا ہے وہ کہاں ہیں۔ بھارتی کمانڈر یہ سوال سن کر بغلیں جھانکنے لگے اور وہ پاکستان کا کوئی ٹینک تو کیا بکتر بند گاڑی بھی اپنے دعوے کے ثبوت کے طور پر پیش نہ کر سکے۔ ٹینک اور بکتر بند گاڑیوں کا سوال ہی کیا بھارتی کمانڈر کسی ایک پاکستانی فوجی کو بھی پیش نہیں کر سکے۔ حالانکہ بھارتی حکومت روزانہ یہ دعوے کرتی ہے کہ اس نے درجنوں پاکستانی فوجیوں کو قیدی بنا لیا ہے۔

(ڈیلی ایکسپریس لندن ۱۴ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ جو لوگ پاک بھارتی جنگ کو قریب سے دیکھ رہے ہیں انہیں یقین ہے کہ بنیادی طور پر پاکستان حق بجانب ہے۔

(روزنامہ لی فیگارو پیرس ۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء)

اعلان تاشقند پر دستخط کے بعد

ستانی فوج لاہور کارپوریشن کے علاقے میں داخل ریڈیو سٹیشن بند شہر خالی

پرتاپ

لاہور خالی ہو گیا

لاہور کے بعد سیالکوٹ بھی خالی ہو گیا

کراچی کو لاہور سے کاٹ دینے کیلئے بھارتی فوج کی برق رفتار پیشقدمی

سیالکوٹ پٹی کی بارڈر لاہور کی طرف فاتحانہ پیشقدمی جاری

پرتاپ

لاہور کے ہوائی اڈہ پر ہمارا قبضہ دشمن سیالکوٹ سے بھاگ نکلا

ہماری فوج لاہور سے آگے نکل گئی پاکستانی قصور سے بھی بھاگ گئے

ملاپ

ہماری فوج کا سندھ کے اہم شہر پر قبضہ حیدرآباد کی طرف مارچ

ہمارے جوان سندھ میں ۸ میل آگے بڑھ گئے سیالکوٹ شمال کی جانب سے کاٹ دیا گیا

ملاپ

تیج

زندہ باد!

پاک بھارت جنگ' بھارت اخبارات کی نظر میں

باب نمبر ۱۱

صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی تاشقند روانگی

صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے تاشقند روانہ ہونے سے قبل یکم جنوری ۱۹۶۶ء کو اپنی ماہانہ نشری تقریر میں قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر روس کے وزیراعظم کی کوششوں سے جموں و کشمیر کا عقدہ حل ہو جائے تو پاکستان اور بھارت کے ساٹھ کروڑ باشندے ہی نہیں بلکہ ساری دنیا ان کی احسان مند ہوگی کہ انہوں نے ایک ایسے مسئلے کو حل کرا دیا جو عالمی امن کے لئے خطرہ بنا ہوا ہے۔

صدر پاکستان یہی عزم لے کر راولپنڈی سے روانہ ہوئے راستے میں یکم جنوری کو وہ کابل میں شاہ ظاہر شاہ کے مہمان بنے اور اپنے قیام کے دوران میں انہوں نے شاہ کو پاک بھارت جنگ کے نتیجے میں ہونے والے واقعات سے آگاہ کیا۔ ۲ جنوری کو انہوں نے شاہ ظاہر اور ان کی کابینہ کے وزراء سے اپنے مذاکرات مکمل کئے۔ جن میں دونوں ملکوں کے تعلقات پر مکمل مفاہمت کا اظہار کیا گیا تھا اور دونوں پڑوسی ممالک نے اپنے دوستانہ تعلقات کو مزید مستحکم بنانے کا عہد کیا تھا۔ بعد ازاں وہ اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے اور ۳ جنوری کو وہ روس کے شہر تاشقند پہنچے جہاں ان کا پرتپاک طریقے سے استقبال کیا گیا۔

۴ جنوری کو تاشقند میں روسی وزیراعظم الیکسی کوسیگن کی موجودگی میں پاک بھارت سربراہوں نے اپنی اپنی تقریر میں اپنے اپنے ملک کا نقطہ نظر پیش کیا۔ صدر ایوب نے وزیراعظم شاستری سے پہلی ملاقات میں اس امر پر زور دیا کہ تنازعہ کشمیر ہی دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی کا اصل اور بنیادی سبب ہے اور برصغیر میں حقیقی امن کے قیام کے لئے اس جھگڑے کو طے کرنا ہو گا۔

بھارتی وزیراعظم نے اپنی تقریر اور مذاکرات میں تنازعہ کشمیر کو زیر بحث لانے سے صاف انکار کر دیا اور صرف جنگ نہ کرنے کے معاہدے پر زور دیا۔

پاکستان نے کانفرنس کے لئے یہ ایجنڈا تجویز کیا:۔

(۱) مسئلہ کشمیر (۲) فوجوں کی واپسی (۳) دیگر متنازعہ امور

اس کے برعکس بھارت نے یہ ایجنڈا تجویز کیا:۔

(۱) جنگ نہ کرنے کا معاہدہ (۲) دوسرے متنازعہ مسائل

(۳) کشمیر پر کوئی بات چیت نہیں یہ بھارت کا اٹوٹ انگ ہے۔

وزیراعظم روس الیکسی کوسیگن نے اپنی افتتاحی تقریب میں صدر ایوب اور وزیراعظم شاستری کے تدبر اور خلوص پر اظہار اعتماد کرتے ہوئے کہا کہ یہ مذاکرات پاک بھارت تعلقات میں ایک نیا موڑ ثابت ہوں گے اس کانفرنس میں تمام مسائل کا تصفیہ ہونا تو قدرتی طور پر مشکل ہے لیکن اہم بات یہ ہے کہ دونوں ملک ان کے تصفیہ کی راہ تلاش کر لیں۔ اعتماد اور باہمی مفاہمت کی فضا پیدا کریں اور ان مسائل کو حل کر لیں جو آج تعلقات کو معمول پر لانے میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ دنیا کے امن پسندوں کی نگاہیں آپ دونوں کی ملاقات کے نتائج پر لگی ہوئی ہیں وہ اچھی خبر سننے کے منتظر ہیں۔

پاکستانی وفد ابتدائی بات چیت سے متاثر ہوا ہے اور اس کا خیال یہ ہے کہ یہ تعمیری خطوط پر آگے بڑھیں گے۔ صدر ایوب کا اہم نکتہ یہ ہے کہ بھارت اور پاکستان کے مابین کشیدگی پیدا کرنے والا بنیادی سبب دور ہونا چاہئے۔

اس ضمن میں دونوں ملکوں کے وفود کے مابین مذاکرات ہوئے لیکن ۵ جنوری ۱۹۶۶ء کو بھارت نے کشمیر کو ایجنڈے میں شامل کرنے سے انکار کر دیا۔ وزراء خارجہ ایک متفقہ ایجنڈا بنانے میں ناکام ہو گئے۔ صدر ایوب اور وزیراعظم لال بہادر شاستری کی ایک ملاقات ہوئی۔ شاستری نے وزیراعظم روس کوسیگن سے بھی طویل ملاقات کی کوسیگن کی طرف سے شاستری کو کشمیر پر بات چیت کا مشورہ دیا گیا۔

۶ جنوری کو وزیراعظم بھارت اور صدر ایوب خاں کے مابین کوئی ملاقات نہ ہو سکی۔ بھارت کی ہٹ دھرمی کے باعث ایجنڈا کانفرنس بھی نہ ہو سکی۔ تعطل دور کرنے کے لئے کوسیگن نے صدر ایوب اور وزیراعظم لال بہادر شاستری سے طویل ملاقاتیں کیں، پاکستان نے کشمیر کے سوال پر اپنے رویئے میں لچک پیدا کر دی۔

۷ جنوری کو ایجنڈا کی تیاری کی کوشش ترک کر دی گئی بھارت کشمیر پر بات چیت کرنے کی ہٹ دھرمی پر ڈٹا رہا اور پاکستان نے تصفیہ کشمیر کے بغیر کوئی اور معاہدہ کرنے سے انکار کر دیا کوسیگن نے اپنی کوششیں جاری رکھیں شاستری کوسیگن کے اصرار پر مسئلہ کشمیر پر غیر رسمی بات چیت پر آمادہ ہو گئے۔

۸ جنوری کو پاکستان نے بھارت کی طرف سے جنگ نہ کرنے کے معاہدے کی پیش کش کو مسترد کر دیا۔ ایوب شاستری ملاقات نہ ہو سکی۔ سردار سورن سنگھ نے اعتراف کیا کہ دونوں رہنماؤں میں جو مذاکرات ہوئے ان کا موضوع کشمیر تھا مشترکہ اعلان کے سوال پر بھی اختلاف پیدا ہوا۔

۹ جنوری کو پاکستان نے بھارت کا پیش کردہ اعلانیہ مسترد کر دیا کہ اس میں کشمیر کا کوئی ذکر نہ تھا۔

اسی روز تاشقند کانفرنس کی ناکامی کا اعلان کر دیا گیا لیکن روسی وزیراعظم نے جب اپنا مشن ناکام ہوتے دیکھا تو دونوں رہنماؤں پر دباؤ ڈالا کہ وہ اپنے اپنے رویئے اور موقف میں لچک پیدا کریں اور کسی نتیجے پر پہنچیں۔ روسی وزیراعظم کے کہنے پر دونوں رہنما کسی نتیجے پر پہنچنے کے لئے مجبور ہو گئے چنانچہ انہوں نے ازسرنو اس مسئلے پر بحث کی اور اس طرح وزیراعظم روس کی کوششوں سے پاکستان اور بھارت کے مابین ۱۰ جنوری ۱۹۶۶ء کو معاہدہ طے پا گیا۔

معاہدۂ تاشقند

بھارت اور پاکستان کے نو نکاتی مشترکہ اعلان تاشقند کی اہم خصوصیات یہ تھیں :۔

۱۔ صدر پاکستان اور بھارتی وزیراعظم نے جموں و کشمیر کے مسئلہ پر بات چیت کی اور دونوں نے اپنا اپنا نقطہ نظر بیان کیا۔

۲۔ دونوں نے اتفاق کیا کہ دونوں ملکوں کے ہائی کمشنر اپنا اپنا منصب سنبھال لیں اور سفارتی تعلقات بحال کر لئے جائیں۔

۳۔ دونوں لیڈروں نے اتفاق کیا کہ دونوں ملک اپنی اپنی فوجیں ۲۵ فروری ۱۹۶۶ء تک ان مقامات پر لے آئیں جہاں وہ ۵ اگست سے پہلے تھیں۔

۴۔ طرفین نے اس کا اقرار کیا کہ وہ تمام تنازعات کو حل کرنے کے لئے اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق طاقت کا استعمال نہیں کریں گے بلکہ پرامن طور پر حل کریں گے۔

۵۔ مواصلات، ثقافتی تبادلوں اور اقتصادی و تجارتی تعلقات کی بحالی کے لئے اقدامات پر غور کرنے کے لئے اتفاق رائے ہوا۔ جنگی قیدیوں کے تبادلے نیز دونوں ملکوں کے درمیان موجودہ سمجھوتوں پر عمل درآمد کرنے پر اتفاق کیا گیا۔

۶۔ طرفین نے ایسی فضا پیدا کرنے پر اتفاق کیا جس میں عوام ترک وطن کرنے پر مجبور نہ ہوں۔

۷۔ مہاجرین کے ترکوں اور ضبط شدہ جائیداد اور سرمائے کی واپسی کے بارے میں دونوں ملک بات چیت جاری رکھیں گے۔

۸۔ طرفین نے فیصلہ کیا کہ ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈہ بند کر دیا جائے۔

۹۔ صدر اور وزیراعظم نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اعلیٰ و ادنیٰ سطحوں پر باہمی امور طے کرنے کے لئے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہے۔

۱۰۔ طرفین نے اس ضرورت کو تسلیم کیا کہ پاکستان اور بھارت کی ایسی مشترکہ ...یز قائم کی

جائیں جو دونوں حکومتوں کو آئندہ اقدامات تجویز کریں گی۔

۱۱۔ طرفین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ تعلقات اسی اصول کی بنیاد پر قائم ہوں کہ دونوں ملک ایک دوسرے کے داخلی امور میں مداخلت نہ کریں۔

۱۲۔ صدر ایوب اور مسٹر شاستری نے اتفاق کیا کہ دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کو ترقی دی جائے۔

صدر پاکستان محمد ایوب خاں، وزیراعظم بھارت لال بہادر شاستری نے روسی رہنماؤں، روسی حکومت اور ذاتی طور پر روس کی وزارتی کونسل کے چیئرمین کا شکریہ ادا کیا اور ان کے لئے گہری پسندیدگی کا اظہار کیا۔ دونوں سربراہوں نے موجودہ ملاقات میں جو باہمی طور پر اطمینان بخش تھی اپنے خیر مقدم اور فیاضانہ مہمان نوازی کے لئے ازبکستان کی حکومت اور عوام کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اس اعلان پر صدر ایوب، وزیراعظم بھارت لال بہادر شاستری اور وزیراعظم کوسیگن نے دستخط کئے۔

معاہدہ تاشقند پر عالمی اور قومی رد عمل

☆ بی بی سی نے اعلان تاشقند پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ اعلان روس کی بہت بڑی کامیابی ہے جس نے تاشقند کانفرنس کو ناکام ہونے سے بچالیا کیونکہ فریقین اپنے اپنے موقف پر سختی سے ڈٹے ہوئے تھے۔

☆ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے اعلان تاشقند کا خیر مقدم کیا تاہم اسے محدود کامیابی قرار دیا۔

☆ بھارت کے معمر سیاست دان اور سابق گورنر مسٹر راجگوپال اچاری نے کہا کہ جہاں تک جنگ نہ کرنے کے معاہدے کا تعلق ہے ایسا معاہدہ اس وقت تک کوئی حیثیت نہیں رکھتا جب تک فریقین خیر سگالی اور دوستی کے صحیح جذبات سے عاری ہوں لیکن دور حاضر میں تو جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

☆ اگرچہ انہوں نے ابھی تک اس اعلانیہ کا پورا مطالعہ نہیں کیا لیکن انہیں اس سے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ سلامتی کونسل نے مسلح افواج کی واپسی کے لئے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اگرچہ یہ آسان کام نہیں ہے لیکن تاشقند میں افواج کی واپسی کی حد تک مفاہمت یقیناً قابل اطمینان ہے۔

(مسٹر ولسن وزیراعظم برطانیہ)

☆ دونوں ملکوں میں کشیدگی کم کرنے سے متعلق جو مفاہمت بھی ہو امریکہ اس کا خیر مقدم کرے گا۔ (لنڈن بی جانسن صدر امریکہ)

☆ معاہدہ تاشقند سے دونوں ملکوں کے تمام تنازعات کے آخری حل میں مدد ملے گی اور برصغیر میں پائیدار امن قائم ہو جائے گا۔

(تیونس کے صدر حبیب بورقیبہ)

☆ مجھے امید ہے کہ یہ تاریخی دستاویز دونوں ملکوں کے مابین خوشگوار تعلقات اور دوستی کو فروغ دینے کی بنیاد ثابت ہو گی اور اس سے نہ صرف پاکستان اور بھارت بلکہ روس و پاکستان نیز روس اور بھارت کے درمیان اچھے تعلقات بڑھانے میں مدد دے گی۔

(الیکسی کوسیگن وزیراعظم روس)

☆ اعلان سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہت واضح اور صاف نتائج حاصل ہوئے ہیں جن میں سب سے اہم یہ ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان پرامن تعلقات بحال کرنے کے لئے ٹھوس قدم اٹھائے جائیں گے۔

(لال بہادر شاستری وزیراعظم بھارت)

قومی رہنماؤں کے تبصرے

☆ اعلان تاشقند پاک بھارت تعلقات کی راہ میں ایک سنگ میل ثابت ہو گا اور یہ اعلان وہ راہ بتاتا ہے جس پر اس برصغیر کے ۶۰ کروڑ عوام کی بہبود کا دارومدار ہے یہ اس احساس کا نتیجہ ہے کہ دونوں ملک جو جغرافیائی لحاظ سے اتنے قریب اور ایک دوسرے کے اتنے حاجت مند ہیں۔ وہ حقیقی تعاون اور دوستی کے علاوہ کسی راستہ پر چل ہی نہیں سکتے۔ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر تاشقند کانفرنس کا جذبہ برقرار رکھا گیا تو کوئی مسئلہ بھی ایسا نہیں ہے جو باہمی بات چیت اور مشترکہ کوششوں سے حل نہ ہو سکے اور ان میں مسئلہ کشمیر، مشترکہ دریاؤں کا پانی اور اقلیتوں کے تحفظ کے تمام مسائل شامل ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس معاہدہ پر نیک نیتی سے عمل کیا جائے اور پورا کیا جائے اگرچہ معاہدوں سے انحراف کرنے والوں کی کمی نہیں ہے۔

(سابق وزیر خارجہ حمید الحق چودھری پاکستان آبزرور ۱۲ جنوری ۱۹۶۶ء)

☆ پاکستان اور بھارت کے درمیان مستقل امن قائم کرنے کی غرض سے نو نکاتی اعلان تاشقند بظاہر دونوں ملکوں کے تمام بڑے بڑے مسائل حل کرنے کی راہ ہموار کرتا ہے۔ اس اعلان پر عمل درآمد دونوں ملکوں کے لاکھوں عوام کی بھلائی پر منتج ہو گا اور یہ دونوں ملکوں کے چھوٹے بڑے مسائل کو مخلصانہ طور پر طے کرنے کا پیش خیمہ ثابت ہو گا۔

(نورالامین قائد حزب اختلاف اور چیئرمین قومی جمہوری محاذ)

(پاکستان ٹائمز ۱۲ جنوری ۱۹۶۶ء)

☆ اعلان تاشقند امن کے لئے راہ ہموار کرتا ہے اور یہ ایشیاء کے دو عظیم ہمسایوں کے درمیان مفاہمت کے بڑے بڑے راستے کھول دے گا۔

(مولوی فرید احمد)

☆ اگر اعلان تاشقند پر پاکستان اور بھارت کی حکومت پوری طرح عمل کریں تو یہ یقینی طور پر اچھے تعلقات کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے اور مسئلہ کشمیر کے جلد از جلد اور یقینی حل کی فضا سازگار کر سکتا ہے وہ حزب اختلاف کے اسی اصول سے متفق نہیں ہیں کہ حکومت کی بروقت اور ہر بات پر مخالفت کی جائے۔

(محمود الحق عثمانی جنرل سیکرٹری
(پاکستان نیشنل عوامی پارٹی)

☆ پاکستان نے مسئلہ کشمیر پر گفت و شنید کرنے پر رضامند ہو کر اپنے موقف سے کوئی سودا نہیں کیا ہے اور نہ اپنے موقف سے ہٹا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اب اس تنازعہ کے منصفانہ حل کے سلسلے میں روس کا تعلق براہ راست ہو گیا ہے جس سے توقع کی جا سکتی ہے کہ اس کا پرامن حل ممکن ہے۔

(چودھری فضل الٰہی سینئر ڈپٹی اسپیکر قومی اسمبلی

☆ اعلان تاشقند مسئلہ کشمیر کے پرامن تصفیہ پر زور دیتا ہے اور پاکستانی قوم بھارت یا کسی دوسرے ملک سے جنگ کی خواہش مند نہیں ہے۔

(میاں عارف افتخار رکن قومی اسمبلی

☆ حکومت نے تنازعہ کشمیر کے حل کے سلسلے میں اعلان تاشقند کے ذریعہ جو موقف اختیار کیا ہے اس سے میں ابھی تک لاواقف ہوں اگر اعلان تاشقند سے پاکستانی عوام اور کشمیری نمائندے مطمئن نہیں ہیں تو اس کا ناکام ہو جانا یقینی ہے۔

(مولانا عبدالحمید خاں بھاشانی)

☆ اعلان تاشقند کشمیر کے تصفیے کے لئے ایک اہم اقدام ہے اس اعلان کے بعد اقوام متحدہ نے دونوں ملکوں کے درمیان جو جنگ بند کرائی ہے وہ بھی مستحکم ہو گئی ہے۔

(بیگم جی اے خان رکن قومی اسمبلی

☆ اس کانفرنس (تاشقند) میں جو نکات طے ہوئے ہیں ان کی بعض مدات سے بھی بعض لوگوں میں اضطراب پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن صدر ایوب اور مسٹر بھٹو کی وضاحت کے بعد یہ

خلش دور ہو گئی ہے۔ (مولانا عبدالحامد بدایونی)

(صدر جمیت علمائے پاکستان)

☆ یہ اعلان دونوں ملکوں کے درمیان خیر سگالی کا موجب بنے گا اور تنازعہ کشمیر کا پر امن تصفیہ کرنے کے لئے یہ اعلان ایک اہم اقدام ہے۔

(پرشوتم داس جنرل سیکرٹری اچھوت ایسوسی ایشن)

☆ یہ اعلان پاکستان اور بھارت کے درمیان ہمسائیگی کے بہتر تعلقات کے قیام کے سلسلے میں خوش آئند اور اچھی ابتداء ہے۔ تاشقند کانفرنس سے دونوں ملکوں میں کشیدگی کم کرنے میں کافی مدد ملے گی۔

(صدر ایوب)

☆ کونسل مسلم لیگ کے رہنماؤں سردار شوکت حیات' چودھری محمد حسین چٹھہ' خواجہ محمد صفدر اور مسٹر منظر بشیر نے کہا کہ اعلان تاشقند میں کشمیر کے متعلق پاکستان کے موقف کی پذیرائی نہیں ہوئی۔

حکومت آزاد کشمیر کے سابق صدر کے ایچ خورشید نے کہا کہ اعلان تاشقند کشمیر کی گتھی سلجھانے میں کوئی مدد نہیں کر سکتا۔

ائر مارشل ریٹائرڈ اصغر خاں نے اپنی کتاب "دی فرسٹ راؤنڈ" میں یہ انکشاف کیا ہے کہ :-

"ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں پر اس اعلان کے جو متضاد اثرات ہوئے وہ ان کے چہروں سے عیاں تھے۔ ہندوستانی مسرور اور متبسم تھے۔ اور اس کے برعکس پاکستانی نمائندے سب کے سب اداس اور مایوس نظر آ رہے تھے۔ اگر یہ اظہار فریقین کے جذبات اور ردعمل کا صحیح آئینہ دار تھا تو اعلان تاشقند پاکستان کی طرف سے اعتراف شکست تھا ۔۔۔۔ پاکستانی نمائندوں کے برعکس شاستری کھلے جا رہے تھے اور چہک رہے تھے۔ ہندوستانی وفد کے دوسرے رکن سارے کمرے پر چھائے ہوئے تھے اور جو سامنے آتا اس سے جھٹ مصافحہ کر لیتے ان کے سرور و انبساط کا یہ عالم تھا کہ گویا ہندوستان نے بین الاقوامی ہاکی میں پاکستان کو شکست دی ہے۔ اسی بناء پر صدر ایوب نے عوام کے نام اپنے خطاب میں اعلان تاشقند کو پاکستان کے لئے مفید قرار دیا تھا تاکہ قوم بالکل ہی مایوس نہ ہو جائے"۔

معاہدہ تاشقند کے بارے میں صدر پاکستان کا قوم سے خطاب

اس مہینے (جنوری ۱۹۶۶ء) کی ۴ تاریخ کو میں بھارت کے وزیر اعظم مسٹر شاستری سے ملنے کے لئے تاشقند گیا تھا میں آپ پر اس تاریخی ملاقات کا پس منظر واضح کرنا چاہتا ہوں :-

"جب ہم دونوں ملکوں کی افواج کی آزاد کشمیر میں جھڑپیں ہوئیں اور معاملات نے سنگین صورت اختیار کر لی تو روس کے وزیر اعظم کوسیگن نے دونوں ملکوں کے سربراہوں کو تاشقند آنے کی دعوت دی تاکہ وہ ہمیں اپنے اختلافات کو پرامن اور عزت مندانہ طور سے حل کرنے کا موقع فراہم کریں"۔

ہمیں روس کا دعوت نامہ ۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ملا تھا اس لئے دو روز بعد بھارت نے ہماری مقدس سرزمین پر حملہ کر دیا بعد ازاں جو حالات رونما ہوئے آپ سب کو معلوم ہیں۔ ساری قوم فرد واحد کی طرح اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کٹھن آزمائش سے نہایت شاندار طور پر عہدہ برآ ہوئی۔ ہماری مسلح افواج نیز شہری عوام کے بہادرانہ کارنامے ہماری تاریخ میں ہمیشہ تحسین کی نظر سے دیکھے جائیں گے۔

ہمارا ہمیشہ سے یہ نظریہ رہا ہے کہ ممالک کو اپنے اختلافات امن و انصاف کی بناء پر طے کرنا چاہئیں۔ ہم ساری دنیا میں امن چاہتے ہیں اور اقوام متحدہ کا رکن ہونے کی حیثیت سے ہم نے یہ ذمہ داری قبول کی ہے کہ اپنے اختلافات کو طاقت سے نہیں بلکہ پرامن طور پر باہمی مفاہمت سے طے کیا جائے۔

جہاں تک بھارت اور پاکستان کے اختلافات کا تعلق ہے ہم نے ہمیشہ یہی بات کہی ہے کہ اس کش مکش کا بنیادی سبب جموں و کشمیر کا تنازعہ ہے اور اس بارے میں سلامتی کونسل کی تاریخی قرارداد موجود ہے جس کے مطابق جموں و کشمیر کے عوام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ آزادی سے اس بات کا فیصلہ کریں کہ وہ پاکستان کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں یا بھارت کے ساتھ۔ بھارت بھی اس قرارداد کو تسلیم کر چکا ہے اور اس نے اقوام متحدہ سے عہد کیا ہے کہ وہ ریاست کے لوگوں کو اپنے مستقبل کا آزادانہ فیصلہ کرنے کا حق عطا کرے گا۔

پورے اٹھارہ سال سے ہم برابر کوشش کر رہے ہیں کہ بھارت اپنا وعدہ پورا کرے لیکن بدقسمتی سے اس نے اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لئے کوئی قدم نہ اٹھایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جموں و کشمیر کے عوام نے کھلم کھلا بغاوت کر دی اور جب بھارتی فوجوں نے آزاد کشمیر کے علاقے پر بار بار حملے شروع کئے تو پاکستان کی افواج کو اس کے سوا کوئی چارہ ہی نہ تھا کہ وہ جموں و کشمیر کے عوام کی مدد کے لئے میدان میں آئیں اس وجہ سے دونوں ملکوں میں جو جنگ ہوئی اس سے دنیا پر پوری طرح واضح ہو گیا کہ جب تک مسئلہ کشمیر طے نہیں کیا جائے گا بھارت اور پاکستان کے مابین امن قائم نہیں ہو گا۔

سلامتی کونسل کی ۲۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کی قرارداد میں فائر بندی اور فوجوں کی واپسی طے پائی اور یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ فوجوں کی واپسی کے بعد سلامتی کونسل جموں و کشمیر کے بنیادی مسئلے کو حل

کرنے کے لئے قدم اٹھائے گی۔ اس قرارداد میں یہ توقع بھی ظاہر کی گئی تھی کہ جب تک فوجوں کی واپسی کی کارروائی مکمل نہ ہو جائے تو دونوں ملک آپس میں اس قضیے کو طے کرنے کی کوشش کریں گے۔

تاشقند میں بھارت کے آنجہانی وزیراعظم لال بہادر شاستری سے ملاقات اسی کوشش کی جانب قدم تھا روسی حکومت اور وزیراعظم نے مذاکرات کو کامیاب بنانے کی سرتوڑ کوشش کی روسی عوام اور ان کے سربراہوں نے ہمارا بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا اور دونوں ملکوں میں بات چیت کے دوران آخری وقت تک غیر جانبداری برقرار رکھی جس کے لئے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

بھارت کے آنجہانی وزیراعظم شاستری یہ چاہتے تھے کہ بھارت کے ساتھ جنگ نہ کرنے کے معاہدہ پر دستخط کر دیں لیکن ہم نے ان پر واضح کر دیا کہ ہم کبھی ایسے معاہدے پر دستخط نہیں کریں گے تاوقتیکہ تنازعہ جموں و کشمیر کا باعزت اور منصفانہ طور پر فیصلہ نہ ہو جائے۔ البتہ ہم منشور اقوام متحدہ کے تحت اپنی اسی ذمہ داری کا دوبارہ اقرار کرنے کو تیار ہیں کہ قومیں اس وقت تک طاقت کا استعمال نہیں کریں گی جب تک وہ پرامن فیصلہ نہ کر لیں۔ ہم نے بھارت کے وزیراعظم کو بھی ذہن نشین کرانے کی کوشش کی کہ پاکستان اور بھارت کے عوام کا مستقبل برصغیر میں امن قائم ہونے پر موقوف ہے اور یہ امن کبھی پائیدار نہیں ہو سکتا جب تک کہ مسئلہ کشمیر کو مصالحانہ طور پر حل نہ کیا جائے۔ اگر اس قضیے کو طے نہ کیا گیا تو دونوں ملک اپنی جنگی تیاریاں جاری رکھیں گے۔ تاشقند کی بات چیت میں مجھے یہ اندازہ ہوا کہ آنجہانی وزیراعظم مسٹر شاستری بھی میرے ہم خیال ہیں لیکن وہ جانتے تھے کہ پہلے دونوں ملکوں کے تعلقات کو معمول پر لایا جائے اور پھر بنیادی مسئلہ سے نمٹنے پر توجہ دی جائے ہم نے ایک دوسرے پر اپنے نقطہ نظر ظاہر کئے بدقسمتی سے کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکے جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے ہم اس بات پر قائم رہے کہ بنیادی مسئلہ جموں و کشمیر کا تنازعہ ہے اور جب تک اسے طے نہ کیا جائے بھارت اور پاکستان کے درمیان امن قائم نہیں ہو سکتا۔ یا یہ بھارت کا داخلی معاملہ ہے جموں و کشمیر کے عوام کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق ہے اور ہم اس ناقابل انکار حق کی برابر تائید کرتے رہیں گے۔ میں آپ کو اعلان تاشقند کی مختلف دفعات کے اس پس منظر میں دیکھنے کی دعوت دیتا ہوں اس اعلان سے کشمیر کے متعلق ہماری قومی موقف میں کوئی فرق نہیں آیا اور نہ اسے کوئی نقصان ہی پہنچا ہے کشمیری عوام کا یہ حق برابر سلامت ہے کہ وہ اپنے مستقبل کا فیصلہ آپ کریں۔

مجھے امید ہے کہ اس اعلان سے قضیہ کشمیر کو حل کرنے کے لئے نئے راستے کھل

جائیں گے ۔ سب سے پہلے تو ہم اس مسئلہ پر بھارت کے نمائندوں سے بات چیت کریں گے اور پھر فوجوں کی واپسی اور سلامتی کونسل بھی اس تنازعہ کو طے کرنے کی تدابیر پر غور کر سکے گی۔ علاوہ ازیں روسی حکومت نے اس قضیئے کو طے کرنے میں جو دلچسپی ظاہر کی ہے وہ بھی اس کام میں آسانی پیدا کرے گی۔

میں آپ سے التماس کرتا ہوں کہ آپ امن قائم کرنے میں بھی اسی طرح اولوالعزمی اور نظم و ضبط کا ثبوت دیں جس طرح آپ نے گزشتہ جنگ میں فتح حاصل کرنے میں دیا ہے اس زمانے میں آپ نے جو قربانیاں دی ہیں انہوں نے دلوں پر انمٹ نقوش چھوڑے ہیں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی کوئی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی۔

آپ کی حکومت نے جو قدم بھی اٹھایا ہے یا اٹھا رہی ہے آپ ہی کی بھلائی کے لئے ہے ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے تنازعہ کا عدل و انصاف سے فیصلہ کرنے کی کوشش کی جائے گی اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اس کوشش سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

اس پر اسی صورت میں عمل درآمد ممکن ہے کہ اگر ہم اپنی جانب سے اعلان تاشقند کو مکمل طور پر عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں مجھے یقین ہے کہ حکومت قیام امن کے لئے جو کوششیں کر رہی ہے قوم اسے کامیاب بنانے میں مدد دے گی اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی تو اس کے مقاصد یہ نہیں ہوں گے کہ ہم کبھی اپنے قومی مفادات سے بے پرواہ ہوں گے یا ملک کی حفاظت سے قاصر ہوں گے یہ کام تو ہمیں بہر حال کرنا ہو گا۔

اعلان تاشقند کو ملک کے کئی حصوں میں سراہا گیا ہے لیکن بعض لوگ اس سے غیر مطمئن ہیں مجھے ان کے وسوسوں کا پوری طرح علم ہے اور میں ان احساسات کی قدر کرتا ہوں جن سے یہ وسوسے پیدا ہوتے ہیں ۔ ظاہر ہے کہ اگر تاشقند میں مسئلہ کشمیر باعزت طور پر طے ہو جاتا تو آپ اس کا خیر مقدم کرتے لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اتنے الجھے ہوئے مسائل اتنی آسانی سے حل نہیں ہوا کرتے اور انہیں حل کرنے کے لئے حالات کے مطابق مختلف طریقے اختیار کرنے پڑتے ہیں ۔ شاید کچھ لوگ ایسے ہوں جو آپ کے جذبات سے فائدہ اٹھائیں اور آپ کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں وہ آپ اور ہم سے زیادہ محب وطن نہیں اور فی الحقیقت خود غرضی کے باعث اپنے ہی فائدے کی سوچ رہے ہیں ۔ آپ کو ان کے ہتھکنڈوں سے آگاہ ہونا چاہئے آپ کو اپنے یقین میں مضبوط اور نظم و ضبط میں استوار ہونا چاہئے ہماری آزمائش کی گھڑی ابھی ختم نہیں ہوئی ہے ہم خدا تعالیٰ کے حضور اپنا سر جھکائیں اور اپنے عزم و ارادہ کو مضبوط کرنے کی دعا مانگیں ۔ پاکستان پائندہ باد!

باب نمبر ۱۲

فوجوں کی واپسی کا معاہدہ

پاکستان اور بھارت کے مابین معاہدہ تاشقند کے بعد دونوں ملکوں کے فوجی کمانڈروں کا ایک اجلاس نئی دہلی میں منعقد ہوا اجلاس میں پاکستان کی نمائندگی پاک فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے اور بھارتی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل جویانتو ناتھ چودھری نے کی۔

مذاکرات کے دو گھنٹے تک جاری رہنے کے بعد ۲۲ جنوری ۱۹۶۵ء کو دونوں ملکوں کے مابین فوجوں کی واپسی کا معاہدہ طے پا گیا۔

معاہدے میں کہا گیا تھا کہ :۔

۱۔ دونوں فوجی سربراہوں نے سرحدوں کے ساتھ ساتھ فوجوں کی واپسی کا ایک متفقہ منصوبہ تیار کر لیا ہے۔

۲۔ مشرقی اور مغربی دونوں سیکٹروں میں کشیدگی کی کمی کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے۔

۳۔ دونوں ملکوں کی فوجیں اپنی موجودہ پوزیشنوں سے پیچھے ہٹ جائیں گی۔

۴۔ فوجوں کی واپسی ۲۵ جنوری سے شروع ہو کر ۲۵ فروری تک مکمل ہو گی۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگی قیدیوں کے پہلے تبادلے میں تین پاکستانی ہوابازوں کے مقابلے میں سات بھارتی ہواباز واپس کئے گئے (۲۴ جنوری ۱۹۶۶ء) پاک فضائیہ کا فوکر فرینڈشپ ان قیدیوں کو بھارت لے کر گیا۔

پاک بھارت فوجوں کی واپسی

۲۵ جنوری ۱۹۶۶ء کو پاکستانی علاقہ سے بھارتی فوجوں کی واپسی شروع ہو گئی۔ ۲۹ جنوری کو پاکستان اور بھارت کے درمیان لاہور میں مسلح افراد کی واپسی کے بارے میں آخری دستاویز پر دونوں ملکوں کے فوجی نمائندوں کے دستخط ہو گئے ـــــ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے خاص نمائندے جنرل تولیو بار مبیو نے اجلاس کی صدارت کی۔ بھارت کی نمائندگی ویسٹرن آرمڈ کور کے کمانڈر جی او سی جنرل لہر بخش سنگھ اور ویسٹرن کمانڈ کے سٹاف آرمز کرنل ٹی ایس پارے نے کی۔ پاکستان کی جانب سے پہلی کور کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا اور ملٹری آپریشنز کے ڈائریکٹر بریگیڈیئر گل حسن نے کی۔ اس قسم کا پہلا اجلاس تین جنوری ۱۹۶۶ء کو لاہور میں جنرل ماربیو کی صدارت میں ہوا بعد میں ۶۔ ۱۵، ۲۵ اور ۲۹ جنوری کو باری باری امرتسر اور لاہور میں اجلاس ہوئے۔

معاہدے کے تحت

(۱) فریقین نے دونوں افواج کے سربراہوں کی ملاقات میں طے پانے والے منصوبے کو معاہدے میں شامل کرنے اور مشترکہ اجلاس میں طے پانے والے بنیادی ضوابط کے ساتھ منسلک کر دینے پر اتفاق کیا۔

(۲) معاہدے کی شق نمبر ۷ میں کہا گیا تھا کہ اگر کسی معاملے میں اختلاف ہو تو وہ پاکستان کے کمانڈر انچیف اور بھارت کے چیف آف آرمی سٹاف کے سامنے ان کے مشترکہ فیصلے کے لئے پیش کیا جائے گا اگر پھر بھی معاملہ طے نہ ہو سکے تو پھر جنرل ماریبو کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔

قیدیوں کا تبادلہ

۲ فروری ۱۹۶۶ء کو بھارت اور پاکستان کے درمیان حسینی والا ہیڈورکس پر قیدیوں کے پہلے دستے کا تبادلہ ہوا پاکستان نے بھارت سے اپنے ۱۵۵ افسر، ۱۴ جونیئر کمیشنڈ آفیسر اور ۵۲۵ جوان حاصل کئے اور ۱۳۲ افسر، ۲۰ جونیئر کمیشنڈ آفیسر اور ۵۴۱ جوان بھارت کے حوالے کئے۔ پاکستان نے اپنے ۱۹ بیمار اور زخمی قیدی بھی وصول کئے اور بھارت کو ۱۲ بیمار و زخمی قیدی دیئے۔ ۲۵ فروری کو دونوں ممالک کی فوجیں ۱۵ اگست ۱۹۶۵ء کی جگہ پر آ گئیں اور اس طرح پاک بھارت جنگ کا آخری مرحلہ بھی اپنے اختتام کو پہنچا۔

باب نمبر ۱۳

۱۷ روزہ جنگ میں کیا کھویا کیا پایا؟

بھارت کو پاکستان سے جنگ کرنے میں کیا نقصان اٹھانا پڑا اس کی تفصیل یہ ہے :-

ہماری مسلح افواج نے دشمن کے ایک ہزار چھ سو سترہ مربع میل علاقے پر قبضہ کیا اس کے مقابلے میں بھارت نے پاکستان کے صرف چار سو چھیالیس مربع میل علاقے پر قبضہ کیا۔

جنگ میں دشمن کے سات ہزار سے زائد فوجی افسر اور جوان مارے گئے اس کے برعکس پاکستان کے ۸۳۰ فوجی شہید ہوئے۔

فضائی جنگ میں پاکستان کے صرف ۱۴ طیارے ضائع ہوئے یا انہیں نقصان پہنچا۔ اس کے مقابلے میں پاکستانی فضائیہ نے دشمن کے ۱۱۵ طیارے تباہ کئے۔

۱۷ دنوں میں مغربی پاکستان کے مختلف مقامات پر شہری آبادی پر بھارتی فضائیہ کی بمباری سے ۴۳۱ افراد شہید ہوئے جبکہ زخمی ہونے والوں کی تعداد ۳۷۶ تھی۔

مقبوضہ علاقے

پاک بھارت جنگ کے دوران بھارت اور پاکستان نے ایک دوسرے کے جو علاقے فتح کئے ان کی تفصیل یہ ہے :-

پاکستان کے قبضہ میں بھارتی علاقہ

۱۔ کشمیر اکھنور سیکٹر	سب سیکٹر	۴۳۰ مربع میل اس سیکٹر میں ۱۲ سے ۱۴ میل دور تک پاک افواج نے پیش قدمی کی۔
۲۔ لاہور سیالکوٹ	لاہور	ایک مربع میل
۳۔ لاہور سیالکوٹ	کھیم کرن	۳۶ مربع میل
۴۔ لاہور سیالکوٹ	سلیمانکی فاضلکا	۴۰ مربع میل
۵۔ راجستھان میر پور خاص		۱۲۰۰ مربع میل اس سیکٹر میں پاک فوج نے بیس تا ۲۵ میل پیش قدمی کی۔

میزان ۱۶۱۷ مربع میل

بھارت کے قبضہ میں پاکستانی علاقہ

سیکٹر	سب سیکٹر	علاقہ
۱۔ کشمیر کارگل	”	۱۰ مربع میل
۲۔ کشمیر ٹیٹوال	”	۲ مربع میل

۳۔ کشمیر اوڑی	پونچھ	۱۷۰ مربع میل
۴۔ لاہور سیالکوٹ	لاہور	۱۴۰ مربع میل
۵۔ لاہور سیالکوٹ	لاہور	۱۰۰ مربع میل
۶۔ راجستھان میرپور	"	۲۴ مربع میل

میزان ۴۴۶ مربع میل

لاہور سیکٹر کا ایک لاکھ بیس ہزار اور چار سو چھیاسی ایکڑ زرعی رقبہ متاثر ہوا۔ سیالکوٹ سیکٹر کا ۲ لاکھ ۴ ہزار ایکڑ اراضی متاثر ہوئی۔

لاہور اور سیالکوٹ سیکٹر کے ۵۱۵ گاؤں متاثر ہوئے جن میں سے چار سو کا تعلق سیالکوٹ سیکٹر سے تھا۔

۳۰۰ ٹیوب ویل اور چار ہزار ۵۰۰ کنویں تباہ ہوئے۔

چار لاکھ افراد بے گھر ہوئے۔

پاکستان نے ۱۱۵۸ اور بھارت نے ۷۳۹ جنگی قیدی واپس کئے۔

باب نمبر ۱۴

پاک بھارت جنگ کے اثرات

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کی وجہ سے پاکستان کے تمام شعبوں کی کارکردگی پر اثر پڑا، جنگ سے قبل ہی اتحاد پارہ پارہ تھا جنگ میں قوم نے یکجہتی کا ثبوت فراہم کر کے پاکستان کی مسلح افواج کے حوصلے بلند کئے عوام نے محاذوں پر ان کے لئے کھانا مہیا کیا۔ ضروریات زندگی مہیا کیں حتیٰ کہ اسلحہ کی گاڑیوں کو لوڈ ان لوڈ کرنے میں بھی مدد دی۔ یہ ایک ایسا جذبہ تھا جو قابل ستائش بھی تھا اور آئندہ نسلوں کے لئے ایک سبق بھی۔ جن شعبوں میں پاک بھارت جنگ کے اثرات مرتب ہوئے ان کی مختصر روداد یہ ہے۔

اقتصادی حالت پر اثر

جنگ کی وجہ سے پاکستان کی اقتصادی حالت پر بھی برا اثر پڑا کیونکہ اس کے دفاعی اخراجات میں بھی بے پناہ اضافہ ہوگیا تھا اور چونکہ لڑائی کے آغاز پر امریکہ نے پاکستان کی فوجی امداد بند کر دی تھی اس لئے پاکستان کو دفاعی ساز و سامان کے زرمبادلہ کے اخراجات میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔ نیز غیر ملکی امداد میں عارضی تعطل اور امریکی امداد بند ہو جانے سے ادائیگیوں کے توازن اور غیر ملکی زرمبادلہ کے محفوظ سرمایہ پر بہت ہی برا اثر پڑا دفاعی اخراجات میں زیادتی کے باعث جنگ کے بعد روزمرہ اشیاء کی قیمتوں کی سطح اچانک بلند ہو گئی۔

مسئلہ کشمیر سے آگاہی

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ سے قبل بھارت ہمیشہ یہ دعویٰ کرتا رہا کہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے نیز کشمیر کا معاملہ داخل دفتر ہو چکا ہے اور اس کے عوام بھارت کے ساتھ الحاق کر چکے ہیں۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں بھارت کے اس جھوٹ کی قلعی کھل گئی اور دنیا بھر سے آئے ہوئے صحافیوں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ بھارت نے مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کو زبردستی اپنا غلام بنا رکھا ہے انہوں نے جب اپنے اپنے ممالک کو کشمیر کے بارے میں اصل حقائق سے آگاہ کیا تو انہیں مسئلہ کشمیر کو سمجھنے میں بڑی مدد ملی اور دنیا بھر کے ممالک نے مقبوضہ کشمیر کے عوام کے حق خودارادیت کو تسلیم کر لیا۔

عوام کا کردار

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ سے پہلے قوم میں بے اطمینانی، بے یقینی، انتشار اور اضطراب پایا جاتا تھا۔ جنگ شروع ہوتے ہی دفعتاً قوم میں ایسا اتحاد قائم ہوا کہ اس سے قبل جس کی مثال نہیں ملتی۔ جنگ کے دوران یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ محاذ پر جو سامان ٹرکوں میں بھیجا

جاتا اسے لادنے اور اتارنے میں شہری مدد دیتے ۔ اپنے فوجی بھائیوں کے لئے شہر سے ہزاروں دیگیں پکا کر محاذوں پر پہنچائی جاتیں ۔

زخمیوں کے لئے طبی کیمپ قائم کئے گئے ، اور انہیں خون بھی مہیا کیا گیا ۔

جنگ میں عوام کا سیاسی شعور بھی بیدار ہوا اور انہوں نے پہلی بار اپنے دوست اور دشمن ممالک کے مابین فرق محسوس کیا نیز دنیا کی وہی اقوام اپنی آزادی کو برقرار رکھ سکتی ہیں جو خون کی ندیاں مسکراتے ہوئے بہا دیں ۔ چونکہ جنگ کے سبب دنیا کی مختلف اقوام کے رویئے میں تبدیلی آئی تھیں ۔ اس لئے پاکستانی عوام پر اس کا اثر پڑنا ایک قدرتی سی بات تھی اور انہیں یہ معلوم ہوا کہ آزاد قوم کے افراد کو اقوام عالم کے افراد اور ان کی حکومتیں کن خصوصیتوں کی بناء پر تولا اور پرکھا کرتی ہیں ۔ نتیجتہ ۱۹۶۵ء کی جنگ نے پاکستان کے بین الاقوامی وقار کو ایک زندہ اور آزاد قوم کے اعتبار سے مضبوط کیا ۔

عوام نے ان تمام رسوم اور تقریبات کو روکے رکھا جن میں دولت محض نمود کے لئے خرچ کی جاتی تھی ۔ جب حکومت کی طرف سے خون دینے کی اپیل کی گئی تو پاکستان کے عوام نے اپنے فوجی بھائیوں کے لئے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے خون دیا ۔ خون دینے والوں کا جذبہ اس قدر زیادہ تھا کہ ہسپتالوں میں ان کی لائنیں لگی ہوئی تھیں اور ہر ایک کی زبان پر ایک ہی لفظ تھا یعنی پہلے میرا خون لے لیا جائے ۔ اور شام تک بھی اس کی باری نہ آتی تو وہ دوسرے دن ہسپتال کا رخ کرتا ۔

فوجی جیالوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے ان کی ضرورت کی اشیاء فراہم کی گئیں ۔ غرض کہ پاکستان کے ہر شہری نے تن من اور دھن سے پاکستانی افواج کی خدمت کی ۔ عوام نے دل کھول کر دفاعی فنڈ میں چندہ جمع کرایا تمام معاشرتی برائیاں جو اس قوم میں پھیلی ہوئی تھیں یک لخت ختم ہو گئیں اور قوم دشمن کے سامنے ایک سیسہ پلائی دیوار بن گئی ۔

پاکستان کے ادیب اور شاعر بھی اپنے محاذ پر جنگی مضمون اور قومی نغمے لکھ کر دشمن سے برسر پیکار رہے انہوں نے اس موقع پر ایسے ولولہ انگیز نغمے لکھے جس کے نتیجے میں پاکستانی قوم میں مزید جوش و خروش پیدا ہوا موسیقاروں نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے محاذوں پر جا کر مسلح افواج کو نغمے سنائے اور ان میں جذبہ حریت کو مزید ابھارا ۔

ابلاغ عامہ کے شعبے نے بھی انتہائی اہم کردار ادا کیا ۔ شکیل احمد اور انور بہزاد نے اس انداز میں خبریں پڑھیں گویا گمان ہوتا تھا کہ ہم محاذ جنگ پر اپنی آنکھوں سے جنگی کارروائیوں کا مشاہدہ کر رہے ہیں ۔

عوام نے قانون کا بھی بے حد احترام کیا اور شہری دفاع کے ان تمام اصولوں کو اپنایا جن کا

جنگ کے دوران اپنانا ضروری ہو جاتا ہے۔ وہ بلیک آؤٹ اور جنگ کے باوجود اپنے کاروبار میں ہمہ تن مصروف رہے اور انہوں نے کسی قسم کی بے چینی کا مظاہرہ بھی نہ کیا۔

عوام کے کردار کے اس پہلو کا ذکر کرنا بھی یہاں ضروری ہے کہ عوام نے جنگ کی وجہ سے بے گھر ہونے والے افراد کو بھی یہ احساس نہ ہونے دیا کہ وہ اپنے گھربار چھوڑ کر آئے ہیں۔ عوام نے بے گھروں کی امداد کے لئے ہر قسم کی امداد مہیا کی۔

علماء کا کردار

جنگ کے دوران علماء کرام نے عوامی جذبہ کو ابھارنے کے لئے اسلامی جنگوں کے اہم واقعات کو دہرایا اور اپنے مشہور ہیروؤں کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔ مساجد میں پانچویں وقت کی نماز کے بعد دشمن کو نیست و نابود کرنے اور اس پر فتح حاصل کرنے کی دعائیں مانگی گئیں۔

علماء نے جہاد کی اہمیت کو اجاگر کیا اور عوام کے ذہنوں میں یہ بات ڈال دی کہ اسلام میں شہید مرتا نہیں بلکہ وہ زندہ رہتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض محاذوں پر عوام نے جاکر مسلح افواج کے شانہ بشانہ لڑنے کے عزم کا اظہار کیا لیکن مسلح افواج کے جوانوں نے انہیں یہ کہہ کر واپس بھیج دیا کہ ابھی ان کے بھائی دشمن سے ٹکر لینے کی ہمت رکھتے ہیں۔ وقت پڑنے پر انہیں ضرور بلایا جائے گا۔

امریکہ اور یورپی اقوام کے خلاف نفرت

پاکستان سیٹو اور سینٹو کے دفاعی معاہدوں سے منسلک تھا ان معاہدوں میں اس بات کا خصوصی طور پر ذکر کیا گیا تھا کہ رکن ملک پر کسی دوسرے ملک کا حملہ تمام رکن ممالک پر حملہ تصور کیا جائے گا لیکن ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں ان دونوں اداروں نے کوئی کردار ادا نہ کیا۔ حالانکہ ان معاہدوں کے رکن ممالک پاکستان پر حملے کی صورت میں ہر قسم کی فوجی امداد مہیا کرنے کے پابند تھے۔ چنانچہ عوام نے ان اداروں کے خلاف آواز اٹھائی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ان سے علیحدگی اختیار کرلے نیز امریکہ نے بھارت کو جو اسلحہ مہیا کیا تھا اور پاکستان کے لئے فوجی امداد بند کی تھی اس کے خلاف بھی عوام نے صدائے احتجاج بلند کی۔

برادر ممالک کا تعاون

جنگ کے ابتدائی ایام ہی میں پاکستان کے برادر ممالک نے پاکستان کو اپنی حمایت کا یقین دلایا۔ ۸ ستمبر کو لنکا اور ایران نے پاکستان کے موقف کی حمایت کی اور ہر ممکن تعاون کرنے کی پیش کش کی چین نے بھارت کو دھمکی دی کہ وہ پاکستان پر اپنی جارحانہ سرگرمیاں ختم کردے۔ ۹ ستمبر کو انڈونیشیا کے عوام نے نہ صرف بھارتی سفارت خانے کو نذر آتش کر دیا بلکہ سوئیکارنو نے بغیر

کسی تامل اور تاخیر کے اپنی میزائل بوٹس پاکستان کے حوالے کر دی تھیں۔ ترکی نے پاکستان کو اسلحہ کی فراہمی میں مدد دی۔ اردن 'الجزائر' سعودی عرب اور دیگر ممالک نے بھی پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا۔ جنگ کی وجہ سے مسلم ممالک کو اپنی پالیسیوں میں بھی تبدیلی کی۔

سیاسی جماعتوں کا اتحاد

جنگ میں سیاسی جماعتوں کا کردار فقید المثال تھا اس ضمن میں انہوں نے اپنے اختلافات ختم کر دیئے۔ ان میں کونسل مسلم لیگ 'نیشنل عوامی پارٹی' عوامی لیگ' جماعت اسلامی اور نظام اسلامی پارٹی شامل تھیں حالانکہ ان کے سیاسی نظریات میں بڑا بعد تھا۔ حزب اختلاف کے رہنما بھارتی حملے کے پہلے ہی دن صدر ایوب سے ملے اور انہوں نے صدر ایوب کو یقین دلایا کہ ساری قوم آپ کے پیچھے حملہ آور سے لڑنے کو تیار ہے۔

راولپنڈی میں آل پارٹیز کشمیر کمیٹی نے حکومت پاکستان کی جنگی جدوجہد کی پوری پوری تائید کی۔

بے روزگاری اور پریشانی

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے سبب پاکستان کی اقتصادی حالت بہت حد تک پست ہو چکی تھی اور اس کے نتیجے میں ملک میں بے روزگاری اور مالی بحران پیدا ہو گیا اور عوام کی اکثریت پریشان رہنے لگی۔

سرکاری ملازمین کی قربانی

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں سرکاری اور غیر سرکاری ملازمین نے اپنی تنخواہ کا دس فیصد یا پانچ فیصد ماہ بہ ماہ دینا شروع کر دیا کم تنخواہ پانے والے ملازمین نے ہر ماہ اپنی ایک دن کی تنخواہ وقف کی۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خاں نے اپنی پوری تنخواہ جنگی فنڈ ہمیں دے دی۔

خواتین کا کردار

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں عورتیں بھی مردوں سے پیچھے نہ رہیں۔ انہوں نے مجاہدین کے لئے رضائیوں اور سویٹروں کے انبار لگا دیئے۔ وہ ہر نماز کے بعد مجاہدین کی زندگی اور کامیابی کے لئے دعائیں مانگتیں انہوں نے مجاہدین کے لئے خون کا عطیہ بھی دیا۔ بے شمار خواتین نے ابتدائی طبی امداد اور نرسنگ کی تربیت میں جوش و خروش سے حصہ لیا حتیٰ کہ رائفل چلانے کی مشق بھی ان نازک دوشیزاؤں نے خوشی خوشی قبول کر لی علاوہ ازیں دل کھول کر دفاعی فنڈ میں بھی حصہ لیا۔

اسلحہ میں خود کفالت

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ سے ہمیں یہ احساس بھی ہوا کہ جب تک ہم اسلحہ کی پیداوار

میں خود کفیل نہیں ہو جاتے اس وقت تک بھارت ہمیں اپنی جنگی برتری کے ذریعے خوف زدہ کرتا رہے گا۔ اسلحہ میں خود کفالت کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی کہ امریکہ جس نے پاکستان کے ساتھ باہمی دفاعی معاہدہ کر رکھا تھا جنگ میں کوئی مدد نہ کی علاوہ ازیں پاکستان سیٹو اور سنٹو کا بھی رکن تھا ان اداروں کے رکن ممالک نے ماسوائے ایران اور ترکی کے پاکستان کو کوئی امداد نہ دی۔

باب نمبر ۱۵

جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کا تنقیدی جائزہ

ستمبر ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں اگرچہ پاکستان نے مجموعی طور پر کامیابی حاصل کی تھی لیکن اس دوران میں چند ایسی غلطیاں بھی ہوئیں جن کی وجہ سے مسلح افواج وہ نتائج حاصل نہ کر سکیں جن کی عوام کو توقع تھی اگر خدانخواستہ ان غلطیوں کا خمیازہ ہمیں بھگتنا پڑتا تو نہ جانے ہمارا کیا حشر ہوتا۔ اس ضمن میں ستمبر ۱۹۶۵ء کا تنقیدی جائزہ پیش خدمت ہے جس سے آپ کو ان غلطیوں کا اندازہ ہو جائے گا کہ یہ کس قدر بڑی غلطیاں تھیں۔

۱۔ آپریشن جبرالٹر کے منصوبے کو روبہ عمل میں لانے کے لئے بہت کم وقت دیا گیا اس لئے مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کی سرگرمیاں چند روز کی جنگ کے بعد ماند پڑ گئیں اس کی وجہ یہ تھی کہ اس آپریشن کو مقبوضہ کشمیر کے لوگوں سے کسی عملی رابطے کے بغیر شروع کیا گیا تھا اور انہیں اس کا علم ہی نہ تھا کہ یہ جنگ ان کے لئے لڑی جا رہی ہے۔

۲۔ پاکستان کی وزارت خارجہ نے صدر پاکستان کو یقین دلایا تھا کہ بھارتی فوجیں بین الاقوامی سرحد عبور نہیں کریں گی لیکن وقت نے ثابت کر دیا کہ کشمیر میں پے در پے شکستوں کے بعد بھارت لاہور پر حملہ کرنے پر مجبور ہو گیا۔ یہ لاہور پر اچانک حملہ تھا اور اگر پاکستان کی مسلح افواج یہاں پہنچنے میں ایک دو گھنٹے کی مزید تاخیر کر دیتیں تو لاہور پر قبضہ ممکن ہو سکتا تھا اور اگر خدانخواستہ لاہور پر قبضہ ہو جاتا تو پھر بھارت کا مغربی پاکستان پر قبضہ کرنا مشکل نہ تھا۔

۳۔ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی صبح کو پاکستانی فوج کی بیشتر یونٹوں کی تعداد ۲۵ فیصد سے بھی کم تھی کیونکہ نہ تو سپریم کمانڈر، کمانڈر انچیف اور اس کے جنرل سٹاف نے بھارت کے ساتھ زور و شور کی جنگ کی پیش بینی کی تھی حتیٰ کہ فوجیوں کی چھٹیاں بھی منسوخ نہیں کی گئی تھیں۔ جیسا کہ رن کچھ کی جنگ کے وقت کیا گیا تھا۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ یہ جنگ کارپرداز عناصر کی غلط فہمی یا اندازے کی غلطی تھی کہ انہوں نے پاکستانی فوج کو ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں جھونک دیا حالانکہ اس کی ۲۵ فیصد نفری سالانہ چھٹی پر تھی پھر بھی یہ عذر ناقابل معافی تھا کیونکہ کمانڈر انچیف جنرل موسیٰ اور اس کا جنرل سٹاف اس بات سے پوری طرح آگاہ تھا کہ ساری وادی کشمیر ایک ماہ سے آگ اور خون میں نہا رہی تھی اور چھمب جوڑیاں سیکٹر میں زمینی اور فضائی جنگ کی شدید حالت تھی اور اس کے پیدل بکتر بند اور توپ خانے کے دستے معرکہ آرا تھے۔

۴۔ اپریل ۱۹۶۵ء میں جب رن کچھ میں پاکستان اور بھارت کی افواج کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں تو اس کے نتیجے میں بھارت کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اسی بناء پر بھارتی وزیراعظم لال بہادر شاستری نے یہ اعلان کیا تھا کہ بھارت اب اپنی مرضی کا محاذ کھولے گا۔

چنانچہ بھارتی وزیراعظم کے اس اعلان کے بعد پاکستانی عوام کو جنگی حالات سے نمٹنے اور انہیں شہری دفاع کے اصولوں سے مکمل طور پر آگاہ کیا جانا ضروری تھا لیکن ایسا نہ کیا گیا۔ حالانکہ رن کچھ اور ستمبر کی جنگ کے دوران چار ماہ کا وقفہ تھا جو عوام کو فوجی تربیت دینے کے لئے کافی تھا۔ نیز انہیں شہری دفاع کے اصولوں سے بھی روشناس کرایا جا سکتا تھا۔

۵۔ چھمب جوڑیاں کی فتح کے بعد پاکستان کی مسلح افواج اکھنور کی جانب پیش قدمی کر رہی تھیں کہ اچانک میجر جنرل اختر حسین ملک کی جگہ میجر جنرل یحییٰ خاں کو تعینات کر دیا گیا۔ حالانکہ جنگی نقطہ نظر سے میجر جنرل اختر حسین ملک کو محاذ سے ہٹانا جنگی حکمت عملی کے خلاف تھا کہ جنرل موصوف فتح پر فتح حاصل کرتے جا رہے تھے۔

اس ضمن میں پاک فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ سے استفسار کیا گیا تو انہوں نے میجر جنرل اختر حسین ملک پر الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے نہ صرف ٹیکنیکل ہیڈکوارٹر سے بلکہ جی ایچ کیو سے بھی رابطہ ختم کر لیا تھا اس ضمن میں ڈیفنس جنرل کے ایڈیٹر بریگیڈیئر صدیقی نے لکھا:۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جنرل ملک کا کردار میدان جنگ میں بے داغ رہا ہے مقررہ وقت کے قریب جنرل ملک کا رابطہ جی ایچ کیو سے کٹ گیا۔ چھمب جوڑیاں کے علاقے میں ان کا کوئی پتہ نہ تھا۔ کمانڈر انچیف ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر خود ملک کے صدر مقام تک پہنچے جہاں انہیں معلوم ہوا کہ ڈویژنل سٹاف کو بھی ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔

ستمبر ۱۹۸۶ء کے قومی ڈائجسٹ میں کرنل غفار مہدی کے سوالات اور جنرل عتیق الرحمٰن کے جوابات کی روشنی میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں یہ کہا گیا تھا کہ :۔

۶۔ جنگ کے بعد یحییٰ خاں کو اس کی خدمات کے صلے میں کمانڈر انچیف بنا دیا گیا۔ اس نے اسی حیثیت میں سٹاف کالج کوئٹہ کا معائنہ کیا۔ امجد چودھری اس وقت چیف انسٹرکٹر تھا۔ اس سے رہا نہ جا سکا اور پوچھ ہی لیا کہ آخر اکھنور پر قبضہ نہ کرنے کی کیا وجہ تھی؟ یحییٰ خاں نے ایک مختصر اور بلیغ جملے میں جواب دیا تمہیں علم ہی ہے کہ مجھے ایسا نہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔

اس سے بھی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ چھمب جوڑیاں پر قبضہ ہو جانے کے بعد کسی بیرونی طاقت نے جسے بھارت سے دلچسپی تھی، صدر ایوب خاں کو ترغیب دی تھی کہ وہ اکھنور پر قبضہ کرنے کا خیال ترک کر دے۔ حالانکہ اس پر قبضہ کرنے سے پاکستان کی فوجی حیثیت بہت مفید ہو جاتی۔ امجد نے اس طاقت کی صراحت تو نہ کی لیکن اس نے اشارے کنائیے سے بتایا کہ یہ طاقت وہ تھی جس کے بارے میں صدر ایوب خاں نے اپنی کتاب جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی لکھی ہے۔

۷۔ رن کچھ کی جنگ کے بعد پاکستان کے حکمرانوں کو چاہئے تھا کہ وہ چار ماہ کے دوران (اپریل ۔ اگست) اپنے برادر اسلامی ممالک سے اسلحہ حاصل کر لیتے اور اپنی آرڈیننس فیکٹریوں کی پیداوار بڑھا دیتے ' لیکن ایسا نہ کیا گیا جس کے نتیجے میں چند روز کے بعد ہمارے پاس اسلحہ ختم ہو گیا اور مسلح افواج اپنی سرحدوں کا دفاع کرنے پر مجبور ہو گئیں ۔

۸۔ عوام نے اعلان تاشقند کو ملک کے وقار کے منافی قرار دیا اور انہوں نے برملا کہا کہ پاکستان میدان جنگ میں جیتی ہوئی بازی میز پر ہار گیا ہے ۔

۸۔ سیالکوٹ سرحد پر جب فوج تعینات کی گئی تھی تو اس میں ایک بریگیڈ کا جو علاقہ تھا جو دفاعی پوزیشن لئے ہوئے تھا ' اس بریگیڈ کو ڈویژن کمانڈر نے کسی اور طرف خطرہ محسوس ہونے سے اور اس دفاعی پوزیشن سے نکال کر دوسری طرف بھیج دیا ۔ اس سے ہماری دفاعی لائن میں اتنا بڑا خلاء پیدا ہو گیا تھا جسے فوری طور پر پر کرنا مشکل تھا لیکن اللہ کی قدرت یہ وہی علاقہ تھا جہاں انڈین آرمی نے دو طرف سے حملہ کیا اس کا علم ہائی کمانڈ کو بھی نہ تھا اگر ہمارا وہ بریگیڈ وہیں رہتا تو کوئی وجہ نہ تھی کہ دشمن کے گھیرے میں آ جاتا اور ختم ہو جاتا ۔

سیارہ ڈائجسٹ جلد نمبر انٹرویو

میجر جنرل فضل مقیم خاں از مقبول جہانگیر

۱۰۔ مشرقی پاکستان کی حفاظت کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظام نہ کیا گیا اور اس کے نتیجے میں وہاں کے عوام کے دلوں میں عدم تحفظ کا احساس اجاگر ہوا اور انہوں نے انہی ایام سے مغربی پاکستان کے حکمرانوں کے خلاف محاذ قائم کر لیا تھا جو بعد ازاں مشرقی پاکستان کی پاکستان سے علیحدگی کا باعث بنا ۔

باب نمبر۲۹

جنگ کوئٹز

جنگ کو بزات اپنی جگہ پر ایک مکمل باب ہے اس باب میں ۱۰۱ وہ سوالات شامل کئے گئے ہیں جو اس سے قبل ابواب میں شامل نہیں کئے گئے اس طرح قارئین کے لئے یہ اضافی معلومات کا درجہ رکھتا ہے لیکن اس کی اہمیت اپنی جگہ پر مسلمہ ہے۔

اس میں جنگ کے بارے میں وہ اہم سوالات بھی شامل کئے گئے ہیں جو ہر لحاظ سے ناگزیر تھے اور جن کا جاننا ہر قاری کے لئے ضروری تھا۔

اس باب کے مطالعہ سے فوری طور پر ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کا نقشہ قاری کے سامنے آجاتا ہے۔ یہ باب اس لئے بھی ضروری تھا تاکہ طلباء اور عام قارئین کو یہ سوالات کتب میں تلاش نہ کرنے پڑیں اور وہ ایک ہی نشست میں ان کا مطالعہ کر کے پاک بھارت جنگ کا نقشہ اپنے ذہن میں بٹھالیں۔

سوالات تو بے شمار ہیں اور ہر سوال ہی اپنی جگہ ناقابل فراموش ہے لیکن میں نے صرف ۱۰۱ سوالات پر ہی اکتفا کیا ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ آپ کو سوال و جواب کا یہ سلسلہ ضرور پسند آئے گا۔

سوالات یہ بتائیے کہ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کس صدر کے دور میں لڑی گئی تھی؟
جواب صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں
سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کا آغاز کس صوبائی دارالحکومت سے ہوا؟
جواب لاہور
سوال ۱۹۶۵ء کی جنگ کے وقت لاہور محاذ کے کمانڈر کون تھے؟
جواب میجر جنرل سرفراز خاں
سوال ۱۹۶۵ء کی جنگ کے پہلے شہید کا نام بتائیے؟
جواب میجر محمد سرور
سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں واحد نشان حیدر کسے دیا گیا؟
جواب میجر راجا عزیز بھٹی کو
سوال ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت کے کس وزیر دفاع نے کہا تھا کہ بھارتی فوجوں نے لاہور فتح کر لیا ہے؟
جواب چاون نے
سوال بھارتی حکمرانوں نے اپنے عوام کو کتنے گھنٹوں میں مغربی پاکستان پر قبضے کی نوید سنائی تھی؟
جواب ۷۲ گھنٹے
سوال پاک فوج کی بارہویں ڈویژن کے کمانڈر میجر جنرل اختر حسین ملک کو ان کی بہادری اور جنگی خدمات کے اعزاز میں ہلال جرات کا اعزاز کب دیا گیا؟
جواب ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو
سوال پاک بھارت جنگ کے دوران بھارت کے وزیراعظم کون تھے؟
لال بہادر شاستری
سوال ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک فضائیہ کے کتنے افسروں کو شجاعت اور بہادری کے اعزازات دیئے گئے؟
جواب ۱۱۴
سوال صدر مملکت نے دفاعی فنڈ کے قیام کا اعلان کب کیا؟
جواب ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو
سوال ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چونڈہ سیکٹر میں بھارت چھ سو ٹینک لے کر آیا تھا بتائیے اس محاذ پر پاکستان کے

کتنے ٹینک تھے؟

جواب ڈیڑھ سو

سوال مونا باؤ ریلوے سٹیشن پر پاک فوج نے کب قبضہ کیا؟

جواب ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو

سوال ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو لاہور کے محاذ سے کس بھارتی جنرل کی ڈائری ملی؟

جواب جنرل نرنجن پرشاد

سوال صدر ایوب خاں نے دفاعی فنڈ میں کب پانچ ہزار روپے دیئے؟

جواب ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو

سوال ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت نے لاہور پر کن چار جگہوں سے حملہ کیا؟

جواب (۱) راوی سائفن نمبر ۲۳ ماؤنٹین ڈویژن

(۲) واہگہ روڈ نمبر ۱۶ ڈویژن

(۳) برکی روڈ نمبر ۱۷ ڈویژن

(۴) بیدیاں کے علاقے میں للیانی سے گنڈہ سنگھ والے پل تک ۴ ماؤنٹین ڈویژن

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ تھے۔ فضائیہ کے کمانڈر انچیف کا نام بتایئے؟

جواب ائر مارشل ایم نور خاں

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں بحری فوج کے کمانڈر انچیف کون تھے؟

جواب وائس ایڈمرل اے آر خاں (افضل الرحمان خاں)

سوال سکواڈرن لیڈر ایم ایم عالم نے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں ۳۰ سیکنڈ میں بھارت کے چھ طیاروں میں سے کتنے طیاروں کو مار گرایا؟

جواب پانچ

سوال ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے پہلے دن وائس آف امریکہ نے کیا خبر نشر کی تھی؟

جواب لاہور ہندوستانی فوج کے مکمل کنٹرول میں ہے۔

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران جب دوارکا پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تو بتایئے اس منصوبے کا کوڈ کیا تھا؟

جواب سومنات

سوال ۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک بھارت سرحد پر متعین بھارتی جنرل آفیسر کمانڈنگ نے بھارتی

فوجیوں سے خطاب کرتے ہوئے کیا کہا تھا؟

جواب انہیں پاکستان پر حملہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے اور کسی بھی وقت انہیں مختصر نوٹس پر سرحد پار کر کے لاہور پر یلغار کرنے کا حکم مل سکتا ہے۔

سوال پاک بحریہ کے ہیڈکوارٹرز سے کموڈور ایس ایم انور کو کب دوارکا پر حملہ کرنے کا حکم ملا؟

جواب ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ۲ بجے دن

سوال دوارکا پر پاک بحریہ کے کتنے جہازوں نے حملے میں حصہ لیا؟

جواب سات (بابر' خیبر' بدر' شاہجہاں' عالمگیر' جہانگیر اور ٹیپو سلطان)

سوال پاک افواج نے جب جوڑیاں پر قبضہ کیا تو سلامتی کونسل کے اجلاس میں ملائشیا کے دباؤ سے جو پانچ نکاتی قرارداد منظور ہوئی اس کی رو سے بھارت نے کیا مطالبہ کیا تھا؟

جواب حدبندی کی تسلیم شدہ حدود کی پابندی

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران میں جنرل ہیڈکوارٹرز میں پہلی صدارتی پریس کانفرنس کب منعقد ہوئی؟

جواب ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء

سوال ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جب بھارت نے لاہور پر حملہ کیا تو کس بریگیڈیئر کی بہن نے اپنے بھائی سے پوچھا بھائی کیسے ہو؟ کیا کر رہے ہو؟

جواب بریگیڈیئر احسن رشید شامی

سوال میجر عزیز بھٹی شہید نے برکی کے محاذ پر کتنے عرصہ تک خدمات انجام دیں؟

جواب ۶ ستمبر تا ۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء

سوال ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو میجر عزیز بھٹی شہید نے فائر کر کے دشمن کے کتنے ٹینکوں کو مسمار کر دیا؟

جواب دو ٹینکوں کو

سوال کمپنی کمانڈر کی حیثیت سے میجر عزیز بھٹی کی پوسٹ بی آر بی کے کنارے تھی لیکن انہوں نے خود کے لئے کونسی پوسٹ سنبھالی؟

جواب او پی پوسٹ

۶ اور ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جب میجر عزیز بھٹی نے کھانا نہ کھایا تو ساتھیوں کے اصرار پر انہوں نے کیا کہا؟

جواب میں ابھی آرام نہیں کروں گا مجھے آپ کے آرام کی زیادہ فکر ہے۔

سوال دوان جنگ پاکستان کی کس مشہور شخصیت نے وزارت اطلاعات کے نفسیاتی جنگی مشیر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں؟

جواب سابق ڈائریکٹر جنرل ریڈیو پاکستان ذوالفقار علی بخاری

سوال جنگ کے دوران کس بیرونی ملک میں پاکستان کی حمایت میں سب سے زیادہ مظاہرے کئے گئے؟

جواب انڈونیشیا

سوال ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بابائے قوم کی برسی کے دن انہیں کس طرح خراج عقیدت پیش کیا گیا

جواب صدر ایوب نے اعلان کیا کہ اب جنگ دشمن کے علاقے میں ہوگی

سوال کیا آپ جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کی پہلی شہید کا نام بتا سکتے ہیں؟

جواب جی ہاں! ایک طالبہ عارفہ طوسی ۔ وہ ٦ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارتی فضائیہ کے ایک طیارے کی گولیوں سے وزیر آباد ریلوے سٹیشن میں مسافر گاڑی میں بیٹھی ہوئی شہید ہوئیں۔

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران پاک فضائیہ کے سابق سربراہ ائرمارشل اصغر خاں نے ترکی کی ایک اہم شخصیت سے ملاقات کی تھی شخصیت کا نام بتایئے؟

جواب ترکی کے صدر جمال گرسل سے

سوال ۵ اور ٦ ستمبر ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کی پہلی اطلاع پاک فضائیہ کے کس افسر نے صدر ایوب کو دی تھی؟

جواب ائرکموڈور اختر نے

سوال پاک فضائیہ کے طیاروں نے ۷ ستمبر کو صوبہ بہار میں کس بھارتی ہوائی اڈے پر حملہ کیا اور اس حملے میں کتنے طیارے تباہ کئے؟

جواب کلائی کنڈا --- چودہ کنیبرا طیارے

سوال دوارکا پر حملہ کے وقت ہر بحری جہاز ایک دوسرے سے کتنے فاصلے پر کھڑا تھا؟

جواب ایک میل

سوال دوارکا پر جن جہازوں نے حملہ کیا ان کے کمانڈروں کے نام بتایئے؟

جواب (۱) جہاز خیبر کے کیپٹن اختر حنیف (۲) جہاز عالمگیر آئی ایف قادر (۳) جہاز ٹیپو سلطان کے کپتان کمانڈر امیر اسلم (۴) جہاز بدر کے کپتان کمانڈر آئی ایچ ملک (۵) جہاز جہانگیر کے کپتان کمانڈر کے ایم حسین (٦) شاہجہان جہاز کے کپتان کمانڈر ظفر ہاشمی (۷) جہاز بابر کے کپتان ایم اے کے لودھی۔

سوال ٦ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پٹھانکوٹ کے ہوائی اڈے پر پاک فضائیہ کا پہلا حملہ کس سکواڈرن لیڈر کی قیادت میں ہوا؟

جواب اسکواڈرن لیڈر حیدر کی قیادت میں

سوال پاک آرمی کی اس خاتون کا نام بتایئے جس نے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں تمغہ قائداعظم حاصل کرنے والی پہلی خاتون کا اعزاز حاصل کیا؟

جواب میجر نصرت جہاں بیگ

سوال ۱۹۶۵ء کی جنگ میں محافظ لاہور کا خطاب کس جنرل کو دیا گیا؟

جواب میجر جنرل سرفراز خاں کو

سوال پاک فضائیہ کے کس سربراہ کو جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء میں ترقی دے کر ائرمارشل بنا دیا گیا؟

جواب ائرمارشل نور خاں

سوال "لاہور کی دہلیز" پر جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کے بارے میں ایک کتاب ہے بتایئے اس کا عنوان کیا ہے؟

جواب جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کے مجاہدوں کے کارنامے

سوال جناب عشرت رحمانی نے جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء پر ایک کتاب مرتب کی ہے کتاب کا نام بتایئے؟

جواب چھ ستمبر ایک تحقیق و نفسیاتی جائزہ (۶ ستمبر ۱۹۶۵ء)

سوال آزمائش کی گھڑی کے مرتب کا نام بتایئے؟

جواب مسکین علی حجازی

سوال بتایئے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھاں نے یہ الفاظ کب کہے تھے؟ "مسئلہ کشمیر کو حل کئے بغیر چھوڑ دینا خطرناک ہے)؟

جواب ۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء

سوال بریگیڈیئر احسن رشید شامی نے کس محاذ پر جام شہادت نوش کیا؟

جواب کھیم کرن کے محاذ پر

سوال جنگ کھیڈ نہیں ہوندی زنانیاں دی - ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کا مشہور ترانہ تھا بتایئے یہ ترانہ کس نے لکھا تھا؟

جواب ڈاکٹر رشید انور

سوال ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک بھارت جنگ کی خبر سب سے پہلے کس نے نشر کی؟

جواب نیوز ریڈر شکیل احمد نے

سوال سرگودھا کے دفاع کے لئے پاکستان کے کس ہواباز نے سب سے پہلے پہلی گولی چلائی؟

جواب سکواڈرن لیڈر ایم محمود عالم

سوال بتایئے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں ایم ایم عالم نے کتنے بھارتی طیارے تباہ کئے؟

جواب گیارہ

سوال جنگ میں ایم ایم عالم کو کیا اعزازات ملے ؟

جواب ایک ستارۂ جرات اور ایک تمغہ جرات

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں دو حقیقی بھائیوں نے شجاعت اور قیادت کے اعلیٰ اعزازات حاصل کر کے ایک نئی مثال قائم کی کیا آپ ان بھائیوں کے نام بتا سکتے ہیں ؟

جواب جی ہاں ! میجر جنرل اختر حسین ملک اور بریگیڈیئر عبدالعلی ملک دونوں کو ہلال جرات کا اعزاز دیا گیا۔

سوال جنگ بندی کے بعد پاکستان بھر میں ۲۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو یوم تشکر منایا گیا بتایئے یہ ہفتے کا کون سا دن تھا ؟

جواب جمعتہ المبارک

سوال فضائیہ کے اس پائلٹ آفیسر کا نام بتایئے جس نے ہلال جرات اور ستارۂ جرات حاصل کیا ؟

جواب سرفراز رفیقی

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں مسلح افواج کے کس شعبے نے سب سے زیادہ تمغے حاصل کئے ؟

جواب بری فوج

سوال ائرمارشل ریٹائرڈ نور خاں نے جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے ۔ کتاب کا نام بتایئے ؟

جواب دی فرسٹ راؤنڈ (The First Round)

سوال ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو فضا میں دشمن نے سب سے زیادہ حملے کس ہوائی اڈے پر کئے ؟

جواب سرگودھا پر (چار حملوں میں بھارت نے ۱۹ طیارے شامل کئے جن میں سے دس مار گرائے گئے)

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں کس ملک نے پاکستان کے لئے آبدوزیں اور میزائلوں سے لیس کشتیاں بھیجیں ؟)

جواب انڈونیشیا

سوال ۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چھمب سیکٹر کی کمان کسے سونپی گئی ؟

جواب میجر جنرل یحییٰ خاں کو (انہوں نے میجر جنرل اختر ملک کی جگہ لی)

سوال سکواڈرن لیڈر محمود عالم کے علاوہ اس فوجی افسر کا نام بتایئے جس نے جنگ میں دو مرتبہ ستارۂ جرات کا اعزاز حاصل کیا ؟

جواب بریگیڈیئر نصراللہ خاں بابر

سوال پاک فضائیہ کی داستان شجاعت کے مصنف کا نام بتایئے ؟
جواب عنایت اللہ
سوال پاک فضائیہ کے شاہین کن دو ادیبوں کی تصنیف ہے ؟
جواب عنایت اللہ اور محمد افضل کتاب ۱۹۶۷ء میں چھپی)
سوال پاک فضائیہ نے اب تک فضائی حدود کی خلاف ورزی سے گریز کیا ہے لیکن اب یہ گریز زیادہ دیر ممکن نہ رہ سکے گا بتایئے یہ الفاظ ائرمارشل نور خاں نے کس موقع پر اور کب کہے ؟
جواب ۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ایک پریس کانفرنس میں
سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں سکواڈرن لیڈر منیر احمد نے کب شہادت پائی ؟
جواب ۱۱ ستمبر کو
سوال انڈین ائرفورس کے کمانڈر انچیف ائرمارشل ارجن سنگھ نے آل انڈیا ریڈیو پر کب کہا تھا کہ "انڈین ائرفورس پاک فضائیہ کے مقابلے میں کسی وقت بھی اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھ سکتی"
جواب ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو
سوال ادارۂ مطبوعات پاکستان نے دسمبر ۱۹۶۵ء میں پاک بھارت جنگ پر کونسی کتاب شائع کی ؟
جواب پاک بھارت جنگ (چند اہم پہلو)
سوال سیالکوٹ میں دشمن کے ٹینکوں پر کامیاب حملہ کرنے پر میجر ضیاء الدین کو کونسا اعزاز دیا گیا ؟
جواب ہلال جرات
سوال ۱۸ اور ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کی رات کو بھارت چونڈہ میں کتنے ٹینک لے کر آیا ؟
جواب ۶۰۰
سوال سیالکوٹ کی جنگ کے بارے میں صدر ایوب نے کیا کہا تھا ؟
جواب سیالکوٹ میں ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ دنیا کو ہمیشہ یاد رہے گی اس سے دشمن کی طاقت بالکل مفلوج ہو کر رہ گئی ہے ۔
سوال جنگ ستمبر میں سب سے پہلے کس محاذ پر کس نے دشمن کو للکارا تھا ؟
جواب میجر شفقت بلوچ نے لاہور کے محاذ پر
سوال ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو لاہور پر جو فضائی جھڑپ ہوئی بتایئے وہ کتنی بلندی پر تھی ؟
جواب دس ہزار فٹ
سوال اے وطن کے سجیلے جوانو میرے نغمے تمہارے لئے ہیں

بتایئے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران یہ گیت کس نے لکھا تھا؟
جواب جمیل الدین عالی
سوال خطہ لاہور تیرے جاں نثاروں کو سلام' بتایئے اس نغمے کے بول کس نے لکھے ہیں؟
جواب رئیس امروہی
سوال صوفی غلام مصطفےٰ تبسم نے "میریا ڈھول سپاہیا تینوں رب دیاں رکھاں" نامی ترانہ لکھا بتایئے اس شعر کا دوسرا مصرعہ کیا ہے؟۔
جواب آج تکدیاں تینوں سارے جگ دیاں اکھاں
سوال قاضی ذوالفقار احمد نے ۱۹۶۵ء کی جنگ پر کونسی کتاب لکھی؟
جواب معرکہ ستمبر ۱۹۶۵ء
سوال اپنی جاں نذر کروں اپنی وفا پیش کروں قوم کے مرد مجاہد تجھے کیا پیش کروں
بتایئے مسرور انور کے لکھے ہوئے ترانے کے بقیہ گیت کون کون سے ہیں؟
جواب عمر بھر تجھ پر خدا اپنی عنایت رکھے
تری جرات تیری عظمت کو سلامت رکھے
جذبہ شوق شہادت کی دعا پیش کروں
قوم کے مرد مجاہد تجھے کیا پیش کروں
سول ہمارے غازی ہمارے شہید آغا اشرف کی تالیف ہے؟ بتایئے یہ کتاب کب شائع ہوئی اور مولف نے اسے کس کے نام معنون کیا ہے؟
جواب ۱۹۶۶ء وطن کے شہیدوں اور غازیوں کے نام
سوال عزیز بھٹی شہید لکھنے پر اصغر علی گھرال کو کونسا ادبی انعام دیا گیا؟
جواب ۶ ستمبر رائٹرز گلڈ ایوارڈ ۱۹۶۷ء
سوال بریگیڈیئر گلزار احمد کو ان کی کس تصنیف پر ۶ ستمبر رائٹرز گلڈز کا ایوارڈ ملا؟
جواب دفاع پاکستان کی لازوال داستان
سوال میجر عزیز بھٹی ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران کس کمپنی کے کمانڈر تھے؟
جواب ۱۷ پنجاب (برکی محاذ)
سوال معرکہ کھیم کرن کے مرتب بلیغ الدین جاوید ہیں بتایئے ان کی یہ کتاب کب طبع ہوئی
جواب ۱۹۶۹ء میں
سوال جہاد پاکستان کے مرتب کا نام بتایئے
جواب آغا اشرف

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران کس ملک کے شہریوں نے پاکستان کی حمایت میں مظاہرے کئے ؟

جواب انڈونیشیا کے عوام نے

سوال جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء میں سب سے زیادہ فوجی جوانوں کو کس اعزاز سے نوازا گیا؟

جواب ستارہ جرات

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران لاہور ' سیالکوٹ اور سرگودھا کے شہریوں کو بھارت کی جارحانہ سرگرمیوں کا غیر معمولی جرات اور بہادری سے مقابلہ کے صلے میں اعزاز دیا گیا کیا آپ اس کا نام بتا سکتے ہیں ؟

جواب پرچم ہلال استقلال ' یہ لاہور کو ۴ اپریل ۱۹۶۷ء ' سیالکوٹ کو ۶ مئی ۱۹۶۷ء اور سرگودھا کو 2 مئی ۱۹۶۷ء کو دیا گیا۔

سوال لاہور کے شہریوں کو یہ اعزاز صدر ایوب خاں نے دیا تھا سرگودھا اور سیالکوٹ کے شہریوں کو کس نے یہ اعزاز دیا ؟

جواب مغربی پاکستان کے گورنر ریٹائرڈ جنرل محمد موسیٰ خاں نے

سوال پرچم ہلال استقلال کب جاری کیا گیا اور اس کا ڈیزائن کس نے بنایا ؟

جواب مئی ۱۹۶۶ء --- اقبال احمد خاں نے

سوال کیا آپ اس اعزاز کی امتیازی خصوصیات بتا سکتے ہیں ؟

جواب جی ہاں یہ کبھی سرنگوں نہیں کیا جاتا اور ہر سال ۶ ستمبر کو اسے سلامی دی جاتی ہے ۔

سوال جنگ پاکستان (۱۹۶۵ء کا فضائی معرکہ) کے مصنف اور مترجم کا نام بتائیے ؟

جواب جان فریکر مترجم لطیف احمد خاں

سوال رن کچھ سے چونڈہ تک نامی کتاب کا موضوع کونسی جنگ ہے ؟ نیز اس کے مرتب کون ہیں ؟

جواب ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ ۔ خالد محمود

سوال اسلم ملک نے بھی ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ پر ایک کتاب لکھی ہے بتائیے اس کا نام کیا ہے اور یہ کب اور کہاں سے شائع ہوئی ؟

جواب سیالکوٹ زندہ رہے گا --- ۱۹۶۹ء سیالکوٹ

سوال کلیم نشتر نے بھی پاک بھارت جنگ پر کتاب لکھی ہے وہ کتنے صفحات پر مشتمل ہے اور یہ کہاں سے شائع ہوئی ؟

جواب ۱۹۷ صفحات --- لاہور سے

سوال معرکہ ستمبر ۱۹۶۵ء عبدالرحمان عبد نے لکھی ہے بتایئے اس کے پہلے باب کے دوسرے صفحہ (۸) پر کس صوفی بزرگ کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب حضرت میاں میر"

سوال آکاش وانی (آل انڈیا ریڈیو) نے لاہور پر بھارتی فوج کا قبضہ کرنے کی جھوٹی خبر میں لاہور کا ایڈمنسٹریٹر بھی مقرر کرنے کا اعلان کیا تھا بتایئے کسے؟

جواب اشوانی کمار

سوال پاک بھارت جنگ پر چھپنے والی کتابوں کے دو نام بتایئے؟

جواب صف شکن مجاہدین، وطن کے پاسبان

سوال جیسلمیر میں کشن گڑھ نامی قصبہ بھی پاکستان نے اپنے قبضے میں لیا تھا۔ کیا آپ اس کا اصل نام بتا سکتے ہیں؟

جواب دین گڑھ --- یہ رحیم یار خان سے جنوب مشرق میں ہندوستانی سرحد کے چودہ میل اندر واقع ہے یہاں ایک مضبوط قلعہ بھی ہے۔

سوال ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جیسلمیر کے علاقے میں حروں نے کس بھارتی گاؤں کو گھیرے میں لے لیا؟

جواب راہری

سوال چونڈہ کے بارے میں یہ گیت کس نے لکھا؟

سرحد شہر چونڈہ پر جو اک میدان ہے
بھارتی سنچورین ٹینکوں کا قبرستان ہے
سرنگوں میں خاک پر نندا کے اور چاون کے ٹینک
لشکر پورس کے ہاتھی تھے سو سو من کے ٹینک

جواب سید ضمیر جعفری نے

سوال ملکہ ترنم نور جہاں نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کیا کردار ادا کیا؟

جواب محاذوں پر جا کر ترانے گائے اور مجاہدوں کا خون گرمایا۔

کتابیات

۱۔ پاکستان کے تیس سال — زاہد حسین انجم
۲۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی — زاہد حسین انجم
۳۔ تاریخ پاکستان — زاہد حسین انجم
۴۔ معلومات پاکستان — زاہد حسین انجم
۵۔ علمی معلومات عامہ پاکستان — زاہد حسین انجم
۶۔ عالمی معلومات — زاہد حسین انجم
۷۔ جنگ پاکستان ۱۹۶۵ء کا فضائی معرکہ — جان فریکر
۸۔ پاک فضائیہ کی تاریخ ۱۹۸۴-۴۷ء — سید شبیر حسین
طارق قریشی سکواڈرن لیڈر
۹۔ عزیز بھٹی شہید — اصغر علی گھرال

رسائل

۱۰۔ سیارہ ڈائجسٹ لاہور	جہاد نمبر	ستمبر ۱۹۷۰ء
۱۱۔ اردو ڈائجسٹ لاہور	دفاع نمبر	ستمبر ۱۹۷۱ء
۱۲۔ سیارہ ڈائجسٹ لاہور	جہاد نمبر	شمارہ نمبر ۳ جلد نمبر ۱۶
۱۳۔ اردو ڈائجسٹ لاہور	دفاع نمبر	ستمبر ۱۹۸۶ء

اخبارات

۱۴۔ فائل روزنامہ جنگ کراچی	جولائی تا ستمبر ۱۹۶۵ء
۱۵۔ فائل روزنامہ حریت کراچی	جولائی تا ستمبر ۱۹۶۵ء

ایمان افروز معلومات افزا

مطبوعات

★ رسول اکرمؐ کی انقلابی سیرت

مولانا اخلاق حسین قاسمی

پیغمبر اسلام کی سیرت مبارکہ کے انقلابی پہلو، اچھوتے انداز میں۔

★ عثمانی ترکوں کی مختصر تاریخ

سید عبدالصبور طارق

عثمانی ترکوں کے مجاہدانہ کارناموں کی دلکش داستان • اردو زبان میں پہلی کتاب

★ دنیا کے بڑے مذہب

عماد الحسن آزاد فاروقی

دنیا کے چند بڑے مذہبوں کا تعارف

★ افکارِ اقبال

پروفیسر ڈاکٹر محمد ریاض

علامہ اقبال کی انگریزی تحریروں کا اُردو ترجمہ

★ تاریخِ اسلام

پروفیسر خالد بزمی

قبل از اسلام سے لے کر بنو امیہ تک مکمل تاریخ

★ آپ بیتی

حضرت خواجہ حسن نظامی

اُردو ادب کی ایک لافانی خود نوشت

★ مذہب اور تجدید مذہب

پروفیسر عبدالحمید صدیقی

عظیم سکالر کی خوبصورت تصنیف

مکتبہ تعمیرِ انسانیت

اُردو بازار • لاہور ۲

ہماری مطبوعات

تفسیر ابنِ کثیرؒ (پانچ جلدوں میں)

فاتحۃ الکتاب (خواجہ عبدالحی فاروقی، محمد عبدہٗ)
قرآن پاک کی مستند تفسیر، آسان اور عام فہم زبان میں۔

مناظرِ قیامت (قرآن کی زبان میں)
سورہ فاتحہ کی تفسیر، مفتیٔ اعظم مصر علامہ محمد عبدہٗ اور مفسرِ قرآن خواجہ عبدالحیؒ کی کاوش

غنیۃ الطالبین عربی۔ اردو
سید قطب شہیدؒ جنت اور دوزخ کے چلتے پھرتے مناظر کی عکاسی کرتے ہیں

عرب کا چاند سوامی لکشمن پرشاد
شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی شہرہ آفاق تالیف، تزکیۂ نفس کی تعلیم سے آراستہ

ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خواجہ عابد نظامی
سیرتِ رسول پر ایک ہندو نوجوان کا شاہکار خراجِ عقیدت

تذکرۃ الانبیاء علیہ السلام مولانا ناصر علی خان
بچوں کے لئے پہلی صدارتی ایوارڈ یافتہ تصنیف

اسلام اور جدید ریاستی نظام ڈاکٹر محمد سرور
انبیائے کرام کے حالات و تعلیمات پر ایک خوبصورت کتاب

قائدِ اعظم نے کیا کہا؟ پروفیسر شریف بقا
ایران و پاکستان کے حوالے سے ایک بلند پایہ تالیف

عثمانی ترکوں کی تاریخ سید عبدالصبور طارق
قائد اعظم کے ارشادات، فرمودات کا حروفِ تہجی کے اعتبار سے موضوع وار انتخاب

شاہنامۂ اسلام حفیظ جالندھری
برِ اعظم یورپ میں ترک مجاہدین کی فتوحات، اردو میں پہلی کتاب

افکارِ اقبالؒ علامہ اقبالؒ
اردو نظم میں تاریخِ اسلام کے ولولہ انگیز واقعات چار حصوں میں

مکتبہ تعمیرِ انسانیت، اردو بازار لاہور
علامہ اقبال کے ۱۹۰۰ء سے ۱۹۳۷ء تک کے تحریر کردہ مضامین کا اردو ترجمہ، ڈاکٹر محمد ریاض کے قلم سے

ہماری مطبوعات

کتاب	مصنف	تعارف
تفسیر ابنِ کثیرؒ	(پانچ جلدوں میں)	قرآن پاک کی مستند تفسیر، آسان اور عام فہم زبان میں۔
فاتحۃ الکتاب	(خواجہ عبدالحی فاروقی، محمد عبدہ)	سورہ فاتحہ کی تفسیر (مفتی اعظم مصر علامہ محمد عبدہ اور مفسرِ قرآن خواجہ عبدالحیؒ کی کاوش)
مناظرِ قیامت	(قرآن کی زبان میں)	سید قطب شہیدؒ جنت اور دوزخ کے چلتے پھرتے مناظر کی عکاسی کرتے ہیں
غنیۃ الطالبین	عربی۔ اردو	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی شہرہ آفاق تالیف، تزکیۂ نفس کی تعلیم سے آراستہ
عرب کا چاند	سوامی لکشمن پرشاد	سیرتِ رسول پر ایک ہندو نوجوان کا شاہکار خراجِ عقیدت
ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم	خواجہ عابد نظامی	بچوں کے لئے پہلی صدارتی ایوارڈ یافتہ تصنیف
تذکرۃ الانبیاء علیہ السلام	مولانا ناصر علی خان	انبیائے کرام کے حالات و تعلیمات پر ایک خوبصورت کتاب
اسلام اور جدید ریاستی نظام	ڈاکٹر محمد سرور	ایران و پاکستان کے حوالے سے ایک بلند پایہ تالیف
قائدِ اعظم نے کیا کہا؟	پروفیسر شریف بقا	قائد اعظم کے ارشادات، فرمودات کا حروفِ تہجی کے اعتبار سے موضوع وار انتخاب
عثمانی ترکوں کی تاریخ	سید عبدالصبور طارق	برِ اعظم یورپ میں ترک مجاہدین کی فتوحات، اردو میں پہلی کتاب
شاہنامۂ اسلام	حفیظ جالندھری	اردو نظم میں تاریخِ اسلام کے ولولہ انگیز واقعات چار حصوں میں
افکارِ اقبالؒ	علامہ اقبالؒ	علامہ اقبال کے ۱۹۰۰ء سے ۱۹۳۷ء تک کے تحریر کردہ مضامین کا اردو ترجمہ، ڈاکٹر محمد ریاض کے قلم سے

مکتبہ تعمیرِ انسانیت، اردو بازار لاہور

یوسف شاہ

زاہد حسین انجم
۶ ستمبر ۱۹۶۵ء
تاریخ
کے
آئینے میں!